تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جس مین ابتدائے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفائے راشدین و بنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ و اقوام معاصرین کا بیان سنہ ۶۲۸ھ تک کا ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً اسی اسی بچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد ہفتم

جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ابتدائی سنہ ہجری سے روز وفات تک کے درج ہین

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رامپور و مترجم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صاحب مہتمم کے چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ

حق طبع محفوظ ہے - - - - - - قیمت فی جلد تین روپے

عروج الاسلام

اُردو ترجمہ التاریخ الکامل للعلامہ ابن الاثیر الجزری

اسکی تقریباً پچاس جلدین ہونگی۔ اور پوری کتاب کی قیمت سو روپیہ ہے۔ اور اگر کوئی جدید موانع پیش نہ آگئے تو ۱۳۲۲ہجری کے اختتام سے پہلے یہ ختم ہو جائینگے۔ لیکن ابھی اسکی صرف ذیل کی جلدین طبع ہوئی ہین۔ اور وہ ہمارے پاس سے مل سکتی ہین جو صاحب چاہین بذریعہ پوسٹ کارڈ قیمت بھیجکر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل طلب فرماسکتے ہین محصول وغیرہ ذمہ خریدار ہے

جلد اوّل مین آفرنیش عالم و آدم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پیشتر تک کے انبیا اور اونکے معاصر عرب و عجم کی قومون اور بادشاہون کا حال مندرج ہے۔ ۲۵۱ صفحہ قیمت فی جلد عصہ

جلد دوم مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر اکثر انبیا اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور نیز شاہان ایران۔ توران مین مصر بابل مین یونان اور اقوام عرب کا درج ہی ۲۹۱ صفحہ قیمت فی جلد عصہ

جلد سوم مین حضرت عیسیٰ سے بعد کی بزرگانِ دین اور بقیہ بادشاہانِ روم و فارس اور اقوام عرب کے عراق مین آباد ہونے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت کا اور نیز ولادت باسعادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال قلمبند کیا گیا ہے۔ صفحہ قیمت فی جلد عہ

جلد چہارم مین اہل عرب کی اون لڑائیونکا بیان کیا گیا ہے جو اونکے درمیان ایام جاہلیت مین ہوئی ہین۔ اور جس سے عرب کی قدیمی حالت دکھائی دیتی ہی۔ اسمین عربی کے کثرت سے اشعار مع ترجمہ لکھے گئے ہین ۲۷۱ صفحہ قیمت فی جلد عصہ

جلد پنجم مین بھی ایام عرب کی لڑائیان اور اونکی اشعار مع ترجمہ ہین۔ اور ایک شجرۂ انساب بھی دیا گیا ہی جس سے عرب کے قبائل کی انساب معلوم ہوتے ہین۔ یہ جلد جب مین تیار ہو جائیگی

جلد ششم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و اجداد کرام کا اولعبثت نبوت اور اشاعت اسلام کا اور نیز سنہ ہجری تک کے غزوات سید انام کا حال تحریر کیا گیا ہی۔ ۲۷۶ صفحہ قیمت فی جلد عہ

جلد ہفتم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ غزوات کا بیان وفات سید کائنات تک مندرج ہی قیمت فی جلد عہ

جلد ہشتم مین حضرت ابوبکر الصدیق کی خلافت بابرکت اور مرتدین عرب کے قلع و قمع اور ابتدائی فتوحات اسلامیہ کا ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری یعنی روز وفات حضرت ابوبکر تک بیان ہی۔ صفحہ قیمت فی جلد دو روپیہ

المشتہر عبد الغفور خان رامپوری باغ محی الدین بادشاہ حیدر آباد دکن



فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

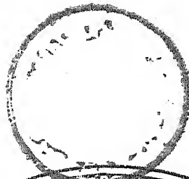
ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد ہفتم



باب ختم





سنہ ۵ ھ

رسول اللہ کا بی بی زینب سے زید کے طلاق دینے کے بعد نکاح کرنا۔

اس سنہ ۵ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تہا جو رسول اللہ کی پہوپی کی بیٹی تہین ۔ زینب کے شوہر رسول اللہ کے مولی زید بن حارثہ تہے ۔ اور اونہین زید بن محمد بہی کہا کرتے تہے رسول اللہ صلعم ایک روز زید بن حارثہ کے پاس گئے ۔ دروازہ پر کمل کا پردہ پڑا ہوا تہا ۔ ہوا چل رہی تہی کہ مین پردہ اوپر کو اوٹھہ گیا ۔ اور آپ کی نظر زینب پر جا پڑی ۔ زینب اوسوقت ننگی تہین ۔ رسول اللہ اون (کے حسن) کو دیکھکر تعجب مین رہ گئے ۔ اور زید زینب سے کراہت کرنے لگے ۔ اور پہر اون سے قربت نکر سکے ۔ اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر اون سے اپنا حال بیان کیا ۔ اور کہا مین جانتا ہون کہ آپ کا کچھہ زینب کی طرف خیال ہے ۔ رسول اللہ نے فرمایا نہین واللہ مجھے کچھہ خیال نہین ہے ۔ پہر رسول اللہ نے اون سے کہا کہ

تم اپنی بی بی کو اپنے پاس رکھو۔ اور خدا سے ڈرو۔ مگر زید نے نہ مانا۔ اور اونہین طلاق دیدی ۔
اور اونکے ایام عدت گزر گئے ۔ پہر رسول اللہ صلعم پر وحی نازل ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا کون شخص
ہے جو زینب کو جاکر یہ بشارت دے کہ اللہ تعالی نے اونہین میرے نکاح مین دیا ہے ۔
اور پہر آپ نے یہ آیت پڑھ کر سب لوگون کو سنائی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ
وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْہَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَہَا لِکَیْ
لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِہِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْہُنَّ وَطَرًا ط وَ
کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا ط مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ ط سُنَّۃَ
اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۔ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا نِ الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ
رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ط مَا کَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ
شَیْءٍ عَلِیْمًا (اے پیغمبر اوس بات کو یاد کرو۔ کہ تم اوس شخص کو (یعنی زید بن حارثہ کو) سمجہاتے
تہے جس پر اللہ نے (اوسے مسلمان کرکے) اپنا احسان کیا اور تم ہبی اوس پر احسان کرتے
رہے۔ کہ اپنی بی بی زینب کو اپنی زوجیت مین رہنے دے۔ اور اللہ سے ڈر۔ اور اوس
بات کو (کہ زید اوسے طلاق دیدے تو مین اوس سے نکاح کرون) دل مین چہپاتے تہے ۔
جس کو آخرکار اللہ ظاہر کرنے والا تہا۔ اور تم اِس معاملہ مین لوگون سے ڈرتے تہے۔ اور خدا اسکا
زیادہ حقدار ہے کہ تم اوس سے ڈرو۔ پہر جب زید اوس عورت سے بے تعلقی کر چکا (یعنی
طلاق دیدی اور عدت کی مدت پوری ہوگئی) تو ہم نے تمہارے ساتہہ اوس عورت کا نکاح
کر دیا۔ تاکہ تمام مسلمانون کے لیپالک جب اپنی بیبیون سے بے تعلق ہو جائین تو مسلمانون

کے لئے اون عورتون سے نکاح کر لینے مین کوئی حرج نہ رہے۔ اور خدا کا حکم تو ہو ہی کر رہتا ہے اللہ نے پیغمبر کے لئے جو بات ٹھیرا دی ہو اوس کے کرنے مین پیغمبر کے لئے کچھہ مضایقہ کی بات نہین ہے جو پیغمبر پہلے ہو چکے ہین اون مین بھی یہی عادت رہی ہے (کہ اون پر خدا نے نکاح کے بارہ مین تنگی نہین کی) اور خدا کے جتنے کام ہین ایک امر تقدیری ہین۔ جو روز ازل سے ٹھیرے ہوے ہین۔ وہ اگلے پیغمبر اس صفت کے تھے کہ خدا کے پیغام لوگون کو پہونچاتے اور خوف خدا رکھتے تھے اور خدا کے سوا کسی سے نہین ڈرتے تھے (تو اے پیغمبر تم کیون ڈرو) اور حساب اعمال کے لئے اللہ بس ہے۔ (وہ سب سمجھہ لیگا۔ لوگو) محمد تمہارے مردون مین سے کسی کے باپ نہین ہین (تو زید کے کیون ہون) وہ تو اللہ کے رسول ہین (اور خطون کی مہرون کی طرح) سب پیغمبرون کے آخر مین ہین۔ بھی اللہ تمام چیزون کے حال سے واقف ہے۔)

اسی وجہ سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی دوسری بیبیون پر فخر کیا کرتی تھین۔ اور کہتی تھین کہ تمہین تمہارے گھر والون نے نکاح مین دیا ہے۔ اور مجھے اللہ تعالی نے آسمان سے آپ کے نکاح مین دیا ہے۔ [۱۵]

۲ غزوہ دومتہ الجندل اور عیینہ سے مصالحت اور سعد کی ماں کا انتقال

اسی سال کے ربیع الاول مہینے مین دومتہ الجندل کا غزوہ ہوا ہے۔ اوسکا سبب یہ ہوا تھا کہ رسول اللہ صلعم نے سنا تھا کہ وہان مشرکین کے کچھہ لوگ جمع ہوے ہین۔ آپ اون پر چڑھہ کر گئے۔ مگر وہان لڑائی نہین ہوئی۔ مدینہ پر آپ اس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر کے گئے تھے۔ اور اس غزوہ مین مسلمانون کو اونٹ اور غنیمت لوٹ مین ملی تھی۔

سعد بن عبادہ کی ماں اسی وقت مری تھی۔ جب کہ سعد رسول اللہ کے پاس اس غزوہ مین تھے

اسی سنہ ۵ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عیینۃ بن حصن الفزاری سے مصالحت کرلی تھی۔

غزوہ الخندق جسے غزوہ الاحزاب بھی کہتے ہین

۴۳ بنی النضیر کا قریش اور غطفان کو رسول اللہ پر چڑھا کر لانا

یہ غزوہ شوال سنہ ۵ ہجری مین ہوا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا تھا کہ بنی النضیر کے کچھ یہودیون نے جن مین سلّام بن ابی الحقیق و حُییّ بن اخطب وکنانۃ الربیع بن ابی الحقیق وغیرہ بھی تھے رسول اللہ صلعم کے برخلاف احزاب اور گروہون کو جمع کیا تھا- یہ لوگ پہلے قریش کے پاس مکہ مین آئے- اور اونہین رسول اللہ صلعم کی لڑائی کے لئے برانگیختہ کیا- اور کہا کہ ہم تمہارے ساتھ ہین جب تک کہ محمد کا استیصال نہ ہوجائے ہم تمہین نہین چھوڑین گے- اونہون نے کہا بہت اچھا پھر وہ غطفان کے پاس گئے- اور اونہین بھی رسول اللہ کی لڑائی کے لئے اوبھارا- اور اون سے کہا کہ قریش بھی اس باب مین اونکے ساتھ ہین- وہ بھی راضی ہوگئے۔

پھر قریش نکلے- اون کا قائد اور سپہ سالار ابوسفیان بن حرب تھا اور غطفان بھی نکلے- اون کا سردار عیینۃ بن الحصن بنی فزارہ پر اور حارث بن عوف بن ابی حارثۃ المری مرہ پر اور مسعر بن رخیلۃ الاشجعی اشجع پر تھا-

۴۴ رسول اللہ کا سلمان فارسی کے اشارہ سے مدینہ کے گرد خندق کا کھودنا اور سلطنت فارس وروم وغیرہ کے فتح کی بشارت مسلمانون کو اور منافقین کے نفاق کا ذکر-

جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال سنا تو آپ نے مدینہ کے گرد خندق کھودنے کا حکم دیا- یہ رائے سلمان الفارسی نے دی تھی- اور یہ پہلا ہی موقع تھا کہ سلمان فارسی رسول اللہ صلعم کے ساتھ کسی موقع مین شریک ہوا تھا- اِسوقت وہ حُرّ تھا- اِس خندق کی کھودنے مین ثواب کیلئے اور نیز اِس غرض سے کہ مسلمانونکو اسکی کھودنے کی ترغیب ہو رسول اللہ خود بھی شریک ہوتے تھے

اسوقت منافقین کے کچھہ لوگ رسول اللہ صلعم کے علم کے بغیر چپ چپ کر یہان سے بہاگ بہی گئے تہے جسپر آیت نازل ہوئی انما
المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ط واذا کانوا معہ علی امر جامع لم
یذہبوا حتی یستاذنوہ ط ان الذین یستاذنونک اولئک الذین یؤمنون
باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانہم فاذن لمن شئت منہم واستغفر لہم
اللہ ط ان اللہ غفور رحیم ۝ لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا ط
قد یعلم اللہ الذین یتسللون منکم لواذا ج فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان
تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم ۝ (سچے مسلمان تو وہی ہین جو اللہ اور اوسکے
رسول پر ایمان لائے ہین - اور جب کسی ایسی بات کے لئے جسمین لوگون کے جمع ہونے
کی ضرورت ہو پیغمبر کے پاس ہوتے ہین تو جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لین اوس کے
پاس سے اُٹھہ کر دوسری جگہ نہین جاتے - اے پیغمبر جو لوگ ایسے مواقع مین تم سے
اجازت لے لیتے ہین حقیقت مین وہ ہی لوگ ہین جو سچے دل سے اللہ اور اُسکے
رسول پر ایمان لائے ہین - تو جب یہ لوگ اپنے کسی ضروری کام کے لئے تم سے جانے
کی اجازت طلب کیا کرین تو تم ان مین سے جس کو مناسب سمجھہ کر چاہو چلے جانے کی
اجازت دیدیا کرو - اور خدا کی جناب مین اونکی مغفرت کے لئے دعا بہی کرو - بیشک اللہ
بخشنے والا مہربان ہے - مسلمانو جب پیغمبر تم مین کسی کو بلائین تو اونکے بلانے کو آپسمین
معمولی بلانا نہ سمجھو جیسا تم مین ایک کو ایک بلایا کرتا ہے اللہ اون لوگون کو خوب جانتا ہے
جو تم مین سے چپ کر پیغمبر کے پاس سے بے اجازت سٹک جاتے ہین - تو جو لوگ
رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہین اونکو اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ کہین اونپر کوئی
آفت نہ آپڑے یا اون پر کوئی اور عذاب دردناک نہ آ نازل ہو) اور جب مسلمانون کو کوئی

ضرورت ہوتی کہ اوسکو بغیر کئے چارہ نہ ہوتا تو وہ رسول اللہ صلعم سے اذن حاصل کرتے اور اپنا کام جاکر کرآتے تھے۔ اور پھر رسول اللہ پاس آکر حاضر ہوتے تھے چنانچہ اس باب مین بھی اللہ تعالی کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ انما المومنون الذین امنوا باللہ و رسولہ (جو اوپر مع ترجمہ لکھدی گئی)

اور رسول اللہ نے خندق کو مسلمانون کے درمیان تقسیم کیا تھا۔ جب سلمان کے حصّہ کی نوبت آئی تو مہاجرین اونھین اپنے ساتھ شریک کرتے تھے اور انصار اپنے ساتھ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اونھین سے ہین۔ اس پر (دلدہی کے لئے) رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ سلمان ہم مین سے اور ہمارے اہل بیت مین سے ہے۔ رسول اللہ نے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا۔ کہ ہر دس آدمیون مین چالیس ہی گز خندق کھودنے کے لئے دی تھی۔ اسی لئے سلمان حذیفہ نعمان بن مقرن عمرو بن عوف اور چہہ انصار ایک ہی جگہ کام کرتے تھے۔ اتفاقاً وہان ایک چٹان نکل آئی۔ کہ جس سے کدال ٹوٹ گیا اونھون نے نبی صلعم سے یہ حال بیان کیا۔ آپ وہان خندق مین اُترے۔ اور آپ کے ساتھ سلمان بھی اُترا۔ پھر آپ نے کدال لیا اور ایسی زور سے چٹان پر مارا کہ اوسے توڑ دیا۔ اور اوسمین سے ایک بجلی چمکی کہ جس سے مدینہ کے دونو لابہ دکھائی دے گئے (لابہ سنگستانی زمین کو کہتے ہین۔ اور مدینہ کے پاس یہ دو قطعہ مشہور ہین) یہ دیکھکر رسول اللہ صلعم نے اور جو مسلمان حاضر تھے اونھون نے تکبیر کہی۔ پھر دوسری مرتبہ جب کدال مارا تو بھی ایسی ہی بجلی چمکی۔ اور ایسے ہی تیسری دفعہ بھی چمکی۔ پھر جب پتھر ٹوٹ گیا تو رسول اللہ صلعم اوپر نکل آئے۔ سلمان نے رسول اللہ سے پوچھا کہ آپ نے اس بجلی مین کیا دیکھا۔ فرمایا کہ مجھے اس کی پہلی روشنی مین حیرہ اور قصور کسریٰ دکھائی دیے۔ اور جبریل نے مجھ سے کہا کہ میری امت اُس پر قبضہ کرے گی۔

اور دوسری چمک مین مجھے شام اور روم کے سرخ قصور دکھائی دیے۔ اور جبریل نے کہا کہ
یہ بھی آپ کی امت کو ملین گے۔ اور تیسری چمک مین صنعا کے قصور نظر آئے۔ اور جبریل نے کہا
کہ یہ آپ کی امت کو دیے جائین گے۔ تم سب لوگ خوش ہو جاؤ۔ اس سے مسلمان خوش ہو گئے
مگر منافقین کہنے لگے لوگو تمہین محمد کے ان جھوٹے وعدون سے تعجب نہین آتا۔ وہ تم سے
کہتا ہے کہ یثرب مین بیٹھے بیٹھے وہ حیرہ اور مدائن کسریٰ کو دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم
اونہین فتح کروگے۔ حالانکہ تم کو اتنی بھی طاقت نہین ہے کہ تم مدینہ سے نکل کر میدان مین
دشمنون کا سامنا کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا وَیَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ
یَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ط وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ط اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ
دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا یَسِیْرًا ۝
وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ط وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ط
قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ
اِلَّا قَلِیْلًا ۝ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ط وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝
قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا وَلَا یَاْتُوْنَ
الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ
تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ
بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۔ يَحْسَبُونَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۚ وَاِنْ
يَاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ
اَنْبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَا قٰتَلُوْا اِلَّا قَلِيلًا ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۔ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ
الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا
زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ
عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۔ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ
الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَاءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۔ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْقِتَالَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۔ اور جب کہ منافق اور وہ لوگ جن کے دل مین شک
کی بیماری تہی کہنے لگے کہ خدا اور اوس کے رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تہا وہ بالکل دہوکا
ہی دہوکا تہا ۔ اور جب اون مین سے ایک گروہ نے کہا ۔ کہ مدینہ کے لوگو تم سے اس
جگہ دشمن کے مقابلہ مین نہین ٹہیرا جاے گا ۔ تو بہتر ہے کہ لوٹ چلو ۔ اور اون مین سے
لگے کچہہ لوگ پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے کہ ہمارے گہر غیر محفوظ ہین ۔ حالانکہ وہ غیر
محفوظ نہین ۔ بلکہ اون کا ارادہ تو صرف بہاگنے کا ہی ہے ۔ اور اگر ایسے ہی لشکر مدینہ کے
اطراف وجوانب سے ان پر آگہسین اور اون سے فساد برپا کرنے کو کہا جاے تو یہ بے تامل
فساد برپا کردین ۔ اور اپنے گہرون مین کچہہ یون ہی سا توقف کرین تو کرین حالانکہ یہی لوگ
اس سے پہلے خدا سے عہد کر چکے تہے ۔ کہ ہم دشمن کے مقابلہ مین پیٹہہ نہ پہیرین گے ۔
اور ان لوگون نے جو خدا کے ساتہہ عہد کیا تہا اوس کی تو ان سے بازپرس ہو کر ہی رہے گی ۔

اے پیغمبر تم اون لوگون سے کہو اگر تم موت یا قتل کے خوف سے بہاگتے ہو تو یہ بہاگنا تم کو ہرگز کچہہ فائدہ نہ دے گا - اور اگر بہاگ کر بچ بہی گئے - تو بس یہی نا کہ دنیا مین چند روز اور رہ لوگے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتہہ برائی کرنی چاہے تو کون ایسا ہے جو تم کو اوس سے بچا سکے - یا تمپر اپنا فضل کرنا چاہے تو کون ایسا ہے جو اوسے روک سکتا ہے - اور خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا حمایتی ہی پائینگے اور نہ کسی کو اپنا مددگار ہی پائین گے مسلمانو خدا تم مین سے اون منافقون کو خوب جانتا ہے - جو دوسرون کو لڑائی مین شریک ہونے سے روکتے اور اپنے بہائی بندون سے کہتے ہین - کہ لڑائی سے الگ ہوکر ہمارے پاس چلے آؤ - اور وہ خود بہی تمہارے ساتہہ بخیلی رکہتے ہین جنگ مین حاضر نہین ہوتے - مگر تہوڑی دیر کے لئے - تو اے پیغمبر جب کوئی خوف کا موقع پیش آتا ہے تو اونکو دیکہتے ہو کہ تم کو دیکہتے ہین - اون کی آنکہین ہین کہ چارون طرف گہومی چلی جاتی ہین - جیسے کسی پر سکرات موت کی بیہوشی طاری ہو - پہر جب خوف دور ہو جاتا ہے اور مسلمانون کی فتح ہو جاتی ہے تو مال غنیمت پر گرے پڑتے ہین اور دلخراش باتین کرکے تم پر طعنہ مارتے ہین - یہ لوگ شروع سے ایمان لائے ہی نہین - تو اللہ نے جو کچہہ عمل انہون نے کئے بہی تہے اونہین اکارت کر دیا - اور اللہ کے نزدیک یہ ایک آسان بات ہے - باوجودیکہ محاصرہ کرنے والے لشکر محاصرہ اٹہا کر چل بہی دیئے ہین مگر یہ ابہی تک یہی خیال کر رہے ہین کہ یہ لشکر ابہی نہین گئے - اور اگر دشمنون کے لشکر پہر آموجود ہون تو یہ چاہین گے کہ کسی طرف دیہات مین نکل جائین اور بیٹہے بیٹہے تمہارے حالات دریافت کرتے رہین - اور اگر کسی مجبوری سے اون کو تم مین رہنا پڑے تو دشمنون سے نہ لڑین مگر تہوڑی دیر کیلئے مسلمانون تمہارے لئے اور خاصکر اون کے لئے جو اللہ اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الہی کیا کرتے تہے -

پیروی کرنے کو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا - اور جب سچے مسلمانون نے دشمنون کے گروہون کو دیکھا تو بول اوٹھے یہ تو وہی موقع ہے - جو خدا اور اوس کے رسول نے ہمین پہلے سے بتا رکھا تھا اور اللہ اور اوس کے رسول نے سچ فرمایا تھا - اور اوس موقع کے پیش آنے سے لوگون کا ایمان اور شیوۂ فرمان برداری اور بھی زیادہ ہوگیا ان ہی مسلمانون مین کچھ تو ایسے ہین کہ خدا کے ساتھ جو اونہون نے عہد کیا تھا اوس مین سچے اُترے سو بعض تو اون مین ایسے تھے کہ اپنی منت پوری کر گئے یعنی شہید ہو گئے - اور بعض ان مین ایسے ہین جو شہادت کے منتظر ہین - اور اونہون نے اپنی بات مین ذرا سا بھی ردوبدل نہین کیا - الغرض یہ لڑائی اس لئے پیش آئی کہ خدا سچے مسلمانون کو اونکے سچ کا عوض دے - اور منافقون کو چاہے سزا دے اور چاہے اونہین توبہ کی توفیق دے - اور وہ توبہ کرین اور خدا اونکی توبہ قبول کرے - بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے - اور خدا نے اپنی قدرت سے کافرون کو مدینہ سے ہٹا دیا - اور وہ اپنے غصہ مین بھرے ہوئے ہٹ گئے - اور اون کو اس مہم سے کچھ بھی فائدہ نہ پہونچا - اور خدا نے اپنی مدد سے مسلمانون کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی اور اللہ زبردست اور غالب ہے -

۵ قریش وغیرہ کا اور مسلمانون کا مورچہ باندہ کر مقابلہ پر پڑنا

غرض قریش آئے - اور آکر رومہ کے مقام مین جہان سیل کا پانی اکٹھا ہوا کرتا ہے فروکش ہوئے - اور جُرف اور زغابہ کے درمیان اُترے اون کی کل تعداد دس ہزار تھی - ان مین قریش کے سوا احابیش اور اون کے توابع کنانہ اور تہامہ بھی تھے - اور غطفان بھی آئے تھے اور اپنے توابع کو بھی لائے تھے - اور وہ کوہ احد کے بازو مین اُترے تھے -

اس واسطے رسول اللہ اور مسلمان بھی مدینہ سے نکلے - اور اپنی پشت کوہ سلع کی طرف کرکے

فروکش ہوسے - مسلمانون کی تعداد اس وقت تین ہزار تہی - اور رسول اللہ نے بچون اور عورتون کو گڑہیون مین چہپادیا تہا -

حیی کا کعب بن اسد کو بہکاکر رسول اللہ کے برخلاف کرلینا

اور حُیَیّ بن اخطب اپنے مقام سے نکلا اور کعب بن اسد قریظہ کے سید کے پاس آیا - اور کعب نے اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ صلعم سے مصالحت کرلی تہی اس واسطے اوس نے اپنے قلعہ کا دروازہ نہین کہولا - اور حیی کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی - اور اوس سے کہا کہ تو بڑا منحوس و شوم شخص ہے - مین نے محمدؐ سے معاہدہ کرلیا ہے - اور اوس نے مجہ سے کسی طرح خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے - جو مین اوس سے معاہدہ توڑون - حیی نے کہا مین تیرے پاس ایسے کام کے لئے آیا ہون کہ جس سے تجہے دنیا کی عزت حاصل ہوگی - اور ایسے لوگون کو لایا ہون کہ جو مُلتَہِب سمندر کی طرح صاحب قدرت و شوکت ہین - مین قریش کو اوس کے سپہ سالارون اور سرداروں سمیت اور غطفان کو اوس کے سپہ سالارون سمیت لیکر آیا ہون - اونہون نے مجہہ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک محمدؐ اور اوس کے اصحاب کو بیخ و بنیاد سے اکہیڑ کر نہ پہینکدین گے تب تک وہ نہین ہٹین گے - کعب نے اِسکے جواب مین کہا تو ایسے کام کے لئے آیا ہے کہ جس سے دنیا بہر مین ذلت ہوگی - اور ایسے خشک ابر کو لایا ہے جسمین پانی نہین وہ گرجتا بہی ہے اور اوسمین بجلی بہی چمکتی ہے مگر اِسکے سوا اوسمین اور کچہہ نہین ہے - مجہے تو چہوڑ اور یہان سے چلا جا - مگر حیی اوسکے پیچہے لگا ہی رہا - اور بہکاتے بہکاتے اوسے ایسا بہکالیا کہ آخر کار وہ نبی صلعم سے غدر کرنے اور عہد توڑنے پر راضی ہوگیا - اور اوس نے عہد توڑدیا - اور حیی نے اوس سے یہ عہد کرلیا - کہ اگر قریش اور غطفان محمد کا کام تمام کئے بغیر چلے جائین گے تو مین تیرے حصن مین آرہون گا - پہر جو کچہہ تجہہ پر گزرے گی وہی مجہہ پر بہی گزرے گی -

رسول اللہ کا غطفان کو مدینہ کی پیداوار دیکر لوٹانے کا ارادہ اور سعد بن معاذ کا اس سے منع کرنا

اِس سے مسلمانون پر بڑی بلا نازل ہوئی - اور اونہین نہایت خوف ہوگیا اور دشمن نے اونہین چارون طرف آگے پیچھے سے دبا لیا - اور بعض منافقین جواب تک چھپ کر نفاق کرتے تھے ظاہر مین باتین بنانے لگے - اسی لئے رسول اللہ صلعم اور مشرکین بیس روز سے زیادہ کوئی ایک مہینے کے قریب تک ایک دوسرے کے سامنے پڑے رہے - اور بجز دور کی تیراندازی کے اور کوئی لڑائی نہ ہوئی - جب مسلمانون پر نہایت سختی ہوئی تو رسول اللہ نے عُیَیْنَہ بن الحصن اور حارث بن عوف المری کے پاس جو غطفان کے قائد تھے آدمی بھیجا - اور کہا کہ ہم تم کو مدینہ کی ایک ثلث پیداوار دیتے ہین بشرطیکہ تم اپنے ہمراہیون کو لیکر لوٹ جاؤ - اور ہم سے کچھ پرخاش نہ کرو - اونہون نے اس امر کو قبول کر لیا -

پھر رسول اللہ صلعم نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو مشورہ کے لئے بلایا - اونہون نے پوچھا یا رسول اللہ - یہ راے جو ہے یہ آپ کی مرضی کے موافق ہے یا خدا تعالی کے یہان سے ایسا ہی حکم آیا ہے - یا آپ یہ اس لئے کرتے ہین کہ ہمارا اسمین کچھ فائدہ ہے - رسول اللہ نے کہا یہ میری راے ہے - مین دیکھتا ہون کہ تمام عرب قوس واحد کی طرح سے تمہارے مقابلہ مین تیراندازی کے لئے کھڑے ہو گئے ہین - مین چاہتا ہون کہ اس طرح اونکی قوت و شوکت کو توڑ ڈالون سعد بن معاذ نے کہا کہ جب ہم اور وہ مشرک تھے تو اوسوقت بھی ان لوگون کو کبھی اتنا حوصلہ نہ ہوا - کہ ہمارے یہان کا ایک پھل بھی سواے ضیافت اور فروخت کے اونہون نے لیا ہو - پھر اب جب کہ اللہ تعالی نے ہمین اسلام کی شرافت و کرامت بخشی ہے کیا ہو اہے کہ ہم اونکو اپنا مال دیدین - ہماری تلوار ہی اور وہ ہین پھر آگے اللہ تعالی ہمارے اور اونکے درمیان جو چاہے کرے اوسے اختیار ہے - اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اِس خیال کو چھوڑ دیا -

۸ قریش کے سواروں کا حملہ اور مسلمانوں کا انکو ہٹا دینا | پھر کچھ سواران قریش جن مین عمرو بن عبدود من بنی

عامر بن لوی اور عکرمۃ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب اور نوفل بن عبد اللہ اور ضرار بن الخطاب

الفہری بھی تھے اپنے گھوڑون پر سوار ہو کر لشکر سے نکلے اور بنی کنانہ پر ہوتے ہوے

چلے - اور اون سے کہا لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ - تم آج دیکھ لوگے کہ کون بڑا دلاور ہے

عمرو بن عبدود بدر مین کافرون کی طرف سے لڑائی مین آیا تھا - اور خوب لڑا تھا - اور کثرت

جراحت کی وجہ سے جنگ احد مین نہین شامل ہو سکا تھا - لیکن اب اِس وقت جنگ خندق

مین موجود تھا - اور ایک علامت اپنے اوپر لگالی تھی - کہ جس سے اوس کا مکان

معلوم ہو جائے -

غرض وہ اور اوس کے ساتھی آئے اور آگے بڑھ کر خندق پر پہونچے - اور پھر ایک تنگ

مقام کی طرف بڑھ کر اوسمین کو دپڑے اور جہان کچھ چٹیل زمین تھی وہان اونکے گھوڑے خندق اور سلع

پہاڑ کے درمیان بڑھ آئے - ادہر سے علی بن ابی طالب کچھ مسلمانون کو لیکر نکلے - اور سرحد کی

حفاظت کے واسطے جا ڈٹے -

عمرو نے اپنے اوپر ایک علامت لگالی تھی - علی نے اوس سے کہا کہ عمرو تو نے

یہ عہد کر لیا ہے کہ اگر قریش کا آدمی تجھ سے دو باتون کی درخواست کرے تو تو اون مین سے

ایک ضرور قبول کرے گا - عمرو نے کہا ہان - علی نے کہا - تو مین تجھ سے یہ درخواست کرتا

ہون کہ تو مسلمان ہو جا اور اللہ کی طرف رجوع کر - اوس نے کہا مجھے اِس کی تو حاجت نہین - علی

نے کہا تو اچھا دوسری بات یہ ہے کہ ہم تم لڑین - کہا مین یہ نہین چاہتا کہ تجھے مار ڈالون -

علی نے کہا مین تو یہ چاہتا ہون کہ تجھے مار ڈالون - اِس سے عمرو گرم ہو گیا - اور اپنے گھوڑے

سے اوتر پڑا اور اوسکی کونچین کاٹ دین - پھر علی کی طرف آیا - اور دانو پیچ ہونے لگے -

حضرت علیؓ نے اوسے مارڈالا - اور اونکے گھوڑے بھاگ گئے - عمرو کے ساتھ دو اور آدمی بھی مارے گئے - ایک کو تو علی نے بھی قتل کیا تھا - اور ایک کے تیر لگا تھا جس سے وہ مکہ مین جاکر مر گیا -

۹ سعد بن معاذ کی ایک تیر سے رگ ہفت اندام کٹ جانا

اور سعد بن معاذ کے ایک تیر آکر لگا - کہ جس سے اونکے ہاتھ کی رگ ہفت اندام کٹ گئی یہ تیر حبان بن قیس بن العرقہ بن عبد مناف نے جو بنی ہصیص بن عامر بن لوی مین سے تھا مارا تھا - عرقہ اوس کی مان کا لقب ہے عرقہ اوسے اس لئے کہتے تھے کہ اوسکے عرق اور پسینہ مین خوشبو آتی تھی - اور اوسکا نام قلابیۃ بنت سعید بن سہم تھا - اور یہ بی بی خدیجہ کی دادی اور اونکے باپ کی مان تھی جو حبان کے باپ کا دادا تھا - جب اوس نے سعد کے تیر مارا تو کہا - یہ لے مین ابن العرقہ ہون - نبی صلعم نے کہا اللہ تعالی آتش دوزخ مین تیرے منہ کو پسینے پسینے کرے کسی کی رگ ہفت اندام جب کٹ جاتی ہے تو مر ہی جاتا ہے - اس لئے سعد نے کہا - اے اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی اور باقی ہو تو تو اوسکے لئے مجھے زندہ رکھہ - کیونکہ مجھے تمام لوگون کی بہ نسبت اون سے لڑنا زیادہ مرغوب ہے جنہون نے تیرے نبی کو ستایا اور جھٹلایا ہے اور اگر اون کی اور ہماری لڑائی اسی وقت ختم ہو جاتی ہے تو تو مجھے ابھی اس زخم سے شہادت دیدے مگر مجھے اوس وقت تک زندہ رکھہ - کہ بنی قریظہ کی طرف سے میرا دل ٹھنڈا ہو جاے - یہ لوگ ایام جاہلیت مین سعد کے حلفا اور موالی تھے - بعض کہتے ہین کہ جس نے سعد کے تیر مارا تھا اوسکا نام ابو اسامۃ الجشمی حلیف بنی مخزوم تھا جب سعد نے یہ دعا مانگی تو اونکا خون تھم گیا - اور رگ مین سے خون نکلنا بند ہو گیا -

۱۰ صفیہ کا یہودی کو قتل کرنا اور حسان کی نامردی

بی بی صفیہ نبی صلعم کی پھوپی حسان بن ثابت کے حصن

قارغ مین تھین - اور حسان بہی وہان عورتون مین ہی تہے کیونکہ وہ بڑے جبان اور نامرد تہے صفیہ کہتی ہین - کہ وہان ایک یہودی ہماری طرف آیا - مین نے حسان سے کہا یہ یہودی ہمین دیکھتا پہرتا ہے - مجھے خوف ہے کہ کہین وہ ہمارے بہید نہ تاڑ جائے - تو جا اور اوسے مار ڈال - حسان نے کہا مین اس کام کا آدمی نہین ہون - صفیہ کہتی ہین اس پہ مین نے خود ایک لکڑی لی - اور اوس یہودی کی طرف جا کر اوسے مار ڈالا - پہر مین لوٹ کر آئی - اور حسان سے کہا جا اِس کے کپڑے اُتار لے - یہ مرو ہے مین اس کے کپڑے شرم کی وجہ سے نہین اُتار سکتی ہون حسان بولے کہ مجھے تو اس کے کپڑون کی کچھ حاجت نہین ہے -

۱۱ نعیم کا مسلمان ہو کر بنی قریظہ قریش اور غطفان مین پہوٹ ڈالنا

پہر نعیم بن مسعود الاشجعی نبی صلعم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہو گیا ہون اور میری قوم کو یہ بات معلوم نہین ہے - جو آپ حکم دین وہ مین بدل وجان بجالاؤن - رسول اللہ نے اوس سے کہا تو اکیلا شخص ہے اور تجھ سے کیا ہو سکتا ہے - اگر تجھ سے ہو سکے تو اون مین جا کر پہوٹ ڈالدے - کیونکہ الحرب خدعۃ کی مثال بہت صحیح ہے اِس لئے وہ نکلا اور بنی قریظہ کے پاس گیا - جاہلیت کے زمانہ مین وہ اون مین بہت اُٹھتا بیٹھتا تہا - اون سے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو مین تمہارا ایک دوست اور ہوا خواہ ہون - اونہون نے کہا بے شک ہم نے تیری کوئی بات بیجا نہین دیکھی نعیم نے کہا تم نے قریش اور غطفان کو محمد کی لڑائی مین مدد دی ہے - وہ لوگ تو تمہاری طرح نہین ہین - یہ ملک تمہارا ملک ہے اِسی جگہ تمہارے اموال اور بچے اور عورتین ہین - یہان سے تم کہین دوسری جگہ نہین جا سکتے ہو - اور قریش اور غطفان کا یہ حال ہے کہ اگر انہون نے دیکھا کہ موقع ہے اور غنیمت مل سکتی ہے تو تو وہ آکر ہاتھ مارین گے اور اگر دیکھین گے کہ موقع

نہین ہے تو اپنے ملک کو چلتے بنینگے - اور تمہین اور محمد کو چھوڑ جائین گے - جس کے مقابلہ کی تم مین طاقت ذرا بھی نہین ہے اس لیے تم کو چاہئیے کہ جب تک تم اونکے اشراف مین سے کچھہ آدمی بطور رہن کے نہ لے لو ہرگز قتال مت کرو اور انہین رہن مین اوسوقت تک رکھو کہ محمد سے لڑائی ختم نہ ہو جاسے - بنی قریظہ نے کہا بات تو تو نے بہت ہی اچھی کہی ہے ایسا ہی ہمین کرنا چاہیئے -

پھر نعیم وہان سے نکلا اور قریش کے پاس آیا - اور ابو سفیان اور اوسکے ہمراہیون سے کہا - تم یہ تو خوب جانتے ہو کہ مین تمہارا دوست ہون - اور یہ بھی جانتے ہو کہ محمد سے مجھے کچھہ تعلق نہین ہے - مین نے سنا ہے کہ قریظہ جو تم سے مل گئے تھے اونہین اپنے اس ملجانے سے ندامت ہوی ہے - اور محمد کو رضامند کرنے کے لیے اونہون نے اوس سے ٹھیرایا ہے کہ ہم قریش اور غطفان کے اشراف پکڑ کر تجھے دے دیتے ہین تو اون کی گردن ماردے اور ہم سے مصالحت کر لے اسکے بعد جو دشمن باقی رہ جائین گے اونکی لڑائی کے لیے ہم تیرے ساتھہ ہو جائین گے - اور اسے محمد نے بھی قبول کر لیا ہے - اس لیے آپ کو چاہیئے کہ اگر وہ آپ لوگون سے کچھہ سردار رہن کے طور پر مانگین تو آپ اون کو ایک شخص بھی نہ دین -

پھر وہ غطفان کے پاس آیا اور اون سے کہا تم میرے اہل اور میرے عشیرہ والے ہو - اور پھر جو باتین قریش سے کہی تھین وہ سب اون سے بھی کہین - اور اونہین بھی بنی قریظہ سے ڈرا دیا -

۴۲ اہمی قریظہ کا قریش و غطفان سے رہن طلب کرنا اور اونمین نا اتفاقی اور تائیدی سے اونکی پریشانی -	پھر جب شوال کے مہینے مین سبت کی رات آئی - تو رسول اللہ کے لیئے خدا کی قدرت کا

یہ کرشمہ ہوا۔ کہ ابوسفیان اور سرداران غطفان نے قریظہ کے پاس قریش اور غطفان کے کچھہ آدمی دیگر عکرمۃ بن ابی جہل کو بھیجا۔ اور کہا۔ کہ ہم لوگ تو یہان کے رہنے والے ہین ہی نہین۔ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چلے۔ آپ لوگ قتال کے لیئے تیار ہوجائیے بنی قریظہ نے اسکے جواب مین کہا۔ کہ آج تو سبت کا دن ہے ہم کچھہ آج نہین کر سکتے سوا اسکے ہم اوسوقت تک آپ کے ہمراہ ہوکر نہین لڑسکتے جب تک کہ آپ لوگ کچھہ آدمیون کو ہمارے پاس بطور رہن کے نہ بھیج دین۔ کیونکہ ہمین اندیشہ ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے بلاد کو چلے جاؤ گے اور ہمین اور اس شخص کو چھوڑ جاؤ گے۔ ہم اوسی کے ملک مین رہتے ہین۔ اور محمد یہان کا مالک ہے۔ جب قاصدون نے یہ بات اون سے جا کر کہی تو قریش اور غطفان نے کہا واللہ نعیم بن مسعود سچ کہتا تھا۔ اِس لئے اونہون نے جواب دیا۔ کہ ہم تو ایک آدمی بھی تم کو نہین دین گے۔ قریظہ نے یہ سُنکر کہا جو بات نعیم بن مسعود نے کہی تھی وہ بالکل سچ معلوم ہوتی ہے۔ اِس سے دشمنون مین اللہ نے پھوٹ ڈالدی اور اونکے دل مین فرق آگیا۔

اسی مین اللہ تعالیٰ نے اون پر ایک ایسی آندھی بھیجی۔ جسنے جاڑے کی سخت ٹھنڈی راتون مین چولھون پر سے اونکی ہانڈیان گرادین۔ اور اونکے خیمہ اکھیڑ ڈالے۔ اور اونہین بالکل گھبرا دیا۔

۲۴ | قریش اور غطفان کی واپسی اور حذیفہ کا اونکی خبر لانا

جب نبی صلعم کو معلوم ہوا۔ کہ مشرکین مین اختلاف پڑ گیا تو آپ نے حذیفہ بن الیمان کو رات کے وقت بلایا۔ اور کہا کہ دشمن کے لشکر مین جا۔ اور دیکھہ کہ اونکے کیا ارادے ہین۔ مگر کچھہ اور حرکت وہان نہ کرنا اور سیدھا میرے پاس چلے آنا۔ حذیفہ کہتا ہے۔ کہ مین گیا اور جاکر اون مین داخل ہوگیا۔ وہان آندھی چل رہی تھی اور اللہ کا غیبی لشکر اون کا کام تمام کیے دیتا تھا۔ نہ تو کوئی ہانڈی اپنی جگہ پر رہتی تھی اور نہ کوئی ڈیرا ہی کھڑا

رہ سکتا تھا اور نہ آگ ہی جل سکتی تھی۔

یہ حالت دیکھکر ابو سفیان کھڑا ہوا - اور بولا یا معشر قریش تمھین چاہیئے کہ ہر شخص تم مین سے اپنے جلیس کا ہاتھ پکڑ لے - حذیفہ کہتا ہے کہ مین نے اوس شخص کا ہاتھ پکڑا جو میرے برابر تھا - اور مین نے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین فلان شخص ہون - پھر ابو سفیان نے کہا دیکھو ہمارے اونٹ گھوڑے ہلاک ہو گئے - اور قریظہ نے ہمسے اختلاف کیا ہے - اور یہ جو آندھی چل رہی ہے تم دیکھتے ہو کیسی تکلیف دے رہی ہے - اس لئے سب کو چاہیئے کہ یہان سے کوچ کر چلو اور مین بھی کوچ کرتا ہون - پھر اپنے اونٹ کی طرف گیا - جس کے دھنگنا دلا ہوا تھا - اور اوس پر سوار ہوا - اور اوسے مارا جس سے اونٹ اٹھا - اور تین پیرون سے کودنے لگا - اس وقت اگر رسول اللہ صلعم کے فرمان کا خلاف نہوتا کہ مین وہان کوئی حرکت نکرون تو مین ابو سفیان کو قتل کر دیتا -

پھر حذیفہ کہتا ہے کہ مین لوٹ آیا - نبی صلعم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے - اور اپنی کسی بی بی کی چادر اوڑھے ہوے تھے مجھے آپ نے اپنے سامنے کرلیا - اور اپنی چادر کا ایک کونا مجھ کو اوڑھا لیا - جب آپ نے سلام پھیرا تو مین نے سارا حال عرض کیا -

اسکے بعد جب غطفان نے سنا کہ قریش چلدیئے تو وہ بھی اپنے ملک کو لوٹ گئے جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اب ہم اونپر چڑھائی کرینگے اور وہ کبھی ہم پر آیندہ چڑھ کر نہ آئین گے - چنانچہ یہی ہوا - اور اللہ تعالی نے مکہ فتح کرا دیا -

غزوہ بنی قریظہ

۱۴ رسول اللہ کا بنی قریظہ پر حصار	جب یہ رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ صلعم مدینہ کو لوٹ گئے

اور مسلمانون نے ہتیار کہول ڈالے - اور سعد بن معاذ کے لیے مسجد مین ایک قبہ استادہ کیا گیا۔ تاکہ وہ وہان مسجد سے جلد لوٹ آیا کرے - جب ظہر کا وقت ہوا تو جبرئیل نبی صلعم کے پاس آئے - اور کہا آپ نے کیا ہتیار رکہدیے - کہان جبرئیل نے کہا - فرشتون نے تو ہتیار ابہی نہین رکہے - اللہ تعالی نے حکم دیا ہے - کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جائین - اور مین بہی اونکی طرف جاتا ہون - اسواسطے رسول اللہ نے ایک منادی کو حکم دیا - اور اوس نے ندا کی کہ جو لوگ سامع اور مطیع ہین اونہین چاہیے کہ عصر کی نماز بنی قریظہ مین چلکر پڑہین - اور علی کو رایت دیکر آگے آگے روانہ کردیا - اور پیچہے سے اور لوگ بہی اون سے ملنا شروع ہوگئے - اور رسول اللہ صلعم قریظہ کے پاس جا کر اوترے - وہان لوگ عشاء اخیرہ کے بعد تک آتے اور عصر کی نماز پڑہتے رہے - اور رسول اللہ صلعم نے اس پر کوئی اعتراض نہین کیا - پہر رسول اللہ بنی قریظہ پر ایک مہینے تک یا پچیس روز تک حصار کیے پڑے رہے -

۱۵ بنی قریظہ کا ابولبابہ سے مشورہ اور اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کرنا -

جب اون پر حصار کی بہت سختی ہوئی - تو اونہون نے رسول اللہ کے پاس آدمی بہیجا - کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبدالمنذر کو جو بنی اوس مین کا ایک انصاری تہا بہیجد یجیے ہم اوس سے مشورہ کرینگے رسول اللہ نے اوسے بہیجدیا - جب اونہون نے اوسے دیکہا - تو اونکے مرد اوسکے پاس آئے - اور عورتین اور بچے اوسے دیکہہ کر روئے - اس سے ابولبابہ کو اون پر ترس آگیا - اونہون نے اوس سے پوچہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کردین - اوس نے کہا ہان حوالہ کردو - اور اپنے حلق کی طرف ہاتہ سے اشارہ کیا - کہ ذبح کیے جاؤگے -

ابولبابہ کہتا ہے - کہ مین نے کہنے کو تو کہدیا کہ ذبح کیے جاؤگے - مگر میری قوم وہان سے ہٹی بہی نہین تہی کہ مجہے معلوم ہوگیا - مین نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتہ

خیانت کی ہے - پہر مین نے دل مین کہا کہ جس جگہ مین نے اللہ تعالیٰ کے ساتہ عصیان کیا ہے وہان ہرگز کہڑا رہنا نہ چاہیئے - اِس لیئے وہان سے چلدیا (اور رسول اللہ کے پاس شرم کی وجہ سے نہ آیا) منہ اُٹہائے آگے چلا گیا - اور جا کر مسجد نبوی مین ایک ستون سے اپنے آپ کو باندہ دیا اور کہا جب تک خدا تعالیٰ میری خطا معاف نکرے اوسوقت تک مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا - اِس سے اللہ تعالیٰ نے اوسکی خطا معاف کی اور رسول اللہ صلعم نے اوسے چہوڑ دیا -

پہر بنی قریظہ رسول اللہ کے حکم سے اپنے قلعون سے اُتر آئے - اور مسلمانون کی قید مین آ گئے -

۱۶ قریظہ کی نسبت سعد کو حکم بنانا اور اونکا اونکی نسبت قتل کا فتویٰ دینا -

تب بنی اَوس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان ہمارے موالی کی نسبت وہی عمل کیجیے جو آپ نے خزرج کے موالی بنی قینقاع کے ساتہ کیا تہا اور جسکا ذکر اوپر آچکا ہے - رسول اللہ نے فرمایا کیا آپ لوگ اِس بات پر راضی نہین ہین - کہ جو سعد بن معاذ اِس بات مین فیصلہ کرے وہ کیا جائے - اونہون نے کہا کہ ہان ہم اوسکے فیصلہ پر راضی ہین - پہر سعد کی قوم کے لوگ اونکے پاس آئے اور چونکہ زخمون سے اونکی حالت بڑی نڈہال ہو رہی تہی اِس لیئے اونہین ایک گدہے پر سوار کرایا اور لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے - اور راستہ مین یہ لوگ اون سے کہتے جاتے تہے - کہ تو اپنے موالی کے ساتہ احسان کر - جب انہون نے بہت کہا - تو اونہون نے کہا کہ اب یہ وہ وقت ہے کہ اِس وقت سعد اللہ کے کام مین کسی لائم کی ملامت کا اندیشہ نہین کرے گا اِس سے بہت لوگون کو معلوم ہو گیا کہ وہ اونہین قتل کرا دینگے

جب سعد رسول اللہ کے پاس آئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سید کی تعظیم
کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ راوی کو شبہہ ہے سید کے بجائے خیر کا لفظ آپ نے فرمایا تھا۔
اِس لئے سب لوگ اونکی تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ اور اونہین گدھے پر سے اُتارا۔ اور بولے
اے ابو عمرو اپنے موالی پر احسان کر۔ رسول اللہ صلعم نے تجھے اس فیصلہ مین حکم مقرر کیا ہے
سعد نے اون سے پوچھا۔ کیا آپ لوگ سچے دل سے مجھے اِس معاملہ مین حکم بناتے ہین
اور اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ عہد کرتے ہین کہ مین کہون گا اوسے آپ لوگ مانین گے سب
نے کہا ہان ہم مانین گے۔ پہر اونہون نے دوسری طرف منہ پہیرا جدہر رسول اللہ صلعم تھے
اور اجلالاً رسول اللہ صلعم سے نظر کترا کر کہا۔ کیا ادہر والے لوگ بھی یہی عہد کرتے ہین سب نے
کہا ہان اور رسول اللہ صلعم نے بھی فرمایا ہان۔

تب سعد نے کہا تو مین حکم دیتا ہون۔ کہ آپ ان مین سے لڑائی کرنے والون کو تو
قتل کر دیجیے۔ اور بچون اور عورتون کو لونڈی غلام بنا لیجیے۔ اور اونکے اموال تقسیم کر دیجیے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ جو حکم سات آسمانون کے اوپر سے آیا ہے تو نے بھی اوسی
کے موافق فیصلہ کیا۔ اور یہی ٹھیک ہے۔

۷ ابنی قریظہ کا قتل اور مال غنیمت کی تقسیم پہر بنی قریظہ کو لیکر بنت الحارث کے گھر مین جو بنی النجار
کی ایک عورت تھی محبوس کر دیا گیا۔ پہر رسول اللہ صلعم مکان سے نکلکر مدینہ کے بازار
مین آ گئے۔ اور وہان خندقین کھدوائین۔ پہر اون کو بنت الحارث کے گھر سے نکلوا نکلوا کر
اون خندقون مین ان کی گردنین مروا دین۔ انہین لوگون مین جن کی گردنین ماری گئین حیی بن
اخطب اور کعب بن اسد یہود کے سردار بھی تھے۔ اور اون سب کی جن کی گردنین ماری
گئین چھہ سو یا سات سو تعداد تھی اور بعض کہتے ہین کہ سات سو اور آٹھ سو کے درمیان

اونکی تعداد تھی ۔

حیی بن اخطب جب مشکین بندہا ہوا آیا - اور اوس نے نبی صلعم کو دیکھا تو بولا - کہ مین نے جو تیرے ساتھہ عداوت کی اِس سے مین اپنے آپ کو ملامت نہین کرتا - مگر جسے اللہ چھوڑدے اوسکا ساتھی کون ہے - پھر لوگون سے کہا اللہ کے حکم سے کچھہ چارہ نہین ہے - بنی اسرائیل کی قسمت مین تو ایسے ہی معاملات قدرت نے بہت لکھدیے ہین - پھر اوسکو بٹھا کر گردن ماردی گئی -

اون مین سے کوئی عورت قتل نہین کی گئی - صرف ایک عورت کسی حادثہ سے مرگئی اور ایک اور عورت ارقہ بنت عارضہ اونمین سے قتل ہوئی - اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسید بن عبید مسلمان ہوگئے -

پھر رسول اللہ صلعم نے اونکے مال تقسیم کئے - سوار کو تین حصّہ دیے - گھوڑے کے دو حصّہ اور سوار کا ایک حصّہ - اور پیادون کو جن کے پاس گھوڑے نہ تھے ایک ایک حصّہ دیا - اسوقت سوار کل چھتیس ۳۶ تھے -

اور اوس مین سے رسول اللہ نے خمس نکالا - یہ پہلا ہی موقع تھا کہ مال غنیمت مین دو دو حصّہ ملے - اور خمس نکالا گیا -

۱۸ ریحانہ کا انتخاب اور سعد بن معاذ کی موت اِن بیویون کی عورتون مین سے رسول اللہ صلعم نے ریحانہ بنت عمرو بن خنافہ کو اپنے واسطے پسند فرمایا - اور چاہا کہ اوس سے نکاح کرلین - مگر اوس نے کہا کہ مجھے اپنے ملک مین الگ ہی رہنے دیجیئے یہ میرے لئے اور آپکے لئے بہتر ہے -

جب یہ قریظہ کا معاملہ ہوچکا - تو سعد بن معاذ کا زخم پھوٹ گیا - اور اون کی دعا مقبول ہوئی

(یعنی اون کا انتقال ہوگیا) وہ ابھی تک اسپنے اوسی خیمہ مین تہے جو مسجد مین اونکے لئے نصب کیا گیا تہا - اس زخم کی تکلیف کا حال سنکر رسول اللہ صلعم اور ابوبکر اور عمر اون کے پاس آئے - بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے ابوبکر اور عمر کی اپنے حجرہ سے آواز سنی کہ وہ اون پر روتے تہے - لیکن نبی صلعم کا یہ حال تہا - کہ آپ کسی پر کبہی نہین روتے تہے - اگر آپ کو بڑا ہی صدمہ ہوتا تو آپ اپنی ڈاڑہی پکڑ لیا کرتے تہے -

قریظہ کی فتح ذی القعدہ اور شروع ذی الحجہ مین ہوی تہی - اور خندق کی لڑائی مین چہ مسلمان اور قریظہ کے واقعہ مین تین مسلمان مارے گئے تہے -

۶ سنہ ہجری

غزوہ بنی لحیان

۱۹ رسول اللہ کا بنی لحیان پر جانا اور عسفان مین پہونچکر مکہ والون کو دہمکی دینا

اس سال کے مہینے جمادی الاولےٰ مین رسول اللہ صلعم بنی لحیان کی طرف روانہ ہوے تاکہ اصحاب رجیع خبیب بن عدی اور اوس کے ہمراہیون کا اون سے انتقام لین - مگر ظاہر مین یہ مشہور کیا کہ آپ شام کو جاتے ہین - تاکہ دشمنون پر بےخبری مین جا پڑین - غرض چلتے چلتے غران مین پہونچے جہان بنی لحیان کے مساکن تہے - یہ مقام امج اور عسفان کے بیچ مین ہے - لیکن وہان معلوم ہوا - کہ اون لوگون کو آپ کے آنے کی خبر لگ گئی - اور وہ بہاگ کر پہاڑون کی چوٹیون پر جا چہپے -

جب رسول اللہ کو یہ لوگ نہ ملے - تو آپ نے دو سو شتر سوار لئے - اور مکہ والون کی

تخویف کے واسطے عسفان مین جاکر اُترے اور اپنے اصحاب مین سے دو سوار ون - (حضرت ابو بکر اور ایک اور شخص) کو بہیجا یہ دو نون شخص کراع الغمیم تک پہونچے - اور پہر رسول اللہ صلعم مدینہ کو واپس چلے آئے -

غزوہ ذی قَرَد

۲۰ بنی فزارہ کا رسول اللہ کے اونٹ لوٹنا اور سلمہ کا اون کے تعاقب مین جانا -

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ واپس تشریف لائے - مگر کچہہ بہت روز نہین ہوئے تہے - کہ عیینۃ بن حصن الفزاری نے غطفان کے کچہہ سوار لئے - اور نبی صلعم کے شیر دار اونٹ آکر پکڑ لے چلا - جب یہ لوگ اونٹ لے چلے تو سب سے اوّل اونہین سلمہ بن الاکوع الاسلمی نے دیکھا - اسطرح پر ابو جعفر نے ابن اسحٰق سے غزوہ بنی لحیان کے بعد اس غزوہ کا ذکر کیا ہے - مگر صحیح روایت سلمہ سے اس طرح پر آئی ہے - کہ جب رسول اللہ صلعم واقعہ حدیبیہ سے لوٹ کر آگئے ہین تو اوسوقت یہ واقعہ ہوا ہے - ان دونون واقعات مین بڑا تفاوت ہے -

سلمہ بن الاکوع کہتا ہے کہ جب ہم صلح حدیبیہ سے نبی صلعم کے ساتہہ مدینہ کو آئے - تو رسول اللہ صلعم نے مجہے اپنے غلام رباح کے ساتہہ اپنی سواری کے اونٹ لینے کو بہیجا - مین طلحۃ بن عبید اللہ کے گہوڑے پر رباح کے ساتہہ روانہ ہوا - جب صبح ہوئی تو عبد الرحمٰن بن عیینۃ بن حصن الفزاری آیا - اور رسول اللہ کی سواری کے اونٹ سب کے سب غنیمت مین لیکر چلدیا - اور رسول اللہ کے راعی کو قتل کر ڈالا - مین نے رباح سے کہا کہ یہ گہوڑا لے اور اِدہر سے جاکر طلحہ کو دیدے اور رسول اللہ صلعم کو اطلاع کردے - کہ مشرکین نے آپ کے اونٹ لوٹ لئے -

پہر وہ کہتا ہے - کہ مین ایک پہاڑی پر چڑہا - اور وہان سے تین مرتبہ چلا کر کہا - یا صباحاہ - پہر مین

اون لوگون کے پیچھے چلا اور تیر مارنا شروع کئے اور یہ رجز پڑھنے لگا -

خُذھا وَ اَنَا ابنُ الاکوع	والیومُ یومُ الرُّضَّع
یہ تیر ہے - اور میرا نام یاد رکھہ مین ابن الاکوع ہون	اور آج کا دن دودہ پینیے والون کا دن ہے

وہ کہتا ہے کہ مین برابر تیر مارتا اور اونکو لنگڑا کرتا چلا جاتا تہا - اور جب کبھی کوئی سوار میری طرف آتا - تو مین کسی درخت کی جڑ کے اوٹ مین ہوجاتا - اور وہان سے تیر مار کر اوسے لنگڑا کر دیتا تہا - اور جب وہ پہاڑ کی تنگ گھاٹون مین جاتے تو مین اونکے اوپر سے پتھر پھینکتا تہا - آخر کار جتنے رسول اللہ کی سواری کے اونٹ تہے اون سب کو کھید کھید کر مین نے اپنے پیچھے کر لیا - اور اب وہ لوگ اور مین رہ گیا - اونہون نے کوئی تیس نیزہ اور چادرون سے زیادہ پھینکدین کہ ہلکے ہو جائین - مگر میرا یہ حال تہا کہ جب کوئی چیز اونکی مجھے ملتی تو مین اسپر ایک علامت کر دیتا - کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب اوسے پہچان جائین -

۲۱ اخرم کا عبدالرحمن کے ہاتھ سے قتل ہونا اور ابو قتادہ کا عبدالرحمن کے برچھا مارنا اور نبی صلعم کا ذی قرد پر پہونچنا

رفتہ رفتہ وہ لوگ ایک ٹیلے کے پاس ایک تنگ مقام مین پہونچے وہان عینیۃ بن حصن بن حذیفہ بن بدر اون کی مدد کو آگیا - اور وہ سب بیٹھکر دوپہر کا کھانا کھانے لگے - جب عینیۃ نے مجہ کو دیکھا تو لوگون سے پوچھا - یہ کون ہے - بولے کہ اس شخص نے ہم کو بڑا تنگ کیا ہے - جتنے اونٹ تہے اسنے ہم سے واپس لے لئے -

مین ابھی اسی جگہ پر تہا - کہ مین نے رسول اللہ کے سوارون کو آتے دیکھا - کہ وہ درختون کے بیچ مین دور سے دکھائی دیے ان مین سے سب سے اوّل اخرم الاسدی تہا جسکا نام محرز بن نضلہ تہا اور اسد بن خزیمہ کے بطن سے تہا - اور اخرم کے پیچھے ابو قتادہ اور اوسکے پیچھے مقداد بن الاسود الکندی تہا - جب اخرم میرے پاس کو آیا تو مین نے اوسکے گھوڑے کی لگام پکڑلی - اور کہا کہ

ان لوگون کے پاس نہ جا - نہ معلوم رسول اللہ صلعم اور اصحاب رسول اللہ کب آئین اور اوسوقت تک یہ لوگ تجھے کہین کاٹ کر نہ پہینکدین - اخرم نے کہا سلمہ اگر تو اللہ تعالی پر اور یوم آخرت پر ایمان رکہتا ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہو - سلمہ کہتا ہے کہ اوس نے جب یہ لفظ کہا تو مین نے اوسے چہوڑ دیا - اور وہ عبدالرحمن بن عیینۃ سے جا بہڑا اور اوس کے گہوڑے کی کوچین کاٹ دین - مگر عبدالرحمن نے اوسکے ایک برچہا مارا اور اوسے مار ڈالا - اور اخرم کے گہوڑے پر سوار ہوگیا - اسی مین ابوقتادہ رسول اللہ صلعم کا سوار اوسکے پاس جا پہونچا - اور عبدالرحمن کے جا کر ایک نیزہ مارا اس سے وہ لوگ بہاگ نکلے -

سلمہ کہتا ہے کہ جس نے محمد صلعم کو اکرام دیا ہے - اوسی کی مجھے قسم ہے کہ مین برابر اپنے پانوون سے دوڑتا چلا جاتا تہا - اور اوسکا پیچہا نہین چہوڑتا تہا یہانتک کہ چلتے چلتے مین اتنا نکل گیا کہ اصحاب محمد صلعم کا میرے پیچہے کوئی نشان نہ رہا - اور اونکا غبار بہی دکہائی دینا موقوف ہوگیا - یہان بنی فزارہ غروب آفتاب کے قریب ایک غار کی طرف کو پہرے جسمین پانی تہا - اور جسے ذوقرد کہتے تہے تاکہ وہان جاکر وہ پانی پئین - اور جو مدت سے پیاسے ہو رہے تہے اپنی پیاس بجہائین - مگر یہان بہی اونہون نے مجھے دیکہا کہ مین اونکی تعاقب مین چلا جاتا ہون - وہان سے بہی مین نے اونہین ہٹادیا اور ایک قطرہ پانی کا اونہین نہ چکہنے دیا -

سلمہ کہتا ہے کہ وہ لوگ بیت ذی ابہر مین پہونچ کر بہت تہک گئے - جب مین اونکے تیر مارتا تہا تو اون کے شانون کی ہڈیون مین لگتا تہا اور مین کہتا تہا ؎

والیوم یوم الرضع		خذھا وانا ابن الاکوع

اور اونہون نے ایک ٹیلہ پر دو گہوڑے چہوڑ دیے (تاکہ سلمہ اونکے لالچ مین آکر ہمارا پیچہا چہوڑ دے) مین نے اونکو پکڑ لیا اور نبی صلعم کے پاس لے آیا - اسوقت مجھے راستہ مین میرا چچا عامر ملا - جو ایک

سطیحہ (تھیلے) مین دودہ کی لسی اور ایک سطیحہ مین کچہہ پانی لئے آرہا تھا - مین نے اوس پانی سے وضو کیا اور نماز پڑہی اور لسی پی لی - پہر مین نبی صلعم کے پاس چلا - آپ اوس چشمہ پر آکر مقیم ہو گئے تہے جہان سے مین نے بنی فزارہ کو نکالا تہا اور جسکا نام ذی قرد تہا -

۲۲ رسول اللہ کا ذی قرد سے واپس ہونا اور سلمہ کی دوڑ -

جب مین رسول اللہ کے پاس پہونچا تو دیکہتا کیا ہون - کہ مین نے دشمن سے جو اونٹ چہڑاے تہے اور جو نیزہ اور چادرین دشمنون نے پہینکی تہین وہ سب رسول اللہ نے لے لی ہین - اور بلال نے اون اونٹون مین سے ایک اونٹنی ذبح کی ہے اور وہ اوسے بہون رہے ہین - مین نے رسول اللہ سے عرض کیا - کہ رسول اللہ مجہے سو آدمی منتخب کر لینے دیجئے - اور دشمنون کے پیچہے جانے دیجئے - مین اونہین سب کو خاک مین ملائے دیتا ہون - رسول اللہ صلعم یہ سُنکر مسکرائے اور فرمایا کہ وہ لوگ اب غطفان کی مہمانیان کہا رہے ہین - (یعنی اب اون کی جگہ پہونچ گئے ہین وہان نہ جانا چاہیئے) -

پہر ایک غطفان کا آدمی آیا - اور کہنے لگا کہ فلان شخص نے اونکے لئے اونٹ ذبح کیا تہا - اور لوگ ابہی اونٹ کو ذبح کر کے کہال ہی اُتار رہے تہے کہ دور سے غبار اُڑتا ہوا دکہائی دیا - غبار کو دیکہکر وہ یکایک بول اُٹہے - کہ محمد آپہونچا اور نکلکر بہاگ گئے -

جب رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا - کہ اِس موقع پر ابو قتادہ ہمارے اچہے سوارون مین اور سلمہ بن الاکوع ہمارے اچہے پیادون مین نکلے - پہر مجہے رسول اللہ نے دو حِصّے دیے ایک سوار کا حِصّہ اور ایک پیادہ کا حِصّہ اور پہر جب واپس چلے تو خاص اپنے اونٹ پر مجہے ردیف کر لیا - آپ عضبا اونٹنی پر سوار تہے -

جب ہم راستہ مین لوٹے مدینہ کو جا رہے تہے تو مین نے ایک انصاری کو دیکہا کہ بہت ہی

تیز دوڑتا تھا۔ اور کوئی بھی اوس سے آگے نہ چل سکتا تھا۔ اور کہتا جاتا تھا بھلا کوئی ایسا ہے جو میرے ساتھ دوڑے۔ جب کئی مرتبہ اوس نے کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجھے اذن دین تو مین اسکے ساتھ دوڑون۔ فرمایا اچھا اگر تیری مرضی ہے تو دوڑ۔ سلمہ کہتا ہے کہ مین اونٹ پر سے اوتر پڑا۔ اور دوڑا اور کوئی ایک دو کوس اوسکے پیچھے لگا چلا گیا۔ پھر کچھ دم لیا۔ پھر اوسکے پیچھے دوڑا اور ایک دو کوس اور چلا گیا۔ پھر مین نے اپنی رفتار اور تیز کر دی اور جا کر اوسے پکڑ لیا۔ اور اوسکے شانون پر دوہتیا مار کر کہا کہ تجھ سے مین نکل گیا۔ اوس نے کہا میرا بھی یہی خیال ہے۔ پھر مین اوس سے آگے مدینہ جا پہونچا۔ وہان ہم تین ہی دن ٹھہرے اور پھر خیبر کو کوچ کر دیا۔

اس غزوہ مین یا خیل اللہ ارکبی (اے خدا کے سوارو سوار ہو جاؤ) پکارا گیا تھا۔ اس سے پہلے ایسی منادی نہین ہوا کرتی تھی۔

خزاعہ کے بنی المصطلق کا غزوہ

۲۴۔ رسول اللہ کا بنی المصطلق پر جانا اور ہشام کا عبادہ کے ہاتھ سے دہوکے سے قتل۔

اس غزوہ کا ذکر مین نے غزوہ ذی قرد کے بعد کیا ہے مگر یہ ۶ سنہ ہجری کے ماہ شعبان مین ہوا ہے۔

رسول اللہ صلعم نے سنا تھا۔ کہ بنی المصطلق جمع ہوے ہین۔ اور آپ کے برخلاف کچھ کارروائی کرنا چاہتے ہین۔ ان کا سردار حارث بن ابی ضرار تھا۔ جو رسول اللہ کی بی بی جویریہ کا باپ تھا۔

غرض جب آپ نے سنا تو آپ بھی اونکی طرف نکل کر روانہ ہوئے۔ اور ایک چشمہ پر جسکا نام مریسیع تھا اور قدید کی طرف واقع تھا فریقین کا مقابلہ ہوا۔ وہان دونون مین لڑائی ہوئی۔ اور شکر کو

شکست کہا کہا کر بہاگ گئے اور اونکے کچہہ لوگ مارے گئے مسلمانون مین صرف ایک شخص
مارا گیا - جو بنی لیث بن بکر سے تہا اور جسکا نام ہشام بن صبابہ تہا اور مقیس بن صبابہ کا بہائی تہا
اوسے ایک انصاری نے عبادہ بن الصامت کے آدمیون مین سے مار دیا تہا - وہ سمجہا تہا کہ
یہ دشمن کا آدمی ہے - یہ قتل صرف دہوکے سے ہو گیا تہا -

۴۴ رسول اللہ کا نکاح جویریہ بنت الحارث سے

رسول اللہ صلعم کو اِس وقت سبایا بہت ملے تہے - اور سب اونہین آپ نے مسلمانون مین تقسیم کر دیا تہا - انہین مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بہی تہی - اور ثابت بن قیس بن شماس کے یا اوسکے ابن عم کے حصّہ مین آئی تہی - اوسکے حصّہ وارسے اور اوس سے مکاتبت پر تصفیہ ہو گیا - اِس سے وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آئی - اور اپنی کتابت ادا کرنے کے لئے آپ سے مدد چاہی - آپ نے فرمایا کہ مین تجہے ایک بات اِس سے بہی بہتر بتاؤن اگر تو اوسے قبول کرے تو بہت ہی اچہا ہے - اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مین تیری کتابت دیئے دیتا ہون اور تجہ سے نکاح کئے لیتا ہون - کہا اچہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا ہی کیا - جب لوگون نے سنا کہ آپ نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کر لیا - تو اونہون نے جو اسیر حصّہ مین پائے تہے اونہین آزاد کر دیا - کہ یہ لوگ رسول اللہ کے سسرالی ہین انہین لونڈی غلام بنانا نہ چاہیے - اِس طرح پر بنی المصطلق کے کوئی سو آدمی آزاد ہو گئے - اور جویریہ اپنی قوم کے واسطے نہایت ہی برکت کا باعث ہوئی - کہ کوئی عورت ایسی نہ ہوئی ہوگی -

۴۵ جہجاہ اور سنان کے جہگڑے پر انصار اور مہاجرین کی تکرار اور عبداللہ بن ابی کا مہاجرین کے برخلاف کلمات کہنا اور رسول اللہ کی دانائی

ابہی لوگ اسی چشمہ پر ہی ٹہیرے ہوئے تہے - اور لوگ جا جا کر اون سے پانی لاتے تہے - کہ اسی مین ایک نیا واقعہ اُٹھ کھڑا ہوا - حضرت عمر بن الخطاب

کا ایک نوکر تہا جو بنی غفار مین سے تہا اوسکا نام جہجاہ تہا - اور ایک شخص سنان الجہنی تہا جو خزرج کے بطن بنی عوف کا حلیف تہا - اِن دونون آدمیون مین پانی پر کچہہ تکرار ہوئی - اور قتال کی نوبت پہونچ گئی - جہنی نے پکارا یامعشر الانصار اور جہجاہ نے آواز دی یامعشر المہاجرین اس سے عبداللہ بن ابی بن سلول کو غصہ آیا - اوسکے پاس اِس وقت اوسکی قوم کے کچہہ آدمی تہے اور اُن مین زید بن ارقم ایک کم عمر لڑکا بہی تہا - عبداللہ نے کہا کہ کیا یہان تک نوبت پہونچ گئی - ہمارے ہی ملک مین وہ ہمپر زور جتانے لگے - واللہ جب ہم مدینہ جائینگے - تو جو کوئی عزیز و غالب ہوگا تو وہ ذلیل کو نکال باہر کریگا - پہر اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوا - اور اون سے کہنے لگا کہ یہ تمہارا ہی اپنا قصور ہے - تم نے ہی اونہین اپنے ملک مین ٹہیرایا - اور اپنے اموال مین اونہین اپنا شریک بنایا - اگر اب بہی جو کچہہ تمہارے ہاتہون مین ہے روک لو تو اونہین کسی اور ملک مین جانا پڑیگا - زید نے یہ سب باتین سنین اور نبی صلعم کے پاس آیا اور سب حال بیان کردیا - یہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ رسول اللہ اِس غزوہ سے فارغ ہوچکے تہے -

اوسوقت حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس موجود تہے - اونہون نے عرض کیا - یارسول اللہ عباد بن بشر کو حکم دیجیے کہ وہ جاکر عبداللہ کو قتل کردے - آپ نے فرمایا یہ کیونکر مناسب ہوسکتا ہے - لوگ کہینگے کہ محمد اپنے ہی اصحاب کو مارڈالتا ہے - مگر اِسوقت کوچ کی منادی کردینا چاہیئے - چنانچہ آپ اوسی وقت چلدیئے - حالانکہ وہ وقت کوچ کا نہ تہا - اس سے یہ غرض تہی - کہ اس بحث کو فریقین ترک کردین - اور اپنے کوچ مین مصروف ہوجائین

اِس وقت اسید بن حضیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور سلام علیکم کرکے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ایسے وقت کوچ کیا ہے کہ پہلے کبہی ایسے وقت نہین کیا کرتے تہے - آپ نے فرمایا کیا تو نے وہ بات نہین سنی جو عبداللہ بن ابی نے کہی ہے - اسید نے کہا وہ کیا

سے ہے۔ کہا وہ کہتا ہے۔ کہ جب وہ مدینہ جائیگا تو جو عزیز اور غالب ہوگا وہ ذلیل اور مغلوب کو وہان
سے نکال باہر کرے گا۔ اسید نے کہا تو آپ واﷲ اوسے نکال باہر کرین گے۔ کیونکہ آپ
عزیز اور وہ ذلیل ہے۔ پہر عرض کیا یا رسول اﷲ آپ اوسکے ساتہہ نرمی کیجیے۔ اﷲ تعالے
نے آپ پر احسان کیا ہے۔ عبداﷲ کی قوم والے موتیون کو پروتے تہے کہ اوسکے لئے
تاج بنا دین۔ وہ دیکہتا ہے کہ آپ نے اوسکا ملک چہین لیا ہے۔

جب عبداللہ بن ابی نے سنا کہ جو کچہہ اوسنے کہا تہا اوسکا سب حال زید نے جا کر
رسول اللہ سے کہدیا۔ تو وہ رسول اﷲ صلعم کے پاس آیا۔ اور قسم کہائی کہ جو کچہہ زید نے کہا ہے
مین نے نہین کہا تہا۔ اور اِس قسم کا ایک لفظ بہی مین نے مُنہ سے نہین نکالا تہا۔ عبداﷲ
اپنی قوم کا ایک شریف آدمی تہا۔ اِس سے اور لوگ اُس کی سفارش مین کہنے لگے یا
رسول اﷲ اِس لڑکے نے غلطی کی ہوگی۔ پہر اِس باب مین اﷲ تعالیٰ کے بیان سے یہ
آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۔ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ط ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ط وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ
تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ط وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ط كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ط وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ
وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ط سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ
لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ط

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ط
وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ط
يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط وَ
لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط اے پیغمبر

جب تمھارے پاس منافق آتے ہین توتمھین خوش کرنے کے لئے کہدیتے ہین کہ ہم تو پکارے کہتے ہین کہ آپ بے شک خدا کے رسول ہین۔ اور اگرچہ اللہ تو جانتا ہے کہ تم بیشک اوسکے رسول ہو مگر اللہ تم کو یہ بھی جتائے دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹ بولتے ہین کیونکہ وہ سچے دل سے نہین کہتے ان لوگون نے اپنی قسمون کو ڈھال بنا رکھا ہے تو اوسکی آڑ مین لوگون کو راہ خدا سے روکتے ہین۔ کیا ہی برے کام ہین جو یہ لوگ کر رہے ہین۔ کس لئے یہ لوگ پہلے ایمان لائے پھر مکر گئے یہان تک کہ انکے دلون پر مہر کردی گئی۔ تو اب یہ حق بات کو سمجھتے ہی نہین۔ اور اے پیغمبر تم انکے ظاہری حال کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول تمھاری نظر مین کھپ جائین اور بات کرین تو تم ان کی بات کو توجہ سے سنو۔ تمھارے سامنے اس طرح پر ٹیک لگا لگا کر بیٹھے ہین کہ گویا وہ لکڑیون کے بوتے ہین جو دیوارون کے سہارے لگے رکھے ہین۔ ہر ایک زور کے آواز کو سمجھتے ہین کہ ان ہی کو للکارا۔ اے پیغمبر یہی لوگ تمھارے جانی دشمن ہین۔ تو ان سے بچتے رہو ان کو خدا کی مار کدھر بہکے چلے جا رہے ہین اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا کی خدمت مین چلین کہ وہ تمھارے لئے مغفرت کی دعا کرین تو وہ سنتے ہی اپنے سر پھیر لیتے ہین اور اے پیغمبر تم اسوقت ان کو دیکھو تو ایسے مغرور ہوتے ہین کہ تمھاری طرف رخ بھی نہین کرتے۔ ان لوگون کے لئے تم دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو ان کے حق مین دونو باتین یکسان ہین خدا تو انکے گناہ معاف کرنے والا ہی نہین

بیشک خدانافرمان لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا۔ یہی تو ہین جو لوگون کو بہکایا کرتے ہین کہ جو لوگ رسول خدا کے پاس آجمع ہوئے ہین اپنا پیسہ اون پر نہ خرچ کرو۔ کہ عاجز آکر آخر کو آپ تتر بتر ہو جائین حالانکہ آسمانون مین اور زمینون مین جتنے خزانے ہین سب اللہ ہی کے ہین۔ مگر منافقون کو اتنی سمجھ نہین۔ یہ منافق کہتے ہین۔ کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو عزت رکھتا ہے ذلیل کو وہان سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ اصلی عزت اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور مسلمانون کی ہے۔ مگر منافق اس بات سے واقف نہین۔ اور اس سے زید کے بیان کی تصدیق ہوگئی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے زید کے کان پکڑے اور کہا یہ وہ شخص ہے کہ جسکے کانون کی اللہ تعالی تصدیق کرتا ہے۔

جب عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنے باپ کی باتین سنین۔ تو وہ نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کرانا چاہتے ہین۔ اگر آپ کا واقعی یہ ارادہ ہے تو آپ مجھ سے ارشاد فرمائیے مین اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کردون گا۔ مگر آپ اور کسی سے اوسے نہ قتل کرائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہین آپ کسی غیر کو حکم دین اور وہ جاکر اوسے قتل کر دے۔ تو جب کبھی مین اوس قاتل کو دیکھون گا کہ وہ زندہ لوگون مین پھرتا ہے تو مجھ سے ہرگز صبر نہو سکے گا۔ اور مین اوسے مار ڈالون گا۔ اور پھر مین مسلمان ہو کر ایک کافر کے بدلے مارا جاؤن گا۔ اور جہنم مین داخل ہوؤن گا۔ نبی صلعم نے کہا۔ کہ نہین ہم اوسکے ساتھ نرمی کرین گے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے حق صحبت تو ادا کرتے ہی رہین گے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعد مین جب کبھی کوئی حادثہ ہوتا تو اوسکی قوم خود اوسے بُرا بھلا کہتی اور اوسی کو ڈراتی دھمکاتی اسی بات کو دیکھکر رسول اللہ نے حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا۔

عمرؓ دیکہو اس ترحمی کا نتیجہ کیسا اچھا ہوا جس روز کہ تمنے اوسے مار ڈالنے کو مجہ سے کہا تھا اگر مین اوس روز اوسے مار ڈالتا تو اوسکی قوم کیسی بھڑک اوٹھتی - اور اگر اب مین اوسی کے لوگون سے اوسکے قتل کو کہون تو وہ اوسے ابہی مار ڈالین گے - حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے افعال مین میرے افعال کی بہ نسبت بڑی خیر و برکت ہے -

۲۶ مقیس کا دہوکہ سے مسلمان بنکر عبادہ کو قتل کر کے مرتد ہو جانا -

اسی سال مقیس بن صبابہ آپ کی خدمت مین آیا - اور اصلی حال دل کا تو نہ کہا بلکہ عرض کیا یارسول اللہ مین مسلمان ہو کر آیا ہون - اور اپنے بہائی کی دیت چاہتا ہون جو دہوکہ سے مارا گیا ہے - آپ نے ہشام بن صبابہ کی دیت دینے کے لئے حکم دیدیا - جسکے قتل کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے - پہر مقیس رسول اللہ کے پاس کوئی چند عرصہ تک رہا کیا - اور اپنے بہائی کے قاتل پر حملہ کر کے اوسے مار ڈالا - اور مرتد ہو کر مکہ کو بہاگ گیا - اور یہ اشعار کہے -

شفی النفس ان قد بات فی القاع مسندا	تضرج ثوبیہ دماء الاخادع

اس بات سے دل ٹہنڈا ہو گیا - کہ وہ میدان مین اسکو سہارا ہی یعنی مقتول پڑا رہا - اور اوسکے گردن کی رگون کی خون سے اوسکو دونون کپڑے رنگ گئے

وکانت ہموم النفس من قبل قتلہ	تلم فتحمینی وطاء المضاجع

اوسکے قتل سے پیشتر دل مین رنج والم جمع ہو رہا تھا - اور بچہونے بستروں پر پاؤن نہین رکہنے دیتا تھا

حللت بہ نذری وادرکت ثارتی	وکنت الی الاصنام اول راجع

اب مین نے اوسکے قتل سے اپنی نذر پوری کرلی - اور خون کا انتقام لے لیا - اسلئے اب مین بتونکی طرف سب سے اول رجوع کرتا ہون

بی بی عائشہ پر بہتان

۲۷ رسول اللہ کا اپنی بیبیون کو قرعہ ڈالکر سفر مین لیجانا اور بی بی عائشہ کا لشکر سے تنہا پیچہے رہ جانا -

بی بی عائیشہ پر افک اور بہتان کا واقعہ اوسوقت ہوا ہے

کہ جب رسول اللہ صلعم غزوہ بنی المصطلق سے واپس آ رہے تھے - اسی راستہ مین کسی مقام پر
بہتان والون نے وہ باتین کہین جو مشہور ہین - اس واقعہ کا بیان بی بی عائشہ کی زبانی اسطرح پر ہے
کہ رسول اللہ صلعم جب کبھی سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتون مین قرعہ ڈالا کرتے تھے جسکے نام کا
قرعہ نکلتا اوسی کو اپنے ساتھہ سفر مین لیجایا کرتے تھے - غزوہ بنی المصطلق مین جب آپ نے
اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالا تو میرا قرعہ نکلا - اس لئے آپ مجھے اپنے ساتھہ لے گئے - اوس زمانہ مین
عورتین بہت تھوڑا کھاتی تھین اور گوشت کا استعمال نہین کرتی تھین -

اور میرا قاعدہ تھا کہ جب میرا اونٹ آتا تو مین اپنے ہودج مین بیٹھہ جاتی - پھر اونٹ ہانکنے
والے لوگ آتے - اور میرے ہودج کو اوٹھاتے جسمین مین بیٹھی ہوتی تھی اور اوسے اونٹ کی
پیٹھہ پر رکھہ دیتے اور اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلدیتے تھے وہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ صلعم
اس سفر سے مدینہ کو واپس ہوے اور مدینہ کے قریب پہونچے تو وہان ایک مقام پر رات
کو کچھہ دیر تک سو رہے - پھر رسول اللہ اور سب لوگ چلدیئے -

اس وقت اتفاقاً مین کسی حاجت کے واسطے (یعنی طہارت کے لئے) باہر گئی
ہوئی تھی - اور میرے گلے مین اظفار کی (خوشبودار) پوتون کا ایک ہار تھا - میرے
گلے مین سے وہ کہین نکل گیا مجھے معلوم بھی نہ ہوا - جب مین لوٹ کر آئی تو مین نے
اوسے تلاش کیا اور جب نہ ملا تو اوسی جگہہ جہان رفع حاجت کے لئے گئی تھی اوسے ڈہونڈنے
کو گئی - وہان وہ مجھے مل گیا - ادہر اتنے مین میرے اونٹ لے چلنے والے آ گئے
اور ہودج کو لیکر حسب دستور یہ سمجھکر کہ مین اوس مین سوار ہو گئی ہون اٹھایا اور اونٹ پر رکھہ کر چلدیے
جب مین لوٹ کر لشکر گاہ مین آئی تو دیکھتی کیا ہون کہ وہان تو ایک چڑیا تک بھی نہین -
اس لئے مین اپنی چادر اوڑھہ کر اپنی جگہہ پر لیٹ گئی - اور مین نے جان لیا کہ جب وہ مجھے

نہ پائین گے تو ضرور میری تلاش مین آئین گے۔

۲۸ صفوان کا عائشہ کو اونٹ پر بٹھا کر لانا اور لوگون کا اون پر صفوان سے ناجائز تعلق ہونے کا بہتان لگانا

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین وہان پڑی ہوئی تھی کہ اسی مین صفوان بن المعطل السلمی ادہر آگیا۔ وہ لشکر سے کسی کام کے لئے رہ گیا تھا۔ اور رات کو لشکر والون مین نہ تھا۔ جب اوس نے مجھے دیکھا تو میری طرف کو آیا۔ اور وہان ٹھیرا۔ اور مجھے پہچان لیا۔ جب پردہ کا حکم نہین ہوا تھا تو اس سے پیشتر اوس نے مجھے دیکھا تھا۔ جب اوس نے مجھے دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا۔ اور پوچھا کہ آپ کیسے رہ گئین مین نے اوسے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر اوس نے اپنا اونٹ نزدیک کیا۔ اور مجھ سے کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ مین اوس پر سوار ہو گئی پھر اوس نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔ اور جلدی جلدی روانہ ہوا۔

وہان جب لوگ اپنے مقام پر پہونچے اور اطمینان سے بیٹھے۔ تو میرے اونٹ والے آدمی اونہین دکھائی دیا۔ اسپر بہتان باندہنے والون نے وہ باتین بنائین جو بنائین (اور مجھ پر بہتان لگایا) اور سارا لشکر لوٹ پڑا اور مجھے اسکا کچھ علم بھی نہین۔ پھر ہم مدینہ آئے۔ اور مین بیمار ہو گئی اور بیماری بھی بشدت بڑھ گئی۔ اور اس بہتان کا حال رسول اللہ صلعم کے اور میرے ماں باپ کے کانون مین بھی پہونچا۔ مگر میرے والدین نے مجھ سے اوسکا کچھ ذکر نہ کیا۔ البتہ رسول اللہ کی طرف سے مجھے کم التفاتی کے آثار نظر آئے۔ جب آپ گھر مین آتے اور دیکھتے تو مجھ سے اور میری ماں سے جو میری تیمارداری کرتی تہین پوچھتے کہ تم کیسے ہو۔ اور اس کے سوا اور کچھ نہین کہتے۔ اس بے لطفی سے مجھے رنج ہوا۔ اور مین نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین اپنی تیمارداری کے واسطے اپنی ماں کے گھر چلی جاؤن۔ آپ نے اجازت دیدی۔ اور مین وہان چلی گئی۔ مجھے ابتک کچھ نہین معلوم تھا میری بیماری کو بیس ۲۰ روز سے

زیادہ ہو گئے تھے - اور مین نقیہہ ہو گئی تھی -

۲۹ بی بی عائشہ کو اپنے بہتان کی خبر مسطح کی مان سے معلوم ہونا اور عربون مین گہرمین پاخانے کا دستور نہ ہونا -

بی بی عائیشہ کہتی ہین کہ ہم عرب لوگون مین یہ دستور تہا کہ گہرون مین پاخانہ نہین بناتے تہے - اوس کو مکان مین رکہنا ہم برا سمجہتے تہے - عورتین ہر روز رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تہین - چنانچہ مین بہی ایک روز رفع حاجت کے لئے باہر گئی - اوسوقت میرے ساتہہ مسطح کی مان بہی تہی - جو ابورہم بن المطلب کی بیٹی تہی - اور مسطح کی مان کی مان حضرت ابوبکر الصدیق کی خالہ تہی - عائشہ کہتی ہین کہ مسطح کی مان جارہی تہی کہ اوس کی چادر مین میرا پانون اُلجہ گیا - وہ بولی خدا کرے مسطح اُجڑ جائے - عائشہ کہتی ہین مین نے اوس سے کہا کہ تم ایسے آدمی کو جو مہاجرین مین سے ہے اور بدر کی لڑائی مین شریک تہا ایسے بُرے الفاظ سے یاد کرتی ہو - وہ کہنے لگی - کیا تم نے اوس کی وہ بات نہین سنی - مین نے کہا کونسی بات جب اوس نے مجہ سے ساری داستان سنائی (کہ مسطح نے تمہاری نسبت کہا ہے کہ صفوان سے تمہارا کچہہ تعلق ہے) عائشہ کہتی ہین کہ یہ سنتے ہی میری یہ حالت ہوگئی کہ رفع حاجت کی مجہہ مین طاقت نہ رہی - اور فوراً گہر جاکر بے اختیار رونے لگی - اور اسقدر روئی کہ مین نے جانا میرا جگر پہٹ جائے گا - اور مین نے اپنی مان سے کہا کہ لوگون نے ایسی ایسی باتین کہین اور تم نے مجہہ سے اوس کا کچہہ بہی ذکر نہین کیا -

اونہون نے کہا بیٹی ذرا اس قدر گہبراؤ نہین - دل کو تسلی سے رکہو - یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اگر کوئی عورت کسی شخص کے پاس ہو اور وہ اوسے بہت پیار کرے اور اوس عورت کی سوتین بہی ہون تو وہ سوتین ایسے ہی بُرا بہلا کہا کرتی ہین اور اور لوگ بہی ایسے ہی افواہین اُڑایا کرتے ہین -

۳۰ رسول اللہ کا خطبہ اور اوس و خزرج کی تکرار

عائشہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اسی مین ایک روز لوگون کے سامنے خطبہ کیا۔ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ایہا الناس یہ کیسے لوگ ہین جو میرے خانہ داری کے معاملات مین مجھے ستاتے ہین اور میری بیبیون کی نسبت باتین بناتے ہین۔ اور بالکل حق کے خلاف بولتے ہین۔ اور یہ بہتان جو (میری بی بی پر) لگاتے ہین ایک ایسے شخص کے ساتھہ لگاتے ہین کہ مین اوسے ہر طرح اچھا سمجھتا ہون۔ اور میرے کسی مکان مین وہ کبھی میرے بغیر نہین جاتا ہے۔

یہ بات عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہان خزرج کے لوگون مین بہت مشہور ہوئی تھی اور مسطح اور حمنہ بنت جحش نے کہی تھی۔ اس حمنہ کے کہنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ بی بی زینب کی بہن تھی۔ جو رسول اللہ صلعم کے نکاح مین تھین۔ اس نے یہ بات اس وجہ سے پھیلائی تھی کہ اپنی بہن کی خاطر کسی طرح مجھے ضرر پہونچائے۔

غرض جب رسول اللہ نے یہ بات لوگون مین کہی۔ تو اسید بن حضیر نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسے بہتان لگانے والے اوس مین ہون تو ہم اونکو روکین گے۔ اور اگر ہمارے خزرج بھائیون مین ہون تو اونکی نسبت جو آپ حکم کرین وہ ہم بجا لائین سعد بن عبادہ نے کہا۔ کہ یہ بات تو اس وجہ سے کہتا ہے کہ تجھے معلوم ہے کہ اس بہتان کے کہنے والے خزرج ہین اگر تیری قوم ہوتی تو ایسی بات کبھی نہ کہتا۔ اسید نے کہا تو جھوٹا ہے اور منافق ہے اور منافقون کی طرفداری کرتا ہے۔ اور پھر آپس مین لوگون مین تکرار ہونے لگی۔ اور یہ نوبت پہونچ گئی کہ کچھہ نہ کچھہ فساد ہو جائے۔ اس لئے رسول اللہ صلعم ممبر پر سے اوتر پڑے۔ اور خطبہ موقوف کر دیا۔

۳۱ رسول اللہ کا بریرہ سے اور نیز عائشہ سے تحقیقات کرنا اور علی کا بریرہ کو مارنا اور رسول اللہ کو طلاق کا مشورہ دینا اور رسول اللہ پر عائشہ کی پاکدامنی کی نسبت وحی کا نازل ہونا اور وحی کی حالت اور حسان مسطح اور حمنہ پر حد لگایا جانا

پھر رسول اللہ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ اور اون سے مشورہ لیا۔ اسامہ

نے تو میری بھلائی کی - مگر علی نے کہا کہ عورتین بہت ہین (عائشہ کو نکالکر اور بہت کر سکتے ہین)
عائشہ کی خادمہ سے پوچھو وہ سچ سچ کہدے گی - پھر رسول اللہ نے بریرہ کو بلایا (جو بی بی عائشہ
کی خادمہ تھی) اور اوس سے میرا حال پوچھا (کہ عائشہ کا چال چلن کیسا ہے - اور صفوان کو
تو نے اوسکے پاس آتے جاتے دیکھا ہے یا نہین) اور علی اوسکے پاس آئے - اور اوسے
خوب مارا پیٹا - اور نہایت ہی اوس پر سختی کی - اور کہا جو سچ سچ بات ہو وہ بتادے - اور رسول
اللہ سے اصلی بات کہدے - اوس نے کہا مین تو اور کچھہ نہین جانتی - جہان تک مجھے علم
ہے وہ ہر طرح نیک اور صالح بی بی ہین - اور مین نے اونکی اور کوئی بری بات کبھی نہین دیکھی -
اگر اون مین کوئی عیب ہے تو اتنا ہے کہ وہ سو جاتی ہین - اور آٹا کھلا چھوڑ دیتی اور گھر کی بکریان
آکر اوسے کہا جاتی ہین -

پھر رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے - اس وقت میرے مان باپ بھی میرے پاس
تھے - اور ایک عورت انصار کی بھی تھی اور مین روتی تھی اور وہ بھی روتی تھی - پھر رسول اللہ نے
اللہ کی حمد و ثنا کی - بعد ازان مجھ سے کہا عائشہ تو نے وہ باتین سنی ہین جو لوگ کہتے ہین - اگر
تو نے کسی برے کام کا ارتکاب کیا ہے تو تو اللہ سے توبہ کر - عائشہ کہتی ہین کہ اسوقت
میرے آنسو ایسے جاری تھے کہ مجھے کچھہ دکھائی نہ دیتا تھا - مین نے اپنے مان باپ کی
طرف دیکھا کہ وہ رسول اللہ کو اس کا جواب دین مگر اونہون نے کچھہ جواب نہ دیا - تب مین نے
اون سے کہا کہ تم دونون کیون جواب نہین دیتے - اونہون نے کہا ہم کیا جواب دین ہمین کیا
معلوم اصلی حال تو تجھے معلوم ہے - وہ کہتی ہین کہ مین نے کسی گھر والون پر ایسا رنج کبھی نہ دیکھا
تھا جیسا کہ ان ایام مین ابوبکر پر ہو رہا تھا جب وہ دونون نہ بولے تو مین رو پڑی - اور پھر مین
نے کہا کہ مین تو اللہ سے توبہ کبھی نہ کرون گی - اگرچہ مین اس الزام سے بالکل بری ہون لیکن

اگر مین اقرار کرون تو تم مجھے سچا جانو گے اور اگر مین انکار کرون تو تم مجھے جہوٹا سمجھو گے۔ پہر مین نے دل مین حضرت یعقوب کا نام یاد کیا مگر مجھے اون کا نام ہی اوس وقت یاد نہ آیا۔ تو مین نے اس طرح ہی کہدیا۔ مین اسکے جواب مین وہی کہتی ہون جو یوسف کے باپ نے کہا تہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ط

مین ابہی دل مین اپنے آپ کو اتنا بڑا نہین سمجہتی تہی کہ اللہ تعالی میرے باب مین قران کی آیتین نازل کرے گا اور اون کی تلاوت کی جائے گی۔ صرف مین یہ خیال کرتی تہی کہ رسول اللہ کوئی خواب دیکہین گے اور اللہ تعالی میرے تہمت کی اوس مین تکذیب کردے گا۔ وہ کہتی ہین کہ رسول اللہ ابہی اسی مقام پر تہے۔ کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اور اون پر کپڑا اوڑہا دیا گیا۔ اس وحی کے آنے کے وقت نہ تو مین گہبرائی اور نہ کچہہ مجہے اوس سے اندیشہ ہوا۔ مین جانتی تہی کہ مین گناہگار نہین ہون۔ اور اللہ مجہہ پر ظلم نہین کرے گا لیکن جب تک کہ رسول اللہ کو حالت وحی سے افاقہ نہین ہوا میرے مان باپ کی یہ حالت تہی کہ اون کی جان نکلنے کی نوبت آگئی تہی کہ کہین اللہ تعالے اون باتون کی تصدیق تو نہ کردے جو لوگون نے مشہور کی تہین۔ وہ کہتی ہین کہ پہر رسول اللہ صلعم کو افاقہ ہوگیا اس وقت آپ پر پسینہ کی بوندین ایسی تہین کہ جیسے موتی کے دانہ ہون۔ اور آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچہتے اور کہتے جاتے تہے کہ عائشہ خوش ہوجا۔ کہ اللہ تعالی کے یہان سے تیری برأت کی آیتین نازل ہوئین۔ مین نے کہا الحمد للہ۔ پہر آپ باہر نکل کر لوگون کے پاس گئے۔ اور وہان جاکر خطبہ کے لئے کہڑے ہوئے اور میرے باب مین جو قرآن نازل ہوا تہا اوسکا بہی ذکر کیا۔ پہر حکم دیا کہ مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کے حد ماری جاوے۔ انہین لوگون نے یہ فحش باتین بیان کی تہین پہر اون پر حد لگائی گئی۔

۲۲ حضرت ابوبکر کو مسطح پر رحم دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

اور حضرت ابوبکر نے قسم کھائی کہ مسطح کو جو اون کا بھانجا تھا جو تنخواہ مین دیا کرتا ہون اب کبھی نہ دون گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ (اور تم مین سے جو لوگ بزرگ منش اور صاحب مقدور ہین قرابت والون اور محتاجون اور اللہ کی راہ مین ہجرت کرنے والون کو مدد خرچ نہ دینے کی قسم نہ کھا بیٹھین۔ بلکہ چاہیئے کہ اونکے تصور بخشدین اور درگزر کرین۔ کیا تم نہین چاہتے کہ خدا تمہارے قصور معاف کرے) اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین چاہتا ہون اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت عطا فرماوے اور میری خطا معاف کرے۔ اور مسطح کی جو تنخواہ تھی پھر جاری کردی۔

۲۳ صفوان کا حسان کو مارنا اور رسول اللہ کا حسان کو بیرحا اور ایک لونڈی دینا اور صفوان کا نامرد ہونا۔

پھر کہین صفوان بن المعطل کو حسان بن ثابت مل گیا۔ صفوان نے اوسکے ایک تلوار کا وار کیا۔ اور کہا۔

تَلَقَّ ذُبَابَ السَّيْفِ عَنِّي فَإِنَّنِي	غُلَامٌ إِذَا هُوجِيتُ لَسْتُ بِشَاعِرِ

اے حسان تو مجھ سے تلوار کا پیپلا لے کیونکہ جب کوئی میری ہجو کرے تو مین شاعر تو ہون ہی نہین جو اوسکو جواب مین شعر کہہ کر اپنے دل کو ٹھنڈا کرون مین تو ایک جوان ہون۔ اور تلوار کے سوا میرے پاس اور کچھ نہین ہے

یہ دیکھکر ثابت بن قیس بن شماس جھپٹا اور صفوان کے دونون ہاتھ اوسکی گردن سے باندھ لئے۔ اور حارث بن الخزرج کے پاس لیکر چلا۔ راستہ مین عبداللہ بن رواحہ سے ملا۔ کہا یہ کیا ہے۔ ثابت نے کہا اس نے حسان کو مارا ہے۔ مین جانتا ہون کہ وہ مرگیا ہوگا

عبد اللہ نے کہا کہ کیا یہ کام تو نے رسول اللہ کے حکم سے کیا ہے۔ اور آپ کو اسکا علم ہے کہا نہین تو کہا تو نے بڑی جرأت کی۔ اوسے چھوڑ دے۔ اِس لئے اوس نے اوسے چھوڑ دیا۔

جب یہ ذکر رسول اللہ کے سامنے آیا۔ تو آپ نے حسان اور صفوان بن المعطل کو بلایا۔ صفوان نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری ہجو کی تھی۔ اور مجھے ستایا تھا اِس لئے مین نے اوسے مارا۔ رسول اللہ نے فرمایا حسان اسے معاف کر حسان نے کہا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین تو مین معاف کرنے کو موجود ہون۔

پھر رسول اللہ صلعم نے اِسکے عوض مین حسان کو بیرحا دیا جو بنی جدیلہ کا قصر تھا۔ اور ایک قبطی لونڈی بھی عنایت کی جو بی بی ماریہ ام ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کی بہن تھی۔ اِس کے پیٹ سے حسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عبد الرحمن تھا۔ اور صفوان نامرد تھا۔ عورتون کے کام کا ہی نہ تھا۔ پھر چند مدت کے بعد شہید ہو گیا۔

عمرۂ حدیبیہ

۶ ہجری رسول اللہ صلعم کا عمرہ کے ارادہ سے مکہ کو روانہ ہونا اور حدیبیہ پہونچنا۔

اِسی سنہ ہجری کے ذی قعدہ مہینے مین آپ عمرہ کے واسطے روانہ ہوے۔ لڑائی کا کچھ ارادہ نہ تھا۔ اِس وقت آپ کے ساتھ مہاجرین اور انصار اور دیگر اعرابی تابعین چودہ سو اور بعض کہتے ہین پندرہ سو اور ایک قول مین ہے کہ تیرہ سو تھے۔ اور آپنے اپنے آگے ہی شتر بدنہ بھی قربانی کے لئے روانہ کئے تھے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جائے کہ آپ بیت اللہ کی زیارت کی واسطے آئے ہین۔ لڑائی کے لئے نہین آئے ہین۔

جب آپ عسفان مین پہونچے - تو بسر بن سفیان الکعبی آپ کو ملا (جسے آپ نے
قریش کا حال دریافت کرنے کے لئے آگے بھیجا تھا) اور بولا یا رسول اللہ قریش نے سنا
ہے آپ مکہ کو چلے ہین - اِس لئے وہ ذی طوی مقام مین جمع ہوے ہین - اور آپس مین
محالفہ کیا ہے - کہ آپ کو مکہ مین ہرگز داخل نہین ہونے دین - اور خالد بن الولید کو کراع الغمیم
پر آپ کی روک کے واسطے بھیجا ہے - بعض کہتے ہین کہ خالد اِسوقت رسول اللہ کے ساتھ
تھے اور مسلمان ہو گئے تھے اور آپ نے اونہین آگے روانہ کیا تھا - اور عکرمہ بن ابی جہل سے
اون کی لڑائی ہوئی تھی - اور اونہون نے اوسکو شکست دی تھی - مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے -

غرض جب بسر نے قریش کے اِس ارادہ کے حال سے رسول اللہ کو خبر دی - تو آپ
نے فرمایا قریش پر افسوس ان کو لڑائی کی لت نے تباہ کر دیا - اون کا کیا بگڑتا تھا - اگر وہ مجھ کو
اور اور تمام مخلوق کو چھوڑ دیتے - اِس مین اگر اور لوگ مجھ پر غالب آجاتے تو اون کے دل
کی مراد پوری ہو جاتی - اور اگر اللہ تعالی مجھے غالب کر دیتا تو قریش خوشی خوشی اگر چاہتے تو
اسلام کے دائرہ مین داخل ہو جاتے اور اسطرح مسلمانون کی تعداد اور بڑہا دیتے - خیر مین بہی
اون سے اوس بات کیلئے برابر لڑتا ہی رہون گا جسکے لئے اللہ تعالی نے مجھے بھیجا ہے - یہین یا تو اللہ مجھ کو اوسپر
غالب کر دے گا اور اسلام کا بول بالا ہو جائے گا - یا یہ گردن ہی بدن سے اُتر جائے گی -

پھر آپ دوسرے راستہ سے چلے جدہر قریش تھے اوس راستہ کو چھوڑ دیا - اور داہنے
طرف کو ہو کر ثنیۃ المرار تک جا پہونچے جہان وہ پشتہ تھا جس پر سے حدیبیہ جاتے ہین
وہان آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی - لوگون نے کہا یہ بہت تھک گئی - رسول اللہ نے فرمایا یہ
تھکی نہین - بلکہ اوسے اوسنے روک لیا جس نے فیل کو روک لیا تھا (یہ اصحاب فیل کی طرف
اشارہ ہے جنکا قصہ اوپر گذر چکا ہے) آپ نے فرمایا قریش مجھ سے آج جو کوئی خواہش

ایسی کرین گے جس مین صلہ رحم ہو اوسے مین بہت خوشی سے قبول کرون گا۔

پہر آپ نے فرمایا کہ لوگ یہان قیام کرین۔ اونہون نے کہا یہان وادی مین پانی نہین۔ آپ نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا۔ اور اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو دیا۔ پہر وہ یہان کے کنوؤن مین سے ایک کنوین مین گیا۔ اور اوس کے اندر اوسے گہسیڑا۔ گہسیڑنے کے ساتہہ ہی پانی جوش مارکر نکلنے لگا۔ اور تمام لوگ اوس سے سیراب ہوگئے جو شخص کہ یہہ تیر لے گیا تہا اوس کا نام ناجیہ بن عمیر تہا۔ اور وہ نبی صلعم کے اونٹون کا ہانکنے والا تہا۔

۳۵ بدیل الخزاعی کا رسول اللہ کے پاس آنا اور قریش کی مخالفت کا بیان کرنا۔

یہان لوگ ابہی اُترے ہی تہے کہ اسی مین دیکہتے کیا ہین کہ بدیل بن ورقا الخزاعی اپنی قوم خزاعہ کے کچہہ لوگ ہمراہ لئے ہوے آیا۔ خزاعہ تہامہ مین رسول اللہ صلعم کے بڑے خیر خواہ تہے اُسنے آکر آپ سے بیان کیا۔ کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو مین حدیبیہ کے کنوؤن پر چہوڑ کر آیا ہون۔ وہ آپ سے لڑنے کو اور بیت اللہ سے روکنے کو آئے ہین۔ نبی صلعم نے اوس سے کہا کہ ہم کسی سے لڑنے نہین آئے ہین ہم تو فقط عمرہ کی نیت سے آئے ہین۔ اگر قریش چاہین تو ہم اون سے ایک مدت معین کے لئے مصالحت کرنا چاہتے ہین۔ اونہین چاہیئے کہ وہ مجہہ سے کچہہ تعرض نکرین۔ مین جانون اور تمام اہل عرب جانین۔ اور اگر وہ اس بات پر مجہہ سے مصالحت نکرین گے۔ تو واللہ مین اون سے اپنے معاملہ کے واسطے اوسوقت تک لڑونگا جب تک کہ میرے دم مین دم ہے۔

۳۶ عروہ کا نبی صلعم کے پاس آنا اور ابوبکر اور مغیرہ سے اور عروہ سے گفتگو اور اصحاب نبی صلعم کا نبی صلعم کی تعظیم کرنا اور عروہ کا تعجب

پہر بدیل قریش کے پاس لوٹ گیا۔ اور جو کچہہ نبی صلعم نے اوس سے کہا تہا وہ سب حال

اون سے بیان کیا - یہ سنکر عروۃ بن مسعود ثقفی اٹھا اور اون سے کہنے لگا - کہ اس شخص نے (یعنی محمدؐ نے) جو بات تمہارے روبرو پیش کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اوسے چاہیئے کہ تم قبول کرلو - اور مجھے اجازت دو تو مین محمدؐ کے پاس خود جاتا ہون - قریش نے کہا اچھا تو جا وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور گفتگو کرنے لگا - اور رسول اللہ سے کہا - اے محمدؐ تو نے چند سبے سامان آدمی جمع کر لئے ہین - اور اونہین لیکر یہان آیا ہے کہ کچھ اپنا مطلب نکالے - یہ جان لے کہ قریش مکہ سے نکلکر آگئے ہین اور قریب النتاج اونٹنیون کو ہمراہ لائے ہین - اور چیتون کی پوستین پہنے ہوئے ہین - اور آپسمین خدا کی قسم کہا کر عہد کیا ہے کہ تجھے کسی طرح مکہ مین نہ گہسنے دین گے - اور مین قسم کہا کر کہتا ہون - کہ یہ سب تیرے ساتھی تجھے چھوڑ دین گے - اور میرے پاس آجائینگے -

حضرت ابو بکر جو وہان موجود تھے کہنے لگے - کہ اے بیہودہ لات کی فلان چوسنے والے کیا ہم رسول اللہ کو چھوڑ دین گے (عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو ایسے کہتا ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ یہ ابو بکر بن ابی قحافہ ہے - عروہ نے کہا - واللہ اگر تیرا ایک احسان مجھ پر نہ ہوتا تو مین تجھے اس کہنے کا مزہ چکھاتا (حضرت ابو بکر نے عروہ کا کچھ قرض اوسکے عوض ادا کردیا تھا)۔

پھر عروہ رسول اللہ صلعم سے باتین کرنے لگا - اور باتون باتون مین رسول اللہ کی ڈاڑھی تک ہاتھ سے چھونے لگا اسوقت مغیرہ بن شعبہ زرہ پہنے اور ہتھیار لگائے رسول اللہ صلعم کے سر پر کھڑا تھا - اور جب عروہ رسول اللہ کی ڈاڑھی چھونے کو ہاتھ چلاتا تو مغیرہ تلوار کی کوتھی سے اسکا ہاتھ ہٹا دیتا تھا اور کہتا تھا کہ ادب کر اور اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ڈاڑھی سے الگ کہہ ورنہ تجھ پر بھی ہاتھ پہونچے گا - (یعنی تلوار سے تیرا کام تمام کردیا جائیگا عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے نبی صلعم نے کہا کہ یہ تیرے بھائی کا بیٹا مغیرہ ہے عروہ بولا ارے بیوفائی کل تو مین نے

شرمگاہ وہلائی ہے (یعنی تیری رسوائی کو چھپایا ہے) اس کا قصہ اسطرح ہے کہ مغیرہ نے
بنی مالک کے تیرہ آدمی مار ڈالے تھے - اور بھاگ گیا تھا - اس سے بنی مالک مقتولین کے
لوگون مین اور احلاف مغیرہ کے لوگون مین بڑا جھگڑا اٹھہ کھڑا ہوا - مگر عروہ نے مقتولین کی
تیرہ دیتین اپنے پاس سے دے دین - اور اس جھگڑے کو رفع کرا دیا - مغیرہ اور عروہ
مین بڑی طول کلامی ہو گئی -

لیکن نبی صلعم نے عروہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا - اور اوس سے وہی سب باتین بیان
کین جو آپ نے بدیل سے کہی تھین - عروہ نے کہا محمدؐ کیا تیرے نزدیک یہ اچھی بات
ہے کہ تو اپنی قوم کا استیصال کر ڈالے - تو نے اپنے سے پہلے کسی عرب کو سنا ہے کہ اوسنے
اپنی ہی قوم کا استیصال کیا ہو -

اس وقت جب کہ عروہ نبی صلعم کے پاس تھا تو کن انکھیون سے دیکھتا جاتا تھا - اوس
نے دیکھا کہ رسول اللہ جب بینی پاک کر کے پھینکتے ہین - تو اوسے کوئی نہ کوئی اصحاب
مین سے اپنے ہاتھہ مین لے ہی لیتا ہے نیچے نہین گرنے دیتے اور اوسے کر اپنے
مُنہ کو اور اپنے بدن کو مل لیتے ہین - اور جب آپ کسی کام کو کہتے ہین تو لوگ نہایت ہی
تیزی سے اوس کی تعمیل کرتے ہین - اور جب آپ وضو کرتے ہین تو وضو کے مستعمل پانی
کے لینے پر لوگ لڑے مرتے ہین اور تعظیم کے سبب سے کوئی شخص آپ کے روبرو
نگاہ نہین اُٹھاتا ہے -

یہ دیکھکر جب عروہ لوٹا - تو اپنے لوگون مین گیا - تو اوسنے کہا بھائیو مین بارہا کسریٰ
قیصر اور نجاشی کے پاس گیا ہون واللہ مین نے کسی کو اپنے پادشاہ کی ایسی تعظیم کرتے
نہین دیکھا کہ جیسے محمدؐ کے اصحاب محمدؐ کی کرتے ہین - اور جو اوس نے دربار نبوی کا حال دیکھا

تھا اور جو رسول اللہ نے اوس سے کہا تھا وہ سب بیان کیا۔

۳۷ حلیس کا نبی صلعم کے پاس آنا اور قربانی دیکھہ کر لوٹ جانا اور پھر مکرز اور سہیل کا آنا۔

پھر قریش مین ایک اور شخص کنانہ کا جسکا نام حلیس بن علقمہ تھا اور احابیش کا سید تھا بولا کہ مین محمد کے پاس جاتا ہون۔ جب نبی صلعم نے اوسے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جو بُدن اور قربانی کے جانورون کی تعظیم کرتے ہین۔ قربانی کے جانور اسکے سامنے کردو۔ جب اوس نے قربانی کے جانورون کو دیکھا تو بغیر اسکے کہ نبی صلعم کے پاس آئے قریش کی طرف لوٹ گیا۔ اور اون سے جاکر کہا کہ مین نے ہدی کو دیکھا کہ اون کے گلون مین قلادہ پڑے ہوئے ہین ایسے لوگون کو روکنا ہرگز روا نہین ہے۔ قریش بولے بیٹھہ تو ایک اعرابی اور دیہاتی آدمی ہے ان باتون کو کیا سمجھتا ہے اوسنے کہا کہ ہم نے تمسے اس بات پر حلف نہین کیا ہے۔ کہ جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کے واسطے آئے اوسے ہم روک دین۔ واللہ یا تو تم محمد کو آنے دو۔ اور بیت اللہ کی زیارت کرنے دو نہین تو مین اپنے احابیش کو پکارتا ہون وہ سب کے سب یک جان و دو قالب ہوکر میری تائید مین اُٹھہ کھڑے ہونگے۔ قریش بولے جب حلیس ذرا ٹھیر و ہم ذرا آپس مین مشورہ کرلین۔ اسی مین ایک اور شخص جسکا نام مکرز بن حفص تھا کھڑا ہوا۔ اور بولا مین محمد پاس جاتا ہون۔ اونہون نے کہا اچھا جاؤ۔ جب وہ نبی صلعم کو دور سے دکھائی دیا تو فرمایا۔ کہ یہ فاجر آدمی ہے۔ پھر وہ نبی صلعم سے آکر گفتگو کرنے لگا۔ وہ گفتگو کر ہی رہا تھا۔ کہ اسی مین سہیل بن عمرو قریش کی طرف سے نبی صلعم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ دیکھکر فرمایا کہ اب تمہارا کام سہولت کے ساتھہ درست ہوجائیگا

۳۸ رسول اللہ کا خراش کو اور پھر عثمان کو قریش کے پاس بھیجنا اور قریش کا خراش کے اونٹ کو مارنا اور عثمان کو قید کرلینا۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ قریش نے سہیل کو اوسوقت بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلعم عثمان

بن عفان کو قریش کے پاس بہیج چکے تہے - وہ کہتا ہے کہ جب عروہ بن مسعود قریش کی طرف لوٹ گیا - تو رسول اللہ صلعم نے خراش بن امیۃ الخزاعی کو قریش کے پاس ثعلب نام ایک اونٹ پر سوار کراکر بہیجا - اور اوسکے ہاتہہ پیغام کہلا بہیجا - مگر قریش نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹ دین - اور خراش کو چاہا - کہ مار ڈالین - لیکن احابیش بیچ مین آگئے - اور اونہون نے قریش کو اوسکے قتل سے منع کیا - اور چہڑا کر اوسے روانہ کر دیا -

جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - تو آپنے عمر سے کہا کہ تم مکہ جاؤ - حضرت عمر نے کہا کہ مکہ مین بنی عدی نہین ہین جو میری حمایت کرین - اور آپ جانتے ہین کہ قریش سے میری کیسی عداوت ہے - مجہے اندیشہ ہے کہ اگر مین جاؤن تو وہ مجہے مار ڈالین گے - آپ عثمان کو وہان بہیجدیجیے - اون کی وہان میری بہ نسبت زیادہ عزت ہے -

اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت عثمان کو وہان بہیجا - کہ قریش سے جاکر وہ آپ کا پیغام کہدین - حضرت عثمان گئے - اور ابان بن سعید بن العاص سے جاکر ملے - اور ابان نے اونہین پناہ دی - پہر عثمان ابو سفیان کے اور اور عظماے قریش کے پاس گئے - اور اون سے جاکر رسول اللہ کا پیغام بیان کر دیا - جب عثمان رسول اللہ کا پیغام پہونچا چکے تو اون سے قریش نے کہا - اگر تجہے بیت اللہ کے طواف کی ضرورت ہے تو تو طواف کرلے اونہون نے کہا مین اوس وقت تک طواف نکردن گا کہ نبی صلعم اوس کا طواف نہ کر لین - اس لئے قریش نے اونہین قید کیا - اور نبی صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ عثمان کو قریش نے مار ڈالا - آپنے فرمایا کہ ہم قریش سے اب بے لڑے نہین جائین گے - پہر لوگون کو بلا کر لڑائی کے لیے بیعت طلب کی - اور سب لوگون نے بجز ایک جد بن قیس کے ایک درخت سمرہ کے نیچے بیعت کی - اون مین جس نے سب سے اول بیعت کی اوسکا نام ابو سنان تہا اور بنی اسد سے تہا - پہر

خبر آئی کہ عثمان کو قریش نے قتل نہین کیا بلکہ صرف قید کر رکہا ہے۔

۳۹ رسول اللہ صلعم کی صلح قریش سے اور عہد نامہ کے شرائط۔

پہر قریش نے سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر بن لوی سے تہا نبی صلعم کی طرف بہیجا۔ کہ وہ نبی صلعم سے اس بات پر اگر مصالحت کرے۔ کہ آپ اس سال تو حدیبیہ سے بغیر مکہ جاے لوٹ جائین۔ چنانچہ سہیل نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ سے بہت گفتگو رہی۔ اور خوب جواب سوال ہوئے پہر اونمین صلح ہوگئی۔

پہر رسول اللہ صلعم نے علی بن ابی طالب کو بلایا۔ اور فرمایا لکہہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا یہ تو ہم نہین جانتے بلکہ یہ لکہو باسمک اللہم۔ حضرت علی نے لکہا باسمک اللہم۔

پہر رسول اللہ نے فرمایا لکہہ یہ وہ شرائط ہین جو محمد رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے کی ہین۔ سہیل نے کہا اگر ہم جانتے کہ آپ رسول اللہ ہین تو ہم آپ سے لڑتے ہی نہین اس لئے آپ رسول اللہ نہ لکہوائیے۔ بلکہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہوائیے۔ اسلئے رسول اللہ نے علی سے کہا۔ کہ رسول اللہ کا لفظ محو کر دو۔ علی نے کہا مین تو یہ لفظ کبہی محو نہ کرون گا اس واسطے رسول اللہ نے قلم لیا اور اگرچہ آپ لکہنا پڑہنا نہ جانتے تہے مگر رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبد اللہ (نہین بلکہ صرف ابن عبد اللہ) لکہدیا۔

اور علی سے فرمایا۔ کہ تجہے بہی ایسا ہی ایک معاملہ پیش آئے گا (اس سے لوگ وہ معاملہ مراد لیتے ہین جو حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان عہد نامہ لکہتے وقت خلیفہ کے لفظ کی نسبت گزرا تہا اور جسکا بیان آیندہ اپنے موقع پر آئے گا) پہر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہم دونون فریق نے اس بات پر صلح کی ہے کہ دس برس تک ہم دونون

مین لڑائی نہ ہوگی۔

اور جو کوئی قریش مین سے اپنے ولی کے اذن بغیر رسول اللہ کے پاس چلا آئے گا تو آپ اوسے قریش کو واپس دیدین گے۔ اور اگر کوئی رسول اللہ کے ساتھہ کے آدمیون مین سے قریش کے پاس چلا جائے گا تو وہ اوسے واپس نہ کرینگے۔

اور جو شخص چاہے گا کہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہو وہ رسول اللہ کے ساتھہ شریک ہو سکتا ہے اور جو شخص چاہے قریش کے عہد مین داخل ہو وہ قریش کے عہد مین داخل ہو سکتا ہے اس پر خزاعہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہوے اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہوے

اور رسول اللہ نے (قریش کی طرف سے) لکھوایا کہ رسول اللہ اس سال قریش کے یہان سے (بغیر بیت اللہ جائے) لوٹ جائین گے۔

اور سال آیندہ مین ہم الگ ہوجائین گے اور رسول اللہ اپنے اصحاب کو لیکر مکہ مین داخل ہونگے۔ اور تین دن وہان رہین گے۔ اور سوارون کے ہتیار صرف تلوارین ہون گی جو میان مین پڑی ہوئی رہین گی۔

ابو جندل کا مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آنا اور عہد نامہ کے موافق سہیل کو اوسکا واپس دیا جانا اور عہد نامہ کا اختتام

یہان یہ شرائط لکھی ہی جارہی تہین۔ اور رسول اللہ صلعم یہ عہد نامہ لکھوا ہی رہے تہے کہ ابو جندل ابن سہیل بن عمر و بیڑیاں اور زنجیرون مین بندہا ہوا آیا۔ جو بہاگ کر رسول اللہ صلعم کی طرف چلا آیا تہا۔ اور جو خواب رسول اللہ صلعم نے دیکہا تہا اوس سے تمام اصحاب کو خیال ہوگیا تہا کہ اونکی فتح ہوگی اور اس مین اونکو کچہہ شک باقی نہین رہا تہا۔ جب اونہون نے دیکہا کہ صلح ہوئی۔ اور فتح نہین ہوئی تو اون کو یہ بات نہایت گران گزری اور ہلاک ہونے کے قریب ہوگئے۔

جب سہیل نے اپنے بیٹے ابو جندل کو دیکہا تو اوسے لے لیا۔ اور بولا۔ کہ محمد میرے

اور تمہارے درمیان مین اس کے آنے سے پیشتر قضیہ فیصل ہو چکا ہے اور عہدنامہ ٹھیر چکا ہے (کہ جو کوئی قریش کا آدمی اپنے ولی کے بلا اون آسے گا اوسے واپس دیدینگے) فرمایا تو سچ کہتا ہے - اور سہیل نے اوسے قریش کی طرف لیجانے کے واسطے پکڑا - ابوجندل چلایا یا معشر المسلمین - مجھے مشرکین کی طرف لیجانے دیتے ہو کہ وہ مجھے میرے دین سے پھیر دین - اور میرے ساتھ فتنہ برپا کرین ایک تو مسلمان صلح نامہ سے دل شکستہ ہو رہے تھے اور اب اوس سے مسلمان لوگون مین اور بھی جوش پیدا ہوا -

رسول اللہ نے ابوجندل سے کہا - کہ تو صبر کر اور خدا تعالیٰ سے اجر کا امیدوار رہو - اللہ تعالیٰ تیرے لئے اور اور جو کمزور مسلمان تیرے ساتھ ہین اونکے لئے کوئی سبیل بہتری کی ضرور پیدا کرے گا - ہم نے تو اِس بھید نیے کا قریش سے اقرار کیا ہے ہم اون سے اپنے عہد کے خلاف نہین کرینگے -

ابن اسحاق کہتا ہے کہ عمر بن الخطاب یہ دیکھکر اوٹھے - اور ابوجندل کے ساتھ ساتھ چلدیئے اور اوس سے کہنے لگے - کہ صبر کر اور خدا سے اجر کی امید رکھہ - یہ لوگ مشرکین ہین - ان مین سے کسی کا خون کر دینا کتّے کے خون سے زیادہ نہین ہے - اور اپنی تلوار اوسکے پاس کو کی - اس خیال سے کہ وہ تلوار کو لے اور اپنے باپ کو اوس سے مار ڈالے - مگر ابن اسحاق کہتا ہے کہ اوس نے اپنے باپ کے قتل سے جی چرایا - اور اوسے قتل نہ کیا -

پھر صلح نامہ پر مسلمانون کی طرف سے کتنے ہی آدمیون کی شہادت لکھی گئی - جنمین ابوبکر و عمر عبدالرحمن بن عوف وغیرہ تھے اور مشرکین کی طرف سے کئی لوگونکے دستخط ہوے -

۱۴۱ رسول اللہ اور مسلمانون کا قربانی کرنا اور بال منڈوانا اور اس صلح کے عمدہ نتایج -

پھر جب رسول اللہ صلعم اِس قضیہ سے فارغ ہو گئے - تو آپ نے مسلمانون کی طرف مخاطب

ہو کر کہا۔ اُٹھو۔ اور قربانی کرو۔ اور سر منڈاؤ۔ مگر کسی نے اس حکم کی تعمیل کے لئے حرکت نہ کی
اس لئے رسول اللہ نے یہ بات کئی مرتبہ کہی۔ لیکن جب کوئی حکم کی تعمیل کے لئے نہ اُٹھا۔
تو آپ آزردہ خاطر ہو کر اپنے مکان مین بی بی ام سلمہ کے پاس گئے۔ اور اون سے جا کر
اسکا ذکر کیا۔ اونہون نے (ایک نہایت دانائی کی تدبیر بتائی اور) کہا یا نبی اللہ آپ باہر جائیے
اور کسی سے کچھ نہ کہئے۔ اور خود اپنے بدنون کو قربان کر دیجئے۔ اور اپنے بال منڈوا ڈالیے
چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔

جب مسلمانون نے دیکھا کہ آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے تو سب اُٹھے اور
قربانیان ذبح کین اور بال منڈوا ڈالے اور ایسے جوش مین بہرے کہ جلدی مین ازدحام کے
سبب ایک دوسرا ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا۔

پہر اس صلح کے نتائج ایسے اچہے ہوے۔ کہ اسلام مین اس سے پیشتر جتنی فتحین ہوئی
تہین اون مین سے کوئی فتح اس کے برابر مفید نہین ہوئی تہی۔ اس سے مخلوق امن چین
سے ہو گئی۔ اور ان دو سال آیندہ مین اتنے مسلمان ہوے کہ اب تک اس قدر لوگ
مسلمان نہین ہوے تہے۔ بلکہ اس سے کہین زیادہ لوگ مسلمان ہو گئے۔

۴۲ ابو بصیر کا مسلمان ہو کر مدینہ آنا اور قریش کے طلب کرنے پر بہاگنا اور ساحل بحر پر مسلمانان مکہ کو جمع کر کے قزاقی کا پیشہ کرنا اور قریش کی تحریک پر نبی صلعم کے پاس چلا آنا۔

پہر جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہو کر مدینہ تشریف لائے۔ تو ایک شخص ابو بصیر عتبہ بن اسید بن جاریۃ الثقفی
آپ کے پاس آیا جو مسلمان ہو گیا تہا اور اون لوگون مین سے تہا کہ جنہین قریش نے محبوس کر لیا
تہا۔ جب قریش کو معلوم ہوا۔ کہ وہ رسول اللہ کے پاس آیا۔ تو ازہر بن عبد عوف اور اخنس بن
شریق نے رسول اللہ کے پاس اپنی طرف سے بنی عامر بن لوی کے ایک آدمی کے ہاتہ

ایک خط بھیجا اور اوس کے ساتھ اپنے ایک مولیٰ کو بھی کر دیا۔ اور ابو بصیر کو عہد نامہ کے بموجب واپس طلب کیا۔

رسول اللہ نے ابو بصیر سے کہا۔ تجھے معلوم ہے کہ ہم اون لوگون سے عہد کر چکے ہین اور ہمارے دین مین خلاف عہد کوئی کام کرنا روا نہین ہے۔ تو ان دونون آدمیون کے ساتھ جو تیرے لینے کو آئے ہین ذی الحلیفہ تک (جہان تک کہ ہمارا علاقہ ہے) چلا جا۔ (اسپر ابو بصیر اونکے ساتھ ذی الحلیفہ کو چلا گیا) اور وہان جا کر وہ سب لوگ آرام کے لئے بیٹھے۔ اور ابو بصیر نے اِن دونون مین سے ایک کی تلوار لے لی۔ اور اوس سے اوسے مار ڈالا۔ اور دوسرا جو مولیٰ تھا اوسکے ہاتھ سے بچ گیا۔ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس بسرعت تمام بھاگ آیا۔ اور آپ سے یہ حال بیان کر دیا۔ کہ ابو بصیر نے میرے ساتھی کو مار ڈالا ہے۔

پھر ابو بصیر بھی رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنا عہد پورا کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے اون لوگون سے بچا دیا ہے۔ رسول اللہ نے کہا ابو بصیر تو آتش جنگ کو مشتعل کرنے والا ہے۔ اگر اوس مقتول کے کوئی اور آدمی ہوتے تو کیا نتیجہ ہوگا جب ابو بصیر نے آپ کا یہ کلام سُنا تو وہ جان گیا کہ آپ اوسے قریش کی طرف پھر واپس کر دین گے اِس لیئے ابو بصیر وہان سے بھاگا۔ اور سیدھا بھاگ کر ساحل بحر پر ذوالمروہ کے اطراف مین جا کر رہنے لگا جہان سے قریش کے قافلے شام کو آیا جایا کرتے تھے۔

جب ابو بصیر کا حال مکہ کے اون مسلمانون نے سنا جو وہان رہتے تھے تو وہ لوگ بھی ابو بصیر کے پاس چلے گئے۔ جنمین ابو جندل بھی تھا۔ اور رفتہ رفتہ کوئی ستر آدمی اوسکے پاس جمع ہو گئے۔ اور قریش کے قافلے جو اودھر سے ہو کر گزرتے اونہین لوٹنے اور تنگ کرنے لگے۔

جب قریش نے یہ کیفیت دیکھی - اور اون سے نہایت تنگ ہو گئے تو اونھون نے رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام کئے اور آپ کو اللہ کے واسطے دلائے اور صلہ رحم کی درخواست کی کہ مسلمانون کو کسی طرح روکین اور لوٹ کھسوٹ سے منع کرین - تب رسول اللہ نے اونہین کہلا بہیجا کہ جو شخص ہمارے پاس چلا آئے گا اوسکو امن دی جائے گی (اور قریش کے پاس نہین بہیجا جائے گا) اسلئے وہ لوگ آپ پاس چلے آئے اور آپ نے اونہین اپنے پاس رکھ لیا -

۳۴ رسول اللہ کا مسلمان عورتون کو کفار کو نہ دینا اور مشرکون اور مسلمانون کے نکاح کی حلت و حرمت

اسی سنہ ہجری مین سورہ فتح بہی نازل ہوئی ہے اور چند مسلمان عورتین بہی ہجرت کر کے رسول اللہ کے پاس آئی تہین - اون مین ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بہی تہی - اس واسطے اوس کے بہائی عمارہ اور ولید دونون اوسکے مانگنے کے واسطے آئے مگر جب اللہ تعالی کے یہان سے اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی یَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ط اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ط فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ط وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ ط وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ط مسلمانو جب تمہارے پاس عورتین ہجرت کر کے آیا کرین تو تم اونکے ایمان کی جانچ کر لیا کرو یون تو اونکے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے - تاہم جانچ کر لینا ضرور ہے - سو اگر جانچنے سے تم اونکو سمجھو کہ مسلمان ہین تو اونکو کافرون کی طرف واپس نہ کرو - نہ تو یہ عورتین کافرون کو حلال ہین اور نہ کافران عورتون کو حلال - اور جو کچھہ کافرون نے ان پر خرچ کیا ہے وہ اون کافرون کو ادا کردو - اور اسمین بہی تم پر کچھہ گناہ نہین کہ اون عورتون کو اونکے مہر دے کر تم خود نکاح کرلو - اور اون کافر

عورتون کے ناموس پر قبضہ نرکہو جو تمہارے نکاح مین ہون اور جو تم نے اون پر خرچ کیا ہو وہ کافرون سے مانگ لو اور جو اونہون نے اپنی عورتون پر خرچ کیا ہے وہ اپنا خرچ کیا ہوا تم سے مانگ لین) تو رسول اللہ نے کسی عورت کو مکہ کو واپس نہین کیا - اور حضرت عمر بن الخطاب نے اپنی دو عورتون کو طلاق دیدی یہ دونون مشرک تہین - اون مین سے ایک کا نام ام کلثوم بنت عمرو بن جرول تہا اوس سے ابوجہم بن حذیفہ بن غانم نے نکاح کرلیا - اور دوسری کا نام قریبہ بنت ابی امیہ تہا -

۴۴ سریہ عکاشہ و محمد بن مسلمہ و ابو عبیدۃ بن الجراح

اسی سنہ ۶ ہجری مین کتنے ہی سریہ اور غزوات بہی ہوے ہین -

جن مین سے ایک سریہ عکاشہ بن محصن کا ہے - جو چالیس آدمیون کے ساتھ غمر کو گیا تہا - مگر چونکہ وہان کے لوگون کو خبر ہوگئی - وہ بہاگ گئے - لیکن جب طلائع لشکر نے اونکے پیچہے دوڑ لگائی تو دو سو اونٹ اونہین مل گئے - انہین کو وہ پکڑ کر مدینہ لے آئے - یہ واقعہ ربیع الاخر کے مہینے کا ہے -

انہین سرایا مین سے ایک سریہ محمد بن مسلمہ کا ہے - جسے رسول اللہ صلعم نے دس سوار دیکر ربیع الاول کے مہینے مین بنی ثعلبہ بن سعد پر بہیجا تہا - مگر دشمن ایک کمین مین چہپ رہے اور یہ لوگ غافل ہوکر ایک مقام پر سب سو گئے - پہر اونہون نے نکلکر اوسکے سب ہمراہیون کو قتل کردیا صرف محمد بن مسلمہ بچ گیا اور وہ بہی زخمی ہوکر -

انہین مین ایک ابو عبیدۃ بن الجراح کا سریہ ہے - جو ذی القصہ کی طرف ماہ ربیع الاخر مین چالیس آدمیون کے ساتھ گئے تہے - مگر ذی القصہ کے لوگ اونکی خبر پاکر بہاگ گئے - اور مسلمان اونکے اونٹ پکڑ لائے - اور ایک شخص جو گرفتار ہوگیا تہا مسلمان ہوگیا - اس واسطے

رسول اللہ صلعم سنے اوسے چھوڑ دیا۔

۴۵ زید بن حارثہ کے سریہ اور بنی خبیب کے مسلمانون کا مال واسباب واپس کرنا۔

انہین مین ایک سریہ زید بن حارثہ کا جموم پر ہے۔ جہان اونہین قبلیہ مزنیہ کی ایک عورت ملی جسکا نام حلیمہ تہا۔ اوسنے مخبری کر کے بنی سلیم کا ایک مقام زید کو ایسا بتا دیا۔ کہ جہان سے انہین بہت اونٹ اور بکریان مل گئین۔ اور وہ اوسکے شوہر کو بہی رات مین پکڑ لائے۔ لیکن رسول اللہ صلعم نے اوس عورت کو اور نیز اوسکے شوہر کو چہوڑ دیا۔

اور ایسے ہی ایک سریہ زید کا عیص پر ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے۔ اسمین اونہون نے ابو العیص بن الربیع کا مال واسباب چہین لیا تہا۔ اور ابو العیص مدینہ آکر زینب بنت النبی صلعم کے پاس پناہ گیر ہوا تہا جسکا ذکر غزوہ بدر مین اوپر ہو چکا ہے۔

ایسے ہی زید کا ایک اور سریہ بہی ہے جسمین وہ ثعلبہ پر پندرہ آدمیون سے جمادی الآخری مین گئے تہے مگر اون مین سے وہ لوگ بہاگ گئے۔ اور زید اونکے بیس اونٹ پکڑ لائے۔

اسی ماہ جمادی الاخرہ مین زید بن حارثہ نے حسمی پر ایک سریہ کیا ہے۔ اوسکا سبب اسطرح ہوا تہا۔ کہ رفاعۃ بن زید الجذامی جو بطن ضبی سے تہا نبی صلعم کے پاس صلح حدیبیہ مین آیا تہا اور رسول اللہ صلعم کو مدینہ مین ایک غلام دیا تہا وہ مسلمان ہو گیا۔ اور اسلام مین بہت پکا نکلا۔ پہر رسول اللہ صلعم نے اوس کی قوم کے لوگون کو ایک خط لکہا اور اونہین اسلام کی طرف بلایا۔ وہ بہی مسلمان ہو گئے پہر وہ حرۃ الرجلاء کو چلے گئے۔

اسی زمانہ مین دحیہ بن خلیفہ الکلبی جسے رسول اللہ صلعم نے قیصر روم کے پاس سفارت پر بہیجا تہا وہ قیصر کے پاس سے شام کے ملک مین ہو کر واپس آ رہا تہا۔ جب وہ سرزمین جذام

مین پہونچا - تو ہنید بن عوص اور اوسکا بیٹا عوص الہنید الضلیعی جو جذام کا ایک بطن ہے اوپر
چڑہ دوڑے - اور جو کچھہ مال و اسباب اوسکے پاس تہا وہ سب چہین لیا -

جب یہ خبر بنی خنیب کو پہونچی جو رفاعہ کی قوم کے آدمی تہے اور مسلمان ہو گئے تہے تو
وہ اکٹھے ہو کر ہنید پر اور اوسکے بیٹے عوص پر حملہ آور ہوے اور اون سے لڑے - اور بنی
خنیب کی فتح ہوئی - اور جسقدر اونہون نے دحیہ کا مال و اسباب لیا تہا وہ سب اونہون نے
ہنید سے چہین لیا - اور دحیہ کو وہ سب لیکر دیدیا - پہر دحیہ وہان سے نبی صلعم کے پاس آیا
اور یہ سب حال آپ سے عرض کر دیا -

اس واسطے رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر دیکر اونکی طرف زید بن حارثہ کو بہیجا اور اون لوگون نے فضافض
پر تاخت کی اور جو مال وہان پایا اوسے جمع کیا - اور ہنید اور اوسکے بیٹے کو قتل کر ڈالا -

جب یہ خبر بنی خنیب کو پہونچی - جو رفاعہ بن زید کے لوگ تہے - تو اون مین کے کچھہ
لوگ زید بن حارثہ کے پاس آئے اور کہا ہم تو مسلمان ہین - ہمین تم نے کیونکر لوٹا - زید نے
کہا اگر تم مسلمان ہو تو ام الکتاب قرآن شریف کو پڑہ کر سناؤ - اون مین سے حسان بن ملہ
نے قرآن پڑہ کر سنایا - زید نے جب قرآن اون سے سن لیا - تو حکم دیا کہ لشکر مین منادی
کر دین کہ جو کچھہ ہمنے اون لوگون سے لیا ہے جہان سے یہ لوگ آئے ہین وہ ہم پر
حرام ہے - اور یہ بہی ارادہ کیا کہ جو اونکے قیدی ہین وہ اونہین واپس کر دیے جائین - مگر
اسی مین زید کے ہمراہیون مین سے بعض نے یہ راے دی کہ احتیاط کرنا چاہیے کہین کچہہ
یہ لوگ ہمین دہوکا نہ دیتے ہون - اس لئے زید نے تسلیم سبایا مین توقف کیا اور کہا - کہ اونکا
واپس کرنا اللہ تعالی کے حکم پر منحصر ہے (یعنی جب رسول اللہ حکم دین گے تو وہ واپس
کیے جائین گے) مگر لشکر کو حکم دیدیا کہ وہ بنی خنیب کی وادی مین نہ جائین -

اِس پر جذامیون کے سوار رفاعہ بن زید کے پاس گئے جو اِسوقت کراع ربہ مین تہا - اور اوسے اِس وقت تک اسکا کچھہ حال معلوم نہ تہا - اور اوس سے جا کر کہا - کہ تو تو یہان بیٹہا ہوا بکریون کا دودہ دوہ رہا اور چین کر رہا ہے - اور وہان جذام کی عورتین قید ہوگئی ہین - تجھے اوس خط سے بڑا دہوکا ہوا جو تیرے پاس آیا ہے - تو اوسی پر پہولا بیٹہا ہے -

جب رفاعہ نے یہ حال سُنا تو وہ اپنی قوم کے کچھہ آدمی لیکر مدینہ آیا - اور رسول اللہ صلعم کا خط آپ کے روبرو پیش کیا - آپ نے فرمایا مین اور تو سب کچھہ تلافی کرسکتا ہون مگر جو لوگ مارے گئے اونکی نسبت کیا کیا جائے - بنی جنیب بولے کہ جو لوگ زندہ ہین وہ لوگ ہمارے پاس ہین اور جو مارے گئے وہ ہمارے قدمون کے نیچے ہین یعنی انہین ہم نہین مانگتے اور اُنکی نسبت کچھہ بحث نہین کرتے جو ہونا تہا ہوگیا اون پر کسی کا چارہ نہین ہے) رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا - اور علی بن ابی طالب کو زید بن حارثہ کے پاس اُنکی ساتہہ بہیجا زید بن حارثہ نے اونکا تمام مال اونکو واپس دیدیا - یہانتک کہ جو کسی عورت کا نمدہ کجاوہ کے نیچے تہا وہ بھی نکالکر اونکے حوالہ کردیا - اور قیدی بھی سب چھوڑ دیے -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید بن حارثہ کا ماہ رجب مین وادی القریٰ کی طرف ہوا ہے -

۷۶ عبدالرحمن بن عوف کا سریہ دومۃ الجندل پر

انہین سرایا مین سے ایک سریہ عبدالرحمن بن عوف کا دومۃ الجندل کی طرف ہے - جو شعبان مین ہوا تہا - وہان کے لوگ مسلمان ہوگئے اور عبدالرحمن نے تماضر بنت الاصبغ سے جو اونکا رئیس تہا نکاح کیا - یہی عورت ابو سلمہ کی مان تہی -

۷۷ سریہ علی بن ابی طالب فدک پر

انہین سرایا مین سے علی بن ابی طالب کا فدک پر ماہ شعبان مین سریہ ہوا ہے وہ سو آدمی لے گئے تہے - اور اِسکی وجہ یہ ہوئی تہی - کہ رسول اللہ صلعم کو یہ خبر ملی تہی کہ بنی سعد کا ایک حی اکٹہا ہوا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ خیبر والون کی مدد کرین

علی نے اون کے ایک جاسوس کو پکڑ لیا - اوس نے اونہین خبر دی کہ یہ حی خیبر والون کی طرف گیا ہے اور اون سے کہا ہے کہ ہم تمہاری اس شرط پر مدد کرین گے کہ خیبر کے میوہ جات کچھہ ہمین دو-

۴۸ زید بن حارثہ کا یا ابوبکر کا سریہ بنی فزارہ پر اور بدر کے بوستے کے عوض مسلمانان مکہ کا چھڑانا

اور انہین سرایا مین سے ایک سریہ زید بن حارثہ کا ام قرفہ پر ماہ رمضان مین ہوا ہے جو ایک بڑی بوڑہی عورت تہی - زید یہان سے گئے - اور وادی القری مین پہونچکر بنی فزارہ سے اونکا مقابلہ ہوا - مگر وہان اونکے ہمراہی مارے گئے - اور زید بہی مقتولین کے درمیان نہایت زخمی ہوکر گر گئے اور اونہین سے نکل کر آئے -

اس پر زید نے قسم کہائی کہ جنابت کا غسل اوس وقت تک نہ کرونگا (یعنی بی بی کے پاس اوس وقت تک نہ جاؤنگا) جب تک کہ بنی فزارہ پر غزا نہ کرون - اس واسطے رسول اللہ صلعم نے اونہین بنی فزارہ کی طرف بہیجا - اور فریقین کا وادی القری مین مقابلہ ہوا - زید نے اونکے بہت آدمی مارے اور پکڑے اور اُم قرفہ کو بہی اسیر کیا - اوسکا نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر تہا اور وہ بہت بوڑہی عورت تہی اور اوسکے ایک بیٹی بہی تہی - زید نے اس ام قرفہ کو دو اونٹون کے درمیان باندہ دیا جس سے اوسکے چیر کر دو ٹکڑے ہوگئے - پہر زید اوسکی بیٹی کو لیکر نبی صلعم کے پاس چلے آئے - اس کی بیٹی سلمہ بن الاکوع کے حصّہ مین آئی تہی - رسول اللہ نے اوس سے اوسے مانگ لیا - اور حزن بن ابی وہب کے پاس اوسے بہیجدیا - پہر اسکے پیٹ سے عبداللہ بن حزن پیدا ہوا -

مگر سلمہ بن الاکوع اس سریہ مین ابوبکر کو سردار بتاتا ہے - اوس سے جو روایت آئی ہے وہ اس طرح ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلعم نے ہم پر ابوبکر کو امیر بنایا - اور ہم بنی فزارہ پر چڑہکر گئے

اور نماز صبح کے وقت اون پر پہونچے - اور انہیں لوٹنا شروع کردیا - اور مین نے کتنے ہی آدمیون
کو اون مین سے پکڑ لیا - اور لیکر ابو بکر کے پاس آیا - اونہین بنی فزارہ کی ایک عورت تھی اور
اوسکی بیٹی بھی اوسکے ساتھ تھی جو عربون مین ایک نہایت خوبصورت لڑکی تھی - ابو بکر نے
وہ لڑکی مجھہ کو عطا کردی - جب مین مدینہ کو آیا تو نبی صلعم مجھے سوق مدینہ مین ملے - اور مجھہ سے
کہا ابو سلمہ اللہ کے واسطے یہ عورت تو مجھے دیدے - سلمہ کہتا ہے مین نے رسول اللہ
سے عرض کیا - یارسول اللہ مجھے اوسکا حسن بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور مین نے ابھی اُسے
چھوا تک بھی نہیں ہے - رسول اللہ خاموش ہو کر چلے گئے - جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے
پھر وہی فرمایا - مین نے وہ عورت آپ کو دیدی آپ نے اوسے مکہ کو بھیجدیا - اور جو مسلمان
قیدی مکہ مین تھے وہ اوسکے عوض مین چھڑا لئے -

۹۴ سریہ کرز اور عمر بن الخطاب کا جمیلہ سے نکاح اور طلاق اور نماز استسقا -

انہیں سرایا مین سے ایک سریہ کرز بن جابر الفہری کا عرنیین کیطرف ہے جنہون
نے نبی صلعم کے راعی کو مار ڈالا تھا - اور آپ کے اونٹ
نکال لے گئے تھے - یہ سریہ ماہ شوال مین بیس سوارون سے ہوا تھا -

اِسی سال مین عمر بن الخطاب نے جمیلہ بنت ثابت بن افلح عاصم کی بہن سے نکاح کیا تھا
اوسکے بطن سے حضرت عمر کا بیٹا عاصم پیدا ہوا - پھر آپ نے اوسے طلاق دیدی - اور یزید
بن حارثہ نے اوس سے نکاح کرلیا - یزید کا بیٹا اوسکے پیٹ سے عبدالرحمن بن یزید پیدا ہوا
جو عاصم کا مادر زاد بھائی تھا -

اِسی سال عرب مین ایک سخت قحط پڑا تھا - اور لوگون کو اوس سے سخت تکلیف ہوئی
تھی - اور رسول اللہ صلعم ماہ رمضان مین لوگون کو لیکر نماز استسقا کے واسطے تشریف
لے گئے تھے -

رسول اللہ صلعم کا پادشاہان اطراف کو خطوط لکھنا

۵۰ شاہان اطراف کے پاس رسول اللہ کا قاصدون کو بھیجنا اسی سال رسول اللہ صلعم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی وغیرہ پادشاہان اطراف کے پاس قاصد بھیجے تھے - ان مین سے حاطب بن بلتعہ کو مقوقس کی طرف مصر کو بھیجا تھا اور شجاعؓ بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی شمر الغسانی کی طرف اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور ایسے ہی سلیطؓ بن عمرو العامری کو ہوذہ بن علی الحنفی کی طرف روانہ کیا تھا - اور عبداللہ بن حذافہ کو کسریٰ کے پاس بھیجا تھا - اور عمرو بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس اور علاؓ بن الحضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس جو عبدالقیس سے تھا روانہ فرمایا تھا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ قاصد سنہ ہجری مین آپ نے بھیجے ہین - واللہ اعلم

۵۱ مقوقس کا رسول اللہ کے فرمان کا اعزاز کرنا ان مین سے مقوقس والی مصر نے نبی صلعم کے نوشتہ کا بخوبی اکرام کیا اور خدمت نبوی مین (اور تحفون کے ساتھ) چار لونڈیان بھی روانہ کین - جنمین سے ایک بی بی ماریہ قبطیہ تہین جو رسول اللہ صلعم کے فرزند ابراہیم کی ماں تہین (اور ایک شیرین تھی جو حسان بن ثابت کو رسول اللہ نے دیدی تھی -)

۵۲ ہرقل کا نبی صلعم کے خط کا اعزاز کرنا اور بطارقہ سے اتباع کو کہنا اور دحیہ کا ضغاطر کے پاس جانا - اور اوس کا قتل اور ہرقل کا ابوسفیان سے رسول اللہ کا حال پوچھنا اور نبوت کی تصدیق کرنا رہا قیصر جس کا نام ہرقل تھا سو اوس نے بھی رسول اللہ کے خط کا خوب اعزاز کیا - اور اوسے اپنی رانون اور کولہ کے درمیان رکھہ لیا - اور رومیہ مین ایک شخص کو جو کتب مقدس پڑہا ہوا تھا ایک خط بھیجکر رسول اللہ کا حال دریافت کیا - اس رومیہ والے نے ہرقل کو لکھا - کہ یہ وہ ہی نبی ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہین - اسکی نبوت مین کوئی شک نہین ہے - تجھے چاہیے کہ تو اوسکا اتباع کر اور اوسکی نبوت کی تصدیق کر

اسواسطے ہرقل نے اون روم کے بطارقہ کو جمع کیا جو اوسکے قصر مین رہتے تہے۔ اور جہان مکان مین جمع کیا تہا اوسکے دروازے بند کرادئے۔ پہر آپ اپنے محل سراسے ایک کہڑکی مین آیا۔ اور اون سے اونچا دور بیٹھا۔ تاکہ اوس پر کسی کی دسترس نہو اوسے اپنی جان کا خوف تہا۔

اور اون سے کہا مجھے اس شخص (عربی) نے ایک خط بہیجا ہے۔ اور مجھے اپنے دین کی دعوت کرتا ہے۔ مین جانتا ہون کہ وہ وہی نبی ہے جسکا ذکر ہماری کتابون مین لکھا ہوا ہے کہ وہ آیندہ زمانہ مین پیدا ہوگا۔ آؤ ہم سب اوس کی تصدیق اور اوسکا اتباع کرین۔ جس سے ہماری دنیا بہی اچہی رہے اور آخرت بہی اچہی ہوجائے۔ یہ سنتے ہی اون سب نے ایک دم سے غل مچادیا۔ اور سب وہان سے اٹہہ کر دروازون کیطرف بہاگے۔ کہ باہر نکل جائین۔ مگر ہرقل نے فوراً اپنی بات پلٹ دی۔ اور کہا کہ انہین میرے پاس لاؤ۔ اوسے اپنی جان کا خوف ہوا اونہین بلاکر کہا۔ کہ مین نے یہ بات تمسے اس لئے کہی تہی۔ کہ دیکہون تم اپنے دین مین کیسے مضبوط ہو۔ اس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ جیسا مین چاہتا تہا تم ویسے ہی نکلے۔ ہرقل کی یہ بات سنکر سب نے اوسے سجدہ کیا۔ اور پہر ہرقل اپنے مکان مین چلا گیا۔

اور دحیہ سے بلاکر کہا مین جانتا ہون کہ محمدؐ نبی مرسل ہین۔ لیکن مجھے رومیون سے اپنی جان کا خوف ہے اگر مجھے یہ خوف نہوتا تو مین اونکا اتباع کرتا۔ تو ضغاطر کے پاس جو روم کا اسقف اعظم ہے جا اور اوس سے محمدؐ کا حال بیان کر دیکہہ وہ اوس کی نسبت کیا کہتا ہے۔

اس واسطے دحیہ ضغاطر کے پاس گیا۔ اور اوس سے رسول اللہ صلعم کا سب حال بیان کیا۔ ضغاطر نے کہا یہ شخص تو نبی مرسل ہے ہم نے اسکی صفت لکہی ہوئی دیکہی ہے۔

اور ہماری کتاب مین اوس کا ذکر ہے - پہر اپنا عصا لیا - اور رومیون کے سامنے گیا - وہ ایک کنیسہ مین اسوقت جمع تہے - پہر اوسنے کہا یا معشر روم ہمارے پاس احمدؐ کے پاس سے ایک نوشتہ آیا ہے - اوس مین ہمین اللہ کی طرف بلاتا ہے اور مین تو یہ کلمہ پڑہتا ہون اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ دحیہ کہتا ہے کہ اِسکے سنتے ہی سب لوگ اوسپر جہپٹ پڑے اور اوسے قتل کر ڈالا -

پہر دحیہ لوٹ کر ہرقل کے پاس آیا - اور اوسے یہ سب حال سنایا - ہرقل نے کہا دیکہہ مین اسی بات کا تو اندیشہ کرتا تہا - ہمین اپنی جانون کا خوف ہے -

اور قیصر نے رومیون سے کہا - کہ ہم اسے جزیہ دین اور اِسکے خراج گزار بنجائین - مگر رومیون نے اسے نہ مانا - پہر اوس نے کہا کہ اچہا سوریہ کی سرزمین یعنی شام کا علاقہ ہم اوسے دیدین - اور اوس سے صلح کر لین - مگر اس سے بہی اونہون نے انکار کیا -

اور قیصر نے ابوسفیان کو اپنے پاس بلایا جو صلح حدیبیہ کی وجہ سے شام کو تجارت کے واسطے چلا گیا تہا - جب وہ اوسکے پاس گیا - اور اوسکے ساتہہ اور بہی قریش کے کچہہ آدمی گئے تو اونہین ہرقل نے ابوسفیان کے پیچہے بٹہلایا اور اون سے کہا کہ مین ابوسفیان سے کچہہ باتین پوچہتا ہون اگر وہ جہوٹ بولے تو تم مجہسے بتا دینا (اور پیچہے اس لئے بٹہایا تہا کہ آنکہون کے سامنے اگر ہون گے تو وہ ابوسفیان کی جہوٹ بات کو جہوٹ نہ کہہ سکینگے) ابوسفیان کہتا ہے کہ مجہے محمدؐ سے ایسی عداوت تہی کہ اگر میری جہوٹ کی لوگ گرفت نہ کرتے اور مجہے جہوٹا مشہور ہونے کا خوف نہوتا تو مین ضرور جہوٹ بولتا -

پہر قیصر نے اوس سے محمد صلعم کا حال پوچہا - ابوسفیان کہتا ہے کہ مین نے اون کو تحقیر کے ساتہہ یاد کیا - مگر اوس نے میری بات پر کچہہ التفات نہ کیا - بلکہ پوچہا کہ اوسکا نسب

تمہاری قوم مین کیسا ہے۔ مین نے کہا کہ وہ ہم مین نسب کا شریف ہے۔ پہر ہرقل نے کہا کہ کیا کوئی اوسکے خاندان مین پہلے بہی ایسا شخص گزرا ہے جو ایسی باتین کہتا ہو۔ مین نے کہا نہین ایسا تو کوئی شخص پہلے نہین گزرا ہے۔ پہر اوس نے پوچہا کہ کیا وہ بادشاہ تہا اور تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے۔ مین نے کہا نہین۔ پہر اوس نے پوچہا کہ کون لوگ اوسکا اتباع کرتے ہین۔ مین نے کہا ضعفا اور مساکین اور نوجوان۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ جو لوگ اوس کا اتباع کرتے ہین وہ اوس سے محبت کرتے اور اوسکے پیرو رہتے ہین۔ یا اوسے چہوڑ دیتے اور نکل بہاگتے ہین۔ مین نے کہا کوئی شخص ایسا نہین جو اسکا متبع ہوا ہو اور پہر اوسے چہوڑ بہاگا ہو۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ تمہارے اور اوس سے جو لڑائی ہوتی ہے اوسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے مین نے کہا کبہی وہ غالب رہتا ہے اور کبہی ہم اوس پر غالب رہتے ہین۔ پہر پوچہا۔ کیا وہ دہوکا بہی دیتا اور عہد شکنی بہی کرتا ہے یا نہین۔ ابوسفیان نے کہا کہ مین نے یہانتک کسی جواب مین کچہہ لگاوٹ کی بات نہ کہی تہی۔ مگر یہان مین نے یہ کہدیا کہ اوس نے ہم سے اب تک تو خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے۔ اور آج کل ہماری اوس سے صلح ہے۔ مگر ہمین آیندہ کو اوس سے اطمینان نہین ہے تعجب نہین کہ خلاف عہد کرے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس پر اوسنے کچہہ التفات نہ کیا۔

ابوسفیان کہتا ہے کہ پہر ہرقل نے مجہہ سے کہا۔ مین نے تجہہ سے اوس شخص کا نسب پوچہا تو تو نے کہا کہ وہ نسب کا شریف ہے تو انبیا ایسے ہی ہوا کرتے ہین۔ اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ کیا کسی نے اوس کے خاندان مین پہلے بہی ایسا دعوے کیا ہے کہ وہ بہی اوسی کی تقلید کرتا ہو تو تو نے کہا۔ کہ کسی نے ایسا دعوی نہین کیا۔ اور مین نے پوچہا کہ کیا تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے کہ اس پیرایہ مین وہ اپنا گیا ہوا ملک پہر حاصل کرنا چاہتا ہو

تو تو نے کہا نہین - پہر مین نے پوچہا کہ اوسکے اتباع اور متبعین کون ہین تو تو نے کہا ضعفا اور مساکین - سو اسطرح کے لوگ انبیا کا اتباع کیا کرتے ہین - پہر مین نے پوچہا کہ اوس کے متبعین اوس سے محبت کرتے ہین یا چہوڑ بہاگتے ہین - تو تو نے کہا کہ لوگ اوس سے محبت کرتے ہین کوئی اوسکو نہین چہوڑتا - سو ایمان کی حلاوت ایسی ہی ہوا کرتی ہے - کہ جب کبہی وہ کسی کے دل مین جگہہ پکڑتی ہے تو پہر کبہی نہین نکلتی - پہر مین نے پوچہا کہ وہ غدر اور خلاف عہد بہی کیا کرتا ہے تو تو نے کہا نہین - اگر تو نے مجہہ سے یہ باتین سچ کہی ہین - تو دیکہہ لینا کہ وہ کوئی دن مین اِس سرزمین کا مالک ہو جائے گا جو اِس وقت میرے قدمون کے نیچے ہے - کاش کہ مین اوس وقت اوس کے سامنے ہوون اور اوس کے قدم دہویا کرون - پہر مجہہ سے کہا اچہا جا تو تیرا جہان جی چاہے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ مین ہرقل کے پاس سے نکلا - تو اپنے ہاتہہ پر ہاتہہ افسوس سے مارتا تہا اور دل مین کہتا تہا - کہ ابن کبشہ کا معاملہ ایسا بڑا ہو گیا کہ ملوک روم اپنی ایسی بڑی سلطنت ہونے پر بہی اوس سے ڈرتے ہین - راوی کہتا ہے کہ جو خط رسول اللہ صلعم کا دحیہ ہرقل کے پاس لے گیا تہا وہ یہ ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ ط وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ط اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ط وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ عَلَيْكَ ط

(یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل پادشاہ روم کے نام ہے - سلام ہو اوس شخص پر جو ہدایت کے راستہ کا اتباع کرتا ہے - تو مسلمان ہو جا - اوس سے تو سلامت رہے گا - اور اگر تو مسلمان ہو گیا تو تجہے اللہ تعالی دوہرا اجر عطا فرمائے گا - اور اگر تو ہماری بات نہ مانے گا تو رعایا اور مزارعین کا گناہ بہی تیرے اوپر پڑے گا)

(کفار لوگ رسول اللہ کو ابن ابی کبشہ کے نام سے پکارا کرتے تھے - ابوکبشہ بنی خزاعہ کے بطن بنی غبشان کا ایک شخص تھا جس نے بتون کی پرستش چھوڑ دی تھی - اور عربون کے برخلاف شعری ستارہ کو پوجتا تھا - چونکہ رسول اللہ نے بھی عربون کے بتون کو چھوڑ دیا تھا عرب اونہین ابوکبشہ کا بیٹا ضد و نفسانیت سے کہتے تھے)

۵۳ حارث حاکم شام کا جواب رسول اللہ کے خلاف

اُدہر حارث بن ابی شمر الغسانی کا حال سنئے - اوسکے پاس رسول اللہ کا فرمان شجاع بن وہب لیکر گیا - جب اُسنے پڑہا تو (بہت ناراض ہوکر) کہا کہ مین خودہی (حملہ آور ہوکر) اوس کے پاس جاون گا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ اوسکی مملکت تباہ ہوگی (اور وہ اُجڑ جائیگا چنانچہ ایساہی ہوا)

۵۴ نجاشی کا رسول اللہ کے فرمان کو دیکھکر ایمان لانا اور اُم حبیبہ بنت ابی سفیان سے رسول اللہ کا نکاح -

رہا نجاشی پادشاہ حبش - جب اوسکے پاس رسول اللہ صلعم کا فرمان عالیشان پہونچا - تو وہ ایمان لایا اور آپ کا اتباع کیا - اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتھہ پر مسلمان ہوگیا - اور ساٹھہ آدمیون کے ساتھہ اپنے بیٹے کو رسول اللہ کے پاس روانہ کیا - مگر یہ لوگ سمندر مین غرق ہوگئے اور اوسی نے رسول اللہ کے پاس ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو بھی بھیجا تھا - کہ آپ اون سے نکاح کرلین - یہ بی بی اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ حبش کو ہجرت کرگئی تہین - وہان عبید اللہ نصرانی ہوگیا اور حبش مین ہی مرگیا -

اب اسوقت نجاشی نے ام حبیبہ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ سے نکاح کرلین - ام حبیبہ نے اوسے منظور کرلیا اور اوس نے آپ سے نکاح کرادیا - اور خودہی اپنے پاس سے چارسو دینار اونکا مہر بھی اداکردیا - جب ابوسفیان نے سنا کہ اُم حبیبہ سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا - تو بہت خوش ہوا کہ جوڑا ٹھیک ہے -

۵۵ پرویز کا رسول اللہ کے فرمان کو چاک کرنا اور بازان کو لکھنا کہ محمد کو پکڑ کر بھیجدے اور بازان کے قاصدون کے ہاتھ رسول اللہ کا پرویز کے قتل کی خبر دینا اور بازان کا اسلام -

اب رہا کسریٰ - جب اوس کے پاس عبداللہ بن حذافہ رسول اللہ کا فرمان لیکر پہونچا - تو اوس نے آپ کے فرمان کو چاک کر کے پھینکدیا - اور رسول اللہ نے اس کو سنکر فرمایا - کہ اوس کی سلطنت چاک ہوگئی - رسول اللہ کا فرمان اس کے نام اس طرح تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط من محمدٍ رسولِ اللّٰہِ اِلیٰ کسریٰ عظیمِ فارس ط سلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الھُدیٰ وَ اٰمَنَ باللّٰہِ ورسولِہٖ واشھد ان لا الٰہ الّا اللّٰہُ وَ اَنَّ محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ط وَاِنِّی اَدْعُوْکَ بدعاءِ اللّٰہِ وَاِنِّی رسولُ اللّٰہِ الی الناس کافۃً لِاُنْذِرَ مَنْ کانَ حَیًّا وَیَحِقَّ القولُ علی الکافرین فاسلم تسلم ط وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَاِنَّ اِثْمَ المجوسِ علیکَ (یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ بادشاہ فارس کے نام ہے - سلام اوس شخص پر جو ہدایت کا اتباع کرتا ہے - اور اللہ پر اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود بجز خدا کے نہین اور محمد اوس کے بندہ اور اوس کے رسول ہین - مین تجھے اللہ کی طرف بلاتا ہون - اور تمام جمہور انام کے واسطے اللہ کی طرف سے رسول کر کے بھیجا گیا ہون کہ جو زندہ ہین اور گوش شنوا رکھتے ہین اونہین آیندہ کے عذاب سے ڈراؤن - اور جو بات کافرون کے لئے کہی جاتی ہے وہ حق ہو کر رہے گی - تو مسلمان ہو جا تاکہ تو سلامت رہے اور اگر تو نے روگردانی کی تو جان لے کہ تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پر پڑے گا -)

جب اوس نے یہ خط پڑہا تو اوسے چاک کر ڈالا - اور کہا وہ تو میرا غلام ہے غلام ہو کر مجھے ایسا کہتا ہے پھر بازان کو جو اوس کی طرف سے یمن کا حاکم تھا لکھا کہ یہ شخص جو حجاز مین اٹھہ کھڑا ہوا ہے اوس کے پاس تو دو دلاور آدمیون کو اپنے پاس سے بھیج کہ وہ اوسے پکڑ کر

میرے حضور مین حاضر کرین۔

اس واسطے بازان نے نابوہ (یا بابویہ) کو جو ایک وبیر اور عقلمند آدمی تہا اور ایک ور فارس والے کو جس کا نام خرخرہ تہا رسول اللہ کے پاس روانہ کیا۔ اور ایک خط مین لکہا آپ ان دونون شخصون کے ساتہہ کسریٰ کے پاس جائیے۔ اور نابوہ کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ کی خبر لاکر اوس کو سنائے۔

جب قریش نے سنا۔ کہ کسریٰ نے رسول اللہ کے خط کے جواب مین ایسا حکم دیا ہے تو بہت خوش ہوے اور آپسمین مبارکبادیان دینے اور کہنے لگے۔ کہ کسریٰ شہنشاہ محمد کے مقابلہ مین اٹہہ کہڑا ہوا۔ اب تمہین محمد کے دفعیہ کی تدابیر کرنے کی کوئی ضرورت نہ رہی یہ دونون قاصد رسول اللہ کے پاس آئے۔ آپ نے دیکہا کہ اون کی ڈاڑہی اور مونچہین منڈی ہین۔ اس پر آپ نے اونہین مکرنظر سے دیکہا۔ اور فرمایا کہ یہ تمہین کس نے حکم دیا ہے کہا ہمارے پروردگار نے (یعنی ہمارے پادشاہ نے) آپ نے فرمایا مگر میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ ڈاڑہی چہوڑون اور مونچہین کترواؤن۔

پہر اون دونون نے اوس غرض کا ذکر کیا کہ جس کے واسطے وہ آپ کے پاس آئے تہے۔ اور اوس کے ساتہہ یہ بہی کہا۔ کہ اگر آپنے حکم کی اطاعت کی تو بازان آپ کی کسریٰ سے سفارش کرے گا۔ اور اگر آپ حکم نہ مانین گے تو کسریٰ آپ کو اور آپ کی قوم کو ہلاک کرڈالے گا۔ آپ نے اون دونون سے کہا کہ اچہا آج تو ٹہیرو۔ کل میرے پاس آنا اسکا جواب دیاجائیگا

پہر رسول اللہ صلعم کے پاس آسمان سے خبر آئی کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ پرویز پر شیرویہ کو مسلط کردیا۔ اور بیٹے نے باپ کو مارڈالا رسول اللہ نے صبح ہی قاصدون کو بلایا۔ اور اونہین خسرو پرویز کے قتل کی خبر سنائی۔ اور اون سے کہا کہ میرا دین اور میری سلطنت کسریٰ کے

ملک تک پہونچین گے۔ اور وہان پھیل جائین گے جہان تک اونٹ اور گھوڑے جا سکتے ہین۔ اور اون سے کہا بازان سے جا کر کہدو۔ کہ تو مسلمان ہو جا۔ اگر تو مسلمان ہو جائے گا تو جو ملک کہ تیرے تحت حکومت ہے یہ مین اوسے تیرے اوپر بحال رکھون گا۔ اور تیری قوم پر تجھے حاکم بنا دونگا پھر خرخسرہ کو ایک مذہب اور نقرہ منطقہ عنایت کیا۔ جو آپ کو کسی بادشاہ (یعنی مقوقس) نے بھیجا تھا۔

پھر یہ لوگ رسول اللہ کے پاس سے روانہ ہوے اور بازان کے پاس آئے۔ اور اوس سے سارا حال بیان کیا۔ بازان نے کہا کہ یہ باتین تو بادشاہون کی سی نہین ہین۔ میرے نزدیک تو وہ کوئی نبی معلوم ہوتا ہے اچھا ہم اوسکی بات کو دیکھتے ہین۔ اگر وہ بات جو اوس نے کہی ہے سچ نکلی۔ تب تو وہ نبی ہے اور خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔ اور اگر سچ نہ نکلی تو جیسا مناسب ہوگا اوس طرح ہم اوس سے پیش آئین گے۔ اِسکے بعد کچھہ بہت روز نہین گزرے تھے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا فرمان آیا جسمین لکھا تھا کہ خسرو پرویز مارا گیا۔ اور اوسے شیرویہ نے اہل فارس کے سبب سے مارڈالا۔ کیونکہ پرویز نے اون کے سردارون کو قتل کرڈالا تھا۔ اور شیرویہ نے بازان کو یہ بھی لکھا تھا کہ یمن والون کو اوس کی اطاعت کی طرف مائل کرے اور نبی صلعم سے کسی طرح کی پرخاش نہ کرے۔

اِس فرمان کے آتے ہی بازان اور جو اوسکے ساتھہ ابناء فارس تھے وہ سب مسلمان ہو گئے۔

خرخسرہ کو حمیر لوگ (رسول اللہ کے منطقہ کی وجہ سے) صاحب المعجزہ کہتے تھے۔ اور اونکی زبان مین معجزہ منطقہ اور کمربند کو کہا کرتے ہین۔

۵۶ ہوذہ کا جواب اور رجال کا اسلام اور مرتد ہونا اب ہوذہ بن علی کا حال سنیئے۔ یہ یمامہ کا بادشاہ تھا۔ اور دین کا نصرانی تھا جب سلیط بن عمرو اوس کے پاس گیا۔ اور اوسے اسلام کی دعوت کی۔

تو اوس نے رسول صلعم کے پاس اپنے سفیر بھیجے جس مین مُجّاعہ اور رجّال بالجیم یا رحّال بالحا ابن عنفوہ بھی تھے۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپ اپنی حکومت اپنے بعد مجھے دیدین تو مین مسلمان ہوجاؤن گا۔ اور آپ کے پاس آؤن گا۔ اور آپ کی مدد بھی کرون گا۔ اور اگر آپ اسے منظور نہ کرین گے تو مین آپ سے لڑائی لڑون گا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ کسیطرح نہین ہوسکتا۔ اور اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ تو اوسکے مقابلہ مین میری مدد کر۔ اِسکے چند مدت بعد وہ مرگیا۔

رہے مجاعہ اور رجّال یہ دونون مسلمان ہوگئے۔ اور اون مین سے رجّال رسول اللہ صلعم کے پاس ہی رہ گیا۔ اور سورۃ البقر وغیرہ اوس نے پڑہی اور دین کے معاملات خوب سیکہہ کر فقیہ ہوگیا۔ اور یمامہ کو پھر چلاگیا۔ مگر وہان جاکر مرتد ہوگیا۔ اور یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلعم نے مسیلمہ کو اپنی نبوت مین شریک کرلیا تھا۔ اِس سے جو فتنہ پیدا ہوا وہ اوس سے بڑھ کر تھا جو مسیلمہ کے سبب سے پیدا ہوا تھا۔

۷۵ منذر حاکم بحرین کا اسلام اور رعایا کا جزیہ

منذر بن ساوی جو بحرین کا حاکم تھا اوس کے پاس علا ابن الحضرمی پہونچا اور اوسے اور جو لوگ بحرین مین اوس کے ساتھ تھے اونہین مسلمان ہونے کو کہا۔ اور کہا کہ اگر مسلمان نہون تو وہ جزیہ دین۔ بحرین کے مالک اہل فارس تھے۔

منذر بن ساوی اور اوس کے ساتھ جو عرب تھے اور بحرین مین رہا کرتے تھے وہ سب مسلمان ہوگئے۔ لیکن اہل البلاد یہود و نصارے اور مجوس مسلمان نہ ہوے۔ مگر اونہون نے علاء اور منذر سے جزیہ دینے پر مصالحت کرلی اور یہ قرار پایا کہ ہر ایک بالغ سے ایک دینار لیاجاے بحرین مین کسی طرح کی لڑائی نہین ہوئی۔ کچھہ لوگ تو وہان کے مسلمان ہوگئے اور کچھہ لوگون نے

جزیہ دینا قبول کر لیا۔

۵۸ ام رومان کی موت اس سال بھی حج کے کارپرداز مشرک ہی رہے - اور اسی سال اُم رومان مرگئیں جو بی بی عائشہ زوجہ رسول اللہ صلعم کی مان تھی -

سنہ ۷ ھجری

غزوہ خیبر

۵۹ رسول اللہ کی چڑھائی خیبر پر اور غطفان کا سامنے آنا اور عامر کا حدا اور قتل اور رسول اللہ کی دعا - جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہو کر آئے - تو مدینہ مین ذی الحجہ مین محرم کے کچھہ دنون تک رہے - اور پھر چودہ سو آدمیون سے جن مین دو سو سوار بھی تھے خیبر کو روانہ ہوئے - خیبر کو کوچ محرم سنہ ۷ ہجری مین ہوا ہے - اور مدینہ پر آپ اس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر گئے تھے -

غرض آپ مدینہ سے روانہ ہو کر اپنے لشکر سمیت رجیع مین جا کر قیام پذیر ہوئے - تاکہ خیبر والون کے اور غطفان کے درمیان مین حائل ہو جائین - اور ایک کو دوسرے فریق کی مدد نہ کرنے دین - کیونکہ غطفان رسول اللہ صلعم کے برخلاف اہل خیبر کی مدد پر تھے - چنانچہ غطفان نے قصد کیا - کہ یہود کی جا کر مدد کرین - مگر اونھین یہ خوف ہوا - کہ اگر وہ اُدھر چلے گئے تو کہین مسلمان اونکے گھرون پر نہ جا پڑین - اور اون کی عورتون اور مال و اسباب کو نہ لوٹ لیجائین اس واسطے وہ لوٹ گئے - اور یہود کے پاس نہ گئے - لیکن یہود کے اور نبی صلعم کے درمیان حائل ہو گئے -

پہر رسول اللہ صلعم آگے بڑہے - اور راستہ مین عامر بن الاکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن الاکوع کا چچا تہا فرمایا - کہ ہمارے اونٹون کے سامنے اونکے تیز چلنے کے لئے کچھہ اشعار پڑہ - اس لئے وہ اونٹ پر سے اوتر پڑا اور یہ گانے لگا ؎

واللہِ لولا اللہُ ما اھتدینا	ولا تصدقنا ولا صلّینا
واللہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت کا راستہ نہ ملتا —	اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے
فانزلن سکینۃً علینا	وثبّتِ الاقدام اِن لاقینا

اے اللہ جس وقت ہمارا دشمنون سے مقابلہ ہو تو اوسوقت ہم پر سکینہ اوتار (اور ہمین اوسان دے) اور اونکے مقابلہ مین ہمکو ثابت قدم رکہہ

یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا - رحمک اللہ - حضرت عمر نے یہ کلمہ آپ کی زبان سے سنتے ہی ازراہ افسوس عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اوس سے فائدہ نہ اوٹہاوین - اسکی وجہہ یہ تہی کہ جب رسول اللہ کسی شخص کے حق مین رحمک اللہ فرماتے تو وہ قتل ہو جایا کرتا تہا - حضرت عمر کو اس سے یقین ہو گیا - کہ وہ اب مارا جائے گا اس سے انہین افسوس ہوا - اور چاہا کہ وہ جیتا رہتا تو ہم اوس سے فائدہ اٹہاتے -

غرض جب خیبر پر جاکر اوترے تو عامر میدان جنگ مین نکلا اور مبارز طلب کیا - وہان لڑنے مین اوس کی تلوار اولٹ پڑی اور خود اپنی تلوار سے اوسکے ایک زخم لگ گیا - جو ایسا سخت زخم تہا کہ وہ اوس سے جان بر نہ ہو سکا - اِس سے لوگ کہتے ہین کہ اوس نے خودکشی کی - اسپر اوسکے بہائی کے بیٹے سلمہ نے نبی صلعم کی خدمت مین جاکر عرض کیا - کہ لوگ ایسا کہتے ہین - آپ نے فرمایا - کہ ان کا خیال غلط ہے - بلکہ (وہ شہید ہوا) اوسے دوچند ثواب ملے گا -

پہر جب رسول اللہ صلعم اوس کے سامنے پہونچے - تو اپنے اصحاب کو فرمایا - ذرا ٹہیرو - پہر یہ دعا مانگی - اللھم رب السموات وما اظللن ورب الارضین وما اقللن و

رب الشیاطین وما اضلن ورب الریاح وما اذرین نسالک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا اقدموا بسم اللہ (اے اللہ پروردگار آسمانون کے اور اون چیزون کے جن پر وہ سایہ ڈالے ہوئے ہین اور پروردگار زمینون کے اور اون چیزون کے جن کو وہ اٹھائے ہوئے ہین اور پروردگار شیاطین کے اور اونکے جنہین وہ گمراہ کرتے ہین - اور پروردگار ہواؤن کے اور جنہین وہ اڑاکے لئے پھرتی ہین ہم تجھ سے چاہتے ہین کہ اس قریہ مین اور یہان کے رہنے والون مین جو بھلائی ہے وہ ہمین دے - اور اس قریہ کے اور اس قریہ کے رہنے والون کے اور جو چیزین اوس مین ہین اون کے شر سے ہمین محفوظ رکھہ - اے مسلمانون بسم اللہ آگے بڑہو) رسول اللہ صلعم کا یہ قاعدہ تہا کہ جب کسی قریہ پر جاتے تو آپ اس طرح دعا مانگا کرتے تہے -

۶۰ حصن ناعم اور حصن قموص کی فتح اور صفیہ اور گدہون کے گوشت کی حرمت -

رسول اللہ صلعم خیبر پر جب پہونچے تہے تو رات کا وقت تہا کسی کو آپ کا جانا وہان پر معلوم نہ ہوا - لیکن جب وہ صبح کے وقت کاروبار کے لئے اپنے بیلچہ لیکر نکلے - اور نبی صلعم کو دیکہا تو فوراً لوٹ پڑے - اور بولے محمد محمد اور خمیس یعنی لشکر - اس پر نبی صلعم نے فرمایا - اللہ اکبر خیبر اُجڑ جائے جب ہم کسی قوم کے گرد اُترتے ہین تو اون لوگون کی صبح جو ہم سے ڈرین (اور اطاعت نہ کرین) بہت ہی بُری ہوتی ہے یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے پہر اون پر محاصرہ ڈالا - اور خوب تنگ پکڑا - اور اونکے مال و اسباب جس قدر پائے تہوڑے تہوڑے لینا شروع کردیئے اور قلعہ پر قلعے فتح کرنے لگے -

چنانچہ پہلا حصن جو آپ نے فتح کیا اوسکا نام حصن ناعم تہا - اسی مقام پر محمود بن سلمہ مارا گیا

اوس پر ایک چکی گر گئی اوس سے وہ مر گیا۔

پہر دوسرا قلعہ قموص نام بہی لے لیا۔ جو بنی ابی الحقیق کا حصن تہا۔ یہان آپ کو سبایا بہی بہت ہاتہہ آئے۔ انہین مین ایک لڑکی صفیہ بنت حُیَیّ بن اخطب بہی تہی۔ اور کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے نکاح مین تہی۔ اسے رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے پسند فرمایا۔ اور مسلمانون کے پاس سبایا بہت کثرت سے ہو گئے۔

اور اونہون نے پلاؤ گدہون کا گوشت کہایا۔ اس سے اونہین رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا۔

۱۶۱ زبیر بن باطا کو ثابت کا رسول اللہ سے چہڑانا مگر اوسی کی درخواست پر اوسکا قتل کیا جانا۔

بُعاث کی لڑائی زمانہ جاہلیت مین ہوئی تہی۔ (جسکا ذکر اوپر آچکا ہے) اس وقت زبیر بن باطا قرظی نے ثابت بن قیس بن شماس پر بڑا احسان کیا تہا۔ اور قید سے اوسے چہوڑ دیا تہا۔ اس وقت زبیر پکڑا آیا تو ثابت اوس کے پاس آیا۔ اور اوس سے کہا تو مجہے جانتا ہے۔ زبیر نے کہا تجہہ سے آدمی کو مجہہ سا آدمی نہین بہول سکتا ہے۔ ثابت نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو نے مجہہ پر بڑا احسان کیا ہے مین اوس کا تجہہ سے بدلہ کر دون۔ زبیر نے کہا کریم کریم کے ساتہہ ایسے ہی کیا کرتے اور جزا دیا کرتے ہین۔

اس لئے ثابت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ زبیر نے مجہہ پر ایک مرتبہ بڑا احسان کیا ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکا بدلہ اوسکے ساتہہ کر دون۔ آپ اوسے مجہے دیدیجیے۔ رسول اللہ نے اوسے ثابت کو دیدیا کہ چاہے تو اوسے چہوڑ دے پہر ثابت زبیر کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلعم نے تیرا خون معاف کر دیا۔ اور اب تو قتل نہین کیا جائے گا زبیر نے کہا مین ایک بوڑہا شخص ہون۔ مین جورو بچون بغیر کیسے رہ سکتا ہون۔ ثابت پہر رسول اللہ

پاس گیا اور آپ سے اوس کے جورو بچے بھی چھوڑ دینے کی اجازت حاصل کرلایا - پھر زبیر نے کہا حجاز میں رہنا اور مال و اسباب وغیرہ نہ ہونا کسطرح گزر ہوگی - اس لئے ثابت نے رسول اللہ سے اوسکا مال بھی طلب کیا - آپ نے وہ بھی اوسے دیدیا - اور کل مال عطا فرما دیا -

پھر زبیر نے کہا کعب بن اسد کہاں گیا - جسکا چہرا ہو ہمارے حی کے کنواری لڑکیوں کے لیئے آئینہ مصقل کی طرح تہا - ثابت نے کہا وہ تو مارا گیا - پھر پوچھا سید الحضر والبادی حیی بن اخطب کیا ہوا - کہا وہ بھی مارا گیا پھر پوچھا غزال بن سموال کہاں ہے - جو ہمارے حملوں کے وقت آگے چلتا اور ہماری شکستوں کے وقت ہماری حمایت کرتا تہا - کہا مارا گیا - پھر پوچھا بنی کعب بن قریظہ و بنی عمرو بن قریظہ کہاں گئے - کہا وہ بھی اسی راستہ پر چلے گئے - تو زبیر نے کہا - کہ اے ثابت میں اوس احسان کے بدلے جو میں نے تیرے ساتھ کیا تہا یہ درخواست کرتا ہوں - کہ تو مجھے بھی انہیں کے پاس پہونچا دے - اونکے مرنیکے بعد کچھ لطف زندگانی مجھے نظر نہیں آتا - اس لئے ثابت نے اوسے قتل کردیا -

۶۴ حصن صعب و حصن وطیح و سلالم کی فتح اور محمد بن مسلمہ کا مرحب کو اور زبیر کا یاسر کو قتل کرنا -

پھر رسول اللہ صلعم نے حصن صعب کو بھی فتح کیا - اس قلعہ میں طعام اور گوشت چربی بہت تھی - پھر آپ نے اونکے حصن وطیح اور سلالم پر توجہ کی - یہ سلالم حصن سب سے اخیر فتح ہوا ہے اوس حصن سے مرحب یہودی نکلا اور بولا -

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّی مَرْحَبُ	شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

خیبر (والوں) کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں اور ہتیاروں سے خوب آراستہ دلاور (کہ میدان میں نکلتے ہی لڑائی میٹ دیتا ہوں) اور آزمودہ کار ہوں

اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَحِيْنًا اَضْرِبُ	اِذَا اللُّيُوْثُ اَقْبَلَتْ تَلْتَهِبُ

جسوقت شیر (دل و بہادر لوگ میدان میں) آتے ہیں - اور آتش جنگ مشتعل ہوتی ہے تو اوسوقت کبہی تو میں بہالا مارتا ہوں اور کبہی تلوار سے کاٹتا ہوں

	إِنَّ حِمَايَ لِحِمًى لَا يُقْرَبُ	

میری حمی ایسی حمی ہے کہ جس کے پاس کوئی بہٹک نہین سکتا

اور میدان مین نکلکر مبارز کی درخواست کی۔ اوس کے مقابلہ کے لئے محمد بن مسلمہ نکلا اور کہا مین موتور اور ثائر ہون (یعنی میرا آدمی مارا گیا ہے اور مین اوسکا انتقام لینا چاہتا ہون) کل میرے بہائی کو انہون نے مار ڈالا تہا۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اوس کی مبارزت قبول فرمائی اور اوس کے حق مین دعا کی۔ اے اللہ تو دشمن کے مقابلہ مین اِس کی مدد کر۔ پہر محمد بن مسلمہ گیا اور بہت دیر تک دونون دلاور میدان مین لڑتے رہے۔ پہر مرحب نے محمد بن مسلمہ پر حملہ کر کے ایک تلوار کا وار کیا جسے محمد بن مسلمہ نے اپنی ڈہال پر لیا۔ اور تلوار ڈہال کاٹ کر اوس مین اٹک گئی۔ اِس پر محمد بن مسلمہ کو موقع مل گیا۔ اور اوس نے ایک تلوار مین اوسکا کام تمام کردیا پہر اِس کے بعد اوس کا بہائی یاسر نکلا اور کہا۔

قد علمت خیبر اِنّی یاسر		شاکی السلاح بطل مغاور

خیبر والون کو معلوم ہے کہ مین یاسر ہون۔ اور پورے ہتیارون سے آراستہ دلاور اور حملہ کرنے والا ہون

اور مبارز کو میدان مین طلب کیا۔ اوس کے مقابلہ کے واسطے زبیر بن العوام نکلا۔ اور جاکر زبیر نے اوسے قتل کردیا۔

۲۳ حصن قموص کا ایک روایت کے بموجب حضرت علی کے ہاتہہ سے فتح ہونا۔

مگر اور لوگ کہتے ہین کہ جس نے مرحب کو مارا اور یہ حصن فتح کیا وہ علی بن ابی طالب تہے۔

اور یہی روایت زیادہ مشہور اور صحیح ہے (ابن اثیر نے اِس حصن کا نام جسے حضرت علی نے فتح کیا نہین بیان کیا ہے۔ مگر دوسری کتابون مین اوسکا نام قموص بیان کیا گیا ہے۔) بریدۃ الاسلمی کہتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کے کبہی کبہی درد شقیقہ ہوا کرتا تہا۔ اور ایک دو روز

رہا کرتا تھا کہ جس سے آپ مکان سے باہر تشریف نہین لایا کرتے تھے۔ جب آپ
خیبر آئے ہین تو اوس وقت آپ کے بھی آدھا سیسی کا درد ہونے لگا۔ اور آپ مکان سے
باہر تشریف نہین لائے اِس لئے حضرت ابوبکر نے بنی صلعم کا رایت لیا۔ اور اُٹھے۔
اور میدان جنگ مین جاکر خوب شدت سے لڑائی کی۔ پھر لوٹ آئے۔ پھر حضرت عمر نے
رایت لیا۔ اور آپ جاکر اوس سے بھی شدت سے لڑے کہ جس قدر پہلے دن ایک مرتبہ
پہلے آپ لڑ چکے تھے۔ پھر لوٹ آئے۔ اور رسول اللہ صلعم کو اِسکی خبر دی گئی۔

پھر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ مین کل کو یہ رایت ایسے شخص کو دونگا کہ جس سے اللہ اہکا
رسول محبت کرتے ہین اور وہ بھی اللہ اور اوس کے رسول سے محبت کرتا ہے (یہ تعریف
ولدہی اور یاد دہانی کے لئے تھی اور جتنے صحابہ تھے اون سب مین یہ صفت موجود تھی)
وہ اوس قلعہ کو زبردستی فتح کرے گا۔ اِس وقت حضرت علی وہان نہ تھے بلکہ مدینہ مین آشوب چشم
کی وجہ سے رہ گئے تھے۔ پھر جب رسول اللہ صلعم نے یہ ارشاد فرمایا۔ تو قریش اسکا انتظار
کرنے لگے کہ کل دیکھئے رایت کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت علی ایک اونٹ
پر سوار آئے۔ اور رسول اللہ کی خبا کے پاس ہی آکر اونٹ کو بٹھایا۔ ابھی تک آشوب چشم دور
نہین ہوا تھا پٹی آنکھون سے بندھی تھی۔ رسول اللہ نے پوچھا کیا حال ہے۔ عرض کیا کہ آپ کی
تشریف آوری کے بعد مجھے آشوب چشم ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور
آنکھون پر لب لگا دیا۔ کہتے ہین کہ پھر کبھی حضرت علی کی آنکھون مین آشوب چشم کی بیماری نہوئی
پھر رسول اللہ نے اونہین رایت دیا۔ اور وہ اوسے لیکر اوٹھے اور سرخ لباس پہنے خیبر
کی طرف گئے وہان سے اونہین ایک یہودی نے دیکھا۔ کہا تیرا کیا نام ہے کہا میرا نام علی
بن ابی طالب ہے۔ یہودی نے باواز بلند کہا اے قوم یہود آج تم مغلوب ہو جاؤ گے۔

پہر مرحب جو اس حصن کا حاکم تہا نکلا - اوس کے سر پر ایک مغفر یمانی تہا جسے اوس نے اپنے سر پر بیضہ کی طرح رکہا تہا اور چہرہ کو اوس سے ڈہکے ہوے تہا - اور کہتا تہا ۵

قد علمت خیبر انی مرحب — شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی نے اسکے جواب مین کہا - ۵

انا الذی سمتنی امی حیدرہ — کلیث غابات کریہ المنظرہ

مین وہ شخص ہون کہ جسکا نام میری ماں نے حیدر رکہا ہے اور مین بیشون کے شیر کی طرح مہیب ہون - لوگ دیکہکر ڈرجاتی ہین

اکیلہم بالسیف کیل السندرہ

(اور دشمنون کو مین تلوار سے سندرہ کی کیل دیا کرتا ہون (سندرہ ایک درخت ہے جس سے تیر اور کمان بناتی ہین یعنی اور لوگ دور سے تیر مارتے ہین مین پاس جاکر تلوار سے وہی کام لیتا ہون -)

ان دونون دلاورون مین وو وار ہوے - مگر حضرت علی نے فرقی کرکے جو ایک تلوار ماری تو ڈہال اور مغفر اور سر کاٹ کر زمین پر پہینکدیا اور اوس شہر کو فتح کرلیا -

ابو رافع جو رسول اللہ صلعم کا مولی تہا کہتا ہے - کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو خیبر کی طرف بہیجا تو اوسوقت ہم بہی اونکے ساتہ تہے - جب حصن کے قریب پہونچے تو وہان کے لوگ باہر نکلے - اور دونون فریق مین لڑائی ہوی - ایک یہودی نے حضرت علی کے ایک تلوار ماری - کہ جس سے علی کے ہاتہ مین سے ڈہال گرگئی - اس واسطے حضرت علی نے ایک دروازہ (کاکواڑ) اپنے ہاتہ مین اوٹہا لیا جو یہان کہین حصن کے قریب پڑا تہا - اور اوسے اپنی ڈہال بنالیا - اور اوسی کو ہاتہ مین لیے اوسوقت تک لڑتے رہے کہ یہ لڑائی تمام نہین ہوی - اور اللہ تعالی نے اونکے ہاتہ سے یہ قلعہ فتح کرادیا - جب قلعہ فتح ہوگیا تو اونہون نے اوسے پہینکدیا - اوسوقت مین نے دیکہا کہ سات آدمی تہے اور مین آٹہوان تہا - ہم نے ہرچند کوشش

کی کر اد سے پلٹ دین مگر یہ دروازہ ایسا بھاری تھا کہ ہم اوسے پلٹ ہی نہ سکے۔ جیسے حضرت علی نے اوٹھاکر اپنی ڈھال بنا لیا تھا (لیکن یہ کوئی کرامت کی بات نہین ہے۔ کیونکہ اسی بیان مین یہ بھی موجود ہے کہ ایک یہودی کے وار سے حضرت علی کی ڈھال گر گئی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی آپ سے بھی قوی تھا)۔ یہ خیبر کی فتح صفر کے مہینے مین ہوئی ہے۔

۴۷ بی بی صفیہ کا رسول اللہ سے نکاح اور کنانہ کا قتل جب خیبر فتح ہوگیا۔ تو بلال نے صفیہ کو اور اوس کے ساتھ کی ایک اور عورت کو اپنے ساتھ لیا۔ اور کسی ضرورت کی وجہ سے یہود کے مقتولون کی طرف گئے۔ جب بی بی صفیہ کے ساتھ کی عورت نے مقتولون کو دیکھا تو چیخین مارنے اور اپنا مُنہ نوچنے کھسوٹنے اور اپنے سر پر دھول ڈالنے لگی۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم نے صفیہ کو تو اپنے لئے پسند کر لیا اور دوسری عورت کو الگ کر دیا۔ اور اوس کی حرکتون کے سبب سے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اور بلال سے کہا تجھے اتنا خیال نہ ہوا۔ اور رحم نہ آیا۔ کہ تو اون عورتون کو اونہین کے مقتولون کے پاس لے گیا۔

بی بی صفیہ جس وقت کنانہ بن ابی الحقیق کی عروس تھین تو اوس وقت اونہون نے خواب مین دیکھا تھا۔ کہ اون کے گود مین چاند آگیا ہے۔ یہ خواب اونہون نے اپنے شوہر کے روبرو بیان کیا۔ اِس زمانہ مین غالباً یہ لڑائی شروع ہوگئی ہوگی اسواسطے اُسکے شوہر نے کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تجھے محمدؐ کی آرزو ہے۔ اور اوسکے مُنہ پر ایک طمانچہ مارا جس سے اونکی آنکھ نیلی ہوگئی۔ چنانچہ وہ جس وقت رسول اللہ کے پاس آئی ہین تو اس طمانچہ کا نشان اونکے چہرہ پر موجود تھا۔ آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اونہون نے یہ سارا قصہ آپ کو سنایا۔

پھر کنانہ بن ابی الحقیق محمد بن مسلمہ کو دیدیا گیا۔ اور اوس نے اپنے بھائی محمود کے بدلے اوسے قتل کر دیا۔

۶۵ اہل خیبر کی اطاعت اور نصف پیداوار پر اون سے اور اہل فدک سے معاملہ۔

پہر رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دونون قلعون وطیح اور سلالم پر محاصرہ ڈالا۔ جب اون قلعہ والون کو یقین ہوگیا کہ اب ہلاک ہوجاینگے تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی کہ آپ اونہین وہان سے نکال دین اور جان کی امن دین۔ رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا۔ اور جو کچھ مال و اسباب شق اور نطاۃ اور کتیبہ حصنون مین تہا اور جتنے حصن تہے وہ سب لے لئے۔

جب اہل فدک نے خیبر کا یہ حال سنا۔ تو اونہون نے بہی رسول اللہ صلعم کے پاس آدمی بہیجے کہ مسلمان اونہین بہی اس ملک سے نکالدین اور جسقدر اون کا مال و اسباب ہے وہ لے لیوین۔ رسول اللہ نے اسے بہی منظور کرلیا۔

غرض جب خیبر والے مطیع ہوگئے اور قلعون سے اوتر آئے۔ تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ وہ اموال مین نصفا نصفی پر معاملہ کرلین۔ اور اونہین جب چاہین نکالدین۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم نے اس شرط کو جس کی اونہون نے درخواست کی تہی منظور کرلیا اور نصف محاصل پر اون سے معاملہ کرلیا (یعنی باغات کی پیداوار مین سے نصف اہل خیبر اپنی اجرت کے عوض مین لے لیا کرین اور نصف اہل اسلام کے بیت المال مین داخل کیا کرین) اور اسی طرح فدک والون کے ساتہہ بہی معاملہ کیا۔

اس خیبر مین سے جو کچہہ ملا اور کل خیبر تمام مسلمانون کے واسطے غنیمت تہا۔ مگر فدک خالص رسول اللہ صلعم کا تہا۔ کیونکہ مسلمان وہان اونٹ گہوڑے لشکر کے لیکر نہین گئے تہے (یعنی وہان اونہون نے فوجی چڑہائی نہین کی تہی۔ لیکن یہ بات کیونکر صحیح ہوسکتی ہے۔ یہ فوجی چڑہائی نہ تہی تو کیا تہا۔ خیبر کی چڑہائی کے خوف سے ہی فدک والون نے یہ معاملہ کیا تہا)۔

۶۶ ایک یہودی عورت زینب کا آپکو زہر دینا اور بشر بن البرا کا اوس سے مرنا

جب یہ سب معاملہ ہوگیا۔ اور لوگ اطمینان سے

بیٹھے - تو زینب بنت الحارث جو سلام بن مشکم کی جورو تھی رسول اللہ کے واسطے ایک بھنی ہوئی بکری تحفۃً لائی جسمین اوسنے زہر ڈالا تھا - اور لاکر رسول اللہ کے سامنے رکھی - آپ نے اوسمین سے ایک مضغہ گوشت لے لیا - اور مُنہ مین چاب کر تھوک دیا - آپ کے ساتھ بشر بن البرار بن معرور بھی تھا - اوسنے کسی قدر اوس مین سے کھالیا - اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے یہ بکری خبر دیتی ہے کہ اوسمین زہر ڈالا گیا ہے - پھر اوس عورت کو بلایا - اور دریافت کیا - تو اوسنے زہر ڈالنے کا اعتراف کیا - اوس سے پوچھا کہ تو نے کیون ایسا کیا - تو کہا جو کچھ آپ نے میری قوم کے ساتھ کیا ہے وہ تو ظاہر ہی ہے - اِس واسطے مین نے دل مین کہا - کہ اگر آپ نبی ہین تو میرا زہر ڈالنا آپ کو معلوم ہو جاے گا اور اگر آپ بادشاہ ہین تو اسے کھا کر مر جائین گے اور ہمارا آپ سے پیچھا چھوٹ جائیگا - اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوس کی خطا سے درگزر کی - مگر بشر اِس کے کھانے سے مر گیا -

رسول اللہ صلعم جس وقت اوس مرض مین مبتلا ہوے کہ جس مین آپ نے وفات پائی ہے تو آپ نے اوس وقت فرمایا کہ خیبر کے لقمہ سے اب مجکو اپنے ابہر (پیٹھ کی رگ) کا انقطاع معلوم ہوتا ہے - اِس واسطے مسلمان اوس وقت کہنے لگے تھے کہ آپ کو اِس طرح پر انتقال کرنے مین کرامت نبوت کے ساتھ شہادت کا درجہ بھی حاصل ہوا ہے -

۶۷ وادی القریٰ کی فتح اور رسول اللہ کا اوس کے محصول مقرر کرنا اور حضرت عمر کا اونمین نکالنا -

جب رسول اللہ صلعم خیبر کے معاملہ سے فارغ ہو گئے - تو وہان سے وادی القریٰ کی طرف آپ نے مراجعت فرمائی - اور وہان کے لوگون کو تین روز تک گھیرا - اور وادی القریٰ کو فتح کر لیا - اِس حصار مین رسول اللہ صلعم کا مولیٰ مدعم مارا گیا - جسے رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کو ہدیہ مین دیا تھا -

اس پر مسلمانون نے کہا اوسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہرگز نہین۔ اسوقت اوسکے شملہ پر دوزخ کی آگ جل رہی ہے۔ یہ شملہ اوس نے مسلمانون کے مال غنیمت مین سے خیبر کی فتح مین چرا لیا تھا۔

رسول اللہ صلعم نے جب مدعم کی نسبت ایسا کلمہ فرمایا۔ تو ایک اور شخص نے سنکر کہا۔ کہ مین نے بھی جوتون کے جو دو تسمے لئے ہین کیا مجھہ سے بھی اون کا مواخذہ ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان اون دونون کے برابر تجھہ پر بھی دوزخ کی آگ عذاب کرے گی۔

اور رسول اللہ صلعم نے نخلستان اور زمین کو وادی القریٰ کے ہی باشندون کو دیدیا۔ اور اون سے بھی وہی معاملہ کر لیا جو خیبر والون سے کیا تھا۔ چنانچہ یہ لوگ بھی اوسی جگہ حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت کے عہد تک رہے۔ پھر اونھون نے اِنکو جلاوطن کر دیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اونہین حضرت عمر نے نہین نکالا تھا کیونکہ یہ مقام حجاز کی سرزمین سے باہر ہے۔

۶۸ رسول اللہ کی نماز قضا ہونا اسی سفر خیبر مین رسول اللہ صلعم صبح کی نماز کے وقت سو گئے تھے۔ اور آفتاب نکل آیا تھا۔ جسکا قصہ مشہور ہے۔

رسول اللہ کے ساتھہ اس سفر مین مسلمانون کی عورتین ہمراہ تھین۔ آپ نے اونہین بھی کچھہ حصہ مال غنیمت مین سے دیا تھا۔

۶۹ حجاج بن علاط کا مسلمان ہوکر مکہ جانا اور جھوٹ بول کر اپنا مال و اسباب لے آنا۔ اسی سفر مین حجاج بن علاط السلمی نے (جو مسلمان ہوگیا تھا اور ابھی کسی کو اوسکے اسلام کی خبر نہ تھی) رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس جو اوسکے بیٹے معرض بن الحجاج کی ماں تھی مکہ مین کچھہ مال ہے اور نیز مکہ مین اور لوگون پر بھی میرا کچھہ روپیہ لینا ہے مجھے آپ وہان جانے کی اجازت دین (تو مین وہ مال و اسباب پہلے اس سے لے آؤن

کہ میرے اسلام کی کسی کو خبر ہووے۔) آپ نے اوسے اجازت دیدی۔ تب اوسنے
عرض کیا یا رسول اللہ وہان جاکر مجھے کچھ جھوٹ بولنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کی
بھی اجازت ہے۔

پھر حجاج جب مکہ گیا تو مکہ والون نے اوس سے پوچھا کہ محمدؐ کا کیا حال ہے۔ خیبر والون سے
اوس کی کیسی گزری۔ اونہین ابھی تک یہ نہ معلوم تھا کہ وہ مسلمان ہوگیا ہے۔ اوسنے کہا کہ خیبر والون
نے محمدؐ کو اور اوسکے اصحاب کو شکست دی اور اوسکے بہت اصحاب مارے گئے۔
اور محمدؐ قید ہوگیا۔ اور اب یہودیون نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ محمدؐ کو وہان قتل نہ کرین بلکہ مکہ کو لائین
اور یہان لاکر اوسے قتل کرین۔ یہ سنتے ہی قریش خوب چلائے اور تمام مکہ مین رسول اللہ کے
قتل کی خبر مشہور کردی۔

پھر حجاج نے اون لوگون سے کہا۔ کہ مجھے میرے مال اور روپیہ کے جمع کرنے مین مدد
دو۔ کہ مین جلدی سے خیبر کو جاؤن۔ اور جو کچھ مال و اسباب محمدؐ کا اور اوسکے اصحاب کا وہان ہے
اوسے جاکر اور تاجرون سے پہلے خرید لون کہ اوسمین مجھے خوب نفع ہو۔ اس لئے قریش نے
خوشی خوشی اوسکا مال و اسباب بہت جلد جمع کرادیا۔

جب عباس نے یہ خبر وحشت انگیز سنی تو وہ حجاج کے پاس دوڑے آئے
اوس سے حقیقت حال دریافت کی۔ حجاج نے جب سب اپنا مال جمع کرلیا۔ تو اون سے
چپکے سے کہا کہ خیبر فتح ہوگیا۔ اور نبی صلعم نے صفیہ بنت حییؓ کو اپنے واسطے پسند فرمایا۔
اور مین (مسلمان ہوگیا ہون اور) یہان صرف اپنا مال جمع کرکے لیجانے کے لئے آیا ہون تم کو
چاہیئے کہ تین روز تک اس خبر کا حال کسی سے نہ کہنا نہین تو لوگ میرے پیچھے دوڑین گے
اور میرے ساتھ بری طرح پیش آئین گے۔

اس واسطے عباس نے تین روز تک اسکا حال کسی سے نہ کہا - پہر چوتہے روز اچہے کپڑے پہنے - اور نکلکر کعبہ کا طواف کیا - جب قریش نے دیکہا تو کہا - ابوالفضل یہ خوشی تمہاری بڑا صبر دکہانے کے لئے ہے - عباس نے کہا نہین نہین - واللہ محمدؐ نے خیبر فتح کرلیا - اور وہان کے بادشاہ کی بیٹی اپنے نکاح مین لے لی - اور پہر سب حجاج کا حال سنایا - یہ سنکر وہ بولے افسوس ہمین نہ معلوم ہوا اگر یہ بات ہمین پہلے سے معلوم ہوجاتی تو حجاج کو ہم خوب مزہ دکہاتے -

۷۰ شق اور نطاۃ کی تقسیم مسلمانون مین اور کتیبہ کا خمس مین دیاجانا اور خیبر کا حدیبیہ والون کو ملنا - اور حضرت عمر کا یہودیون کو عرب سے نکالنا

رسول اللہ صلعم نے شق اور نطاۃ حصنون کو مسلمانون مین تقسیم کردیا - اور کتیبہ کا حصن اللہ اور اوسکے رسول کے خمس مین رہا - اور اوسمین ذوی القربی اور یتامی اور ابن السبیل کا حصہ بہی رہا - اسی سے رسول اللہ کی ازواج کا خرچ چلتا اور اسی سے اون لوگون کا خرچ چلتا جو رسول اللہ کے اور فدک والون کے درمیان آئے گئے تہے -

اور خیبر حدیبیہ والون کے اوپر تقسیم کردیا گیا (یعنی اون لوگون مین بانٹ دیا گیا جو رسول اللہ کے ساتہ صلح حدیبیہ کے وقت موجود تہے) سوار کو اون مین سے دو حصے ملے اور پیدل کو ایک حصہ دیا گیا -

اور نبی صلعم نے اور نیز آپ کے بعد حضرت ابوبکر نے اور حضرت عمر نے بہی اپنی امارت کے ابتدائی عہد مین خیبر کو خیبر والون کے پاس رکہا مگر جب حضرت عمر کو معلوم ہوا کہ آپ نے مرض الموت مین فرمایا تہا کہ جزیرۃ العرب مین دو دین رہنا نہ چاہئین تو اونہون نے اون یہودیون کو عرب سے نکالدیا جن کے ساتہ رسول اللہ نے عہد نہین کیا تہا -





فدک

۱۷ فدک کا نصف رسول اللہ کی ملکیت قرار پانا اور خلفائے راشدین کے عہد مین بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہنا اور خلیفہ مامون تک اسکا حال ۔

جب رسول صلعم نے خیبر سے مراجعت کی ۔ تو محیصہ بن مسعود کو فدک کی طرف بھیجا ۔ اور وہان کے لوگونکو مسلمان ہونے کے لئے کہا ۔ اون کا رئیس اس وقت یوشع بن نون یہودی تھا ۔ پھر اس بات پر اون سے فیصلہ ہوا ۔ کہ نصف زمین اونکے پاس رہے ۔ اسے رسول اللہ صلعم نے منظور کر لیا ۔

یہ فدک نصف خالص رسول اللہ صلعم کی ملکیت تھی ۔ کیونکہ اس کی تسخیر مین مسلمانون کے گھوڑے اور اونٹ نہین گئے تھے ۔ (یہ غلط ہے ۔ بلکہ رسول اللہ کو جو فوج کے ذریعہ سے چارون طرف فتحین ہوئی تھین اونہین کی وجہ سے یہ فدک کا معاملہ طے ہوا تھا ۔ اور رسول اللہ فدک کے علاقہ پر ٹھیک اوسی طرح متصرف تھے جیسے بادشاہ کسی قطعۂ ملک کو اپنے لئے مخصوص کر لیا کرتے ہین ۔ نہ اسطرح کہ جیسے رعایا کی ملکیت ہوتی ہے جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے پیدا کرتے ہین اور یہی وجہ تھی ۔ کہ جو آپ کو اپنے ذاتی اخراجات کے بعد بچتا تو) آپ جسطرح چاہتے تھے اوس کی آمدنی کو ابنائے سبیل پر خرچ کرتے تھے ۔

اور اوس کے باشندے برابر اوس وقت تک وہان رہے جب تک کہ حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ نہ ہوے ۔ بعد ازان آپ نے اپنے عہد خلافت مین یہود کو حجاز سے نکال دیا ۔ اور یہ معاملہ اسطرح کیا ۔ کہ حیثم بن التیہان اور سہل بن ابی حثمہ اور زید بن ثابت کو حضرت عمر نے وہان بھیجا اور وہان کے زمین کی از راہ عدل و انصاف ایک قیمت تجویز کی اور وہ یہود کو دیکر اونہین وہان سے شام کو جلا وطن کر دیا ۔

اور رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور علی کی خلافت مین یہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہی - اور جیسا رسول اللہ نے عمل کیا تہا وہ ہی عمل یہ سب کرتے رہے - لیکن جب حضرت معاویہ خلیفہ ہوے تو فدک مروان الحکم کو دیدیا - اور مروان نے اپنے بیٹون عبدالملک اور عبدالعزیز کو دیدیا - پہر عمر بن عبدالعزیز اور ولید اور سلیمان بن عبدالملک اس کے مالک ہو گئے - جب ولید خلیفہ ہوا تو اوس نے اپنا حصّہ عمر بن عبدالعزیز کو دیدیا - پہر جب سلیمان خلیفہ ہوا تو اوسنے بہی اپنا حصّہ عمر بن عبدالعزیز کو ہی دیدیا - پہر جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوا تو اوسنے لوگون کے سامنے خطبہ کیا - اور فدک کا سارا حال لوگون سے بیان کیا - اور جسطرح اوسکی ملکیت رسول اللہ کے زمانہ مبارک مین تہی اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ مین رہی تہی اوسیطرح بنی فاطمہ کو دیدی - اور اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم اوسکے مالک ہو گئی لیکن پہر اونکے قبضہ سے وہان کی ملکیت جاتی رہی - مگر جب مامون عباسی خلیفہ ہوا تو اوس نے پہر سنہ ۲۱۰ ہجری مین یہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے حوالہ کر دی -

۴۷ زینب بنت رسول اللہ اور ماریہ زوجہ رسول اللہ اور پہر رسول اللہ -

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ نے اپنی بیٹی زینب پہر اوس کے شوہر ابوالعاص ابن الربیع کو محرم کے مہینے مین واپس دیدی -

اور اسی سنہ مین حاطب مقوقس والی مصر کے پاس سے واپس آیا - اور ماریہ ام ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کو اور اوس کی بہن شیرین اور نیز آپ کی بغلہ دلدل اور آپ کے حمار یعفور اور ایک کسوت کو ہمراہ لایا - بی بی ماریہ اور اونکی بہن آپ کے پاس آنے سے پہلے ہی مسلمان ہو گئی تہین - بی بی ماریہ کو تو رسول اللہ نے اپنے واسطے پسند فرمایا - اور شیرین حسان بن ثابت الانصاری کو دیدی - جس کے پیٹ سے اوس کا بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا - اس واسطے ابراہیم اور وہ خالہ زاد بہائی تہے -

اِسی سال رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے منبر بنایا تھا۔ مگر اور لوگ کہتے ہین کہ سنہ ہجری مین بنایا تھا۔ اور یہی صحیح ہے۔

۷ عمر کا ہوازن پر اور بشیر کا بنی مرہ پر اور غالب کا بنی مرہ اور پھر عیینہ پر سریہ۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے حضرت عمر کو تیس ۳۰ آدمی دیکر ہوازن کی طرف بہیجا تھا۔ لیکن وہ بہاگ گئے اور کچھہ لڑائی نہین ہوئی۔

اور اسی سنہ کے ماہ شعبان مین بشیر بن سعد نعمان بن بشیر انصاری کا باپ بنی مرہ کی طرف تیس آدمیون سے گیا تہا۔ لیکن وہان اوس کے سب ساتھی مارے گئے۔ اور وہ بہی زخمی ہوکر گر پڑا۔ اور مقتولون مین سے نکلکر مدینہ کو چلا آیا۔

اِسی سنہ مین غالب بن عبد اللہ اللیثی کا سریہ ارض بنی مرہ کی طرف ہوا۔ وہان مرداس بن انہیک جو اون کا حلیف تہا اور قبیلہ جہینہ سے تہا مارا گیا۔ اوسے اسامہ نے اور ایک اور انصاری نے قتل کیا۔ اسامہ کہتا ہے کہ جب ہم اوسکے پاس پہونچے تو اوس نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔ مگر اوسے ہم نے نہ چہوڑا اور قتل کر ڈالا۔ پہر جب ہم نبی صلعم کے پاس آئے اور آپ کے روبرو یہ حال بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا بہلا خدا تعالیٰ کو تو کیا جواب دے گا لا الہ الا اللہ کہنے والے کو تو نے مار ڈالا۔

اِسی سنہ مین غالب بن عبد اللہ کا ایک اور سریہ ہوا۔ وہ ایک سو تیس ۱۳۰ سوار سے بنی عبد بن ثعلبہ پر گیا تہا۔ اور اون کو لوٹ کر اون کے اونٹ مدینہ کو ہنکال لایا تہا۔

اِسی سنہ کے ماہ شوال مین بشیر بن سعد یمن اور خباب مقامات کی طرف بہیجا گیا تہا۔ اوس کا سبب یہ ہوا تہا کہ حسیل بن نویرۃ الاشجعی خیبر کے راستہ مین رسول اللہ صلعم کا دلیل اور راہنما تہا۔ وہ اِس وقت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ خباب مین غطفان کے

کچھہ لوگ فراہم ہوے ہین - اوراون کو عینیۃ بن حصن نے مددی ہے - اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے بشیر کو وہان جانے کا حکم دیا - اور اوسکے ساتہہ کچھہ آدمی بہی ہمراہ کئے - اِن لوگون نے جاکر اونکے اونٹ پکڑلئے - اور عینیہ کے مولی کو مارڈالا - پہر عینیہ کے آدمی اونکے سامنے آئے - اونہین بہی مسلمانون نے بہگا دیا - اور عینیہ بہی بہاگ گیا - اسوقت جب کہ وہ بہاگا جاتا تہا تو حارث بن عوف اوسے ملا اور اوس سے کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے - کہ تو پچھلی باتون کو چہوڑدے -

عمرۃ القضا

سنہ ۷ رسول اللہ کا مکہ جانا اور عمرہ کرنا اور میمونہ سے نکاح جب رسول اللہ صلعم خیبر سے واپس ہوے تو مدینہ مین جمادی الاوّل سے لیکر شوال تک رہے - اور گردونواح کے علاقہ پر سریہ بہیجتے رہے پہر آپ ذی الحجہ مین عمرۃ القضا کی نیت سے نکلے - اور ستر بدنہ بہی ہمراہ لئے - اور جو مسلمان کہ عمرۂ اولی مین آپ کے ہمراہ تھے وہ بہی اِس وقت سب ساتہہ چلے -

جب مکہ والون نے سنا کہ رسول اللہ صلعم مکہ آتے ہین تو وہ مکہ سے باہر چلے گئے اور قریش آپسمین کہنے لگے - کہ نبی صلعم اور اون کے اصحاب بڑے عسرو جہدمین ہین - مدینہ کی آب وہوا نے انہین سست و نحیف اور بے قوت و ضعیف کردیا ہے - پہر وہ لوگ دار الندوہ کے پاس صف باندہ کر کہڑے ہو گئے -

جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے - تو آپ نے چادر اس طرح اوڑہی کہ دہنا ہاتہہ باہر کیا - اور بایان ہاتہہ اندر کیا - پہر فرمایا اوس شخص پر خدا رحم کرے جو آج اپنی قوت کا اظہار کرے پہر رکن کو بوسہ دیا - اور آپ اور آپ کے اصحاب خوب چستی سے اُچہلتے کودتے ہوے

دوڑے - جب آپ مکہ مین داخل ہوے ہین تو عبد اللہ بن رواحہ آپکے اونٹ کی خطام تہامے ہوے تہا - اور کہتا جاتا تہا -

خَلُّوا بنی الکُفَّار عَن سَبِیلِہ ۔۔ خَلُّوا فکُلُّ الْخَیرِ فی رَسُوْلِہ

اے کفار کی اولاد رسول اللہ کے راستہ سے ہٹ جاؤ - اور راستہ چہوڑ دو اوسکے رسول مین تمام خیر و برکت دیگئی ہے

یا رب انّی مومنٌ بِقیلِہٖ ۔۔ اَعرِفُ حَقَّ اللہِ فِی قبُولِہٖ

اپنے رب مین اونکی باتون پر ایمان لایا ہون - اور اللہ کا حق اسی کو جانتا ہون کہ اوسے قبول کرون

اور نبی صلعم نے اسی سفر مین میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا - اور تین روز مکہ مین رہے اسکے بعد مشرکون نے علی بن ابی طالب کے ہاتہ کہلا بہیجا - کہ اب آپ چلے جایئے - رسول اللہ نے کہا اگر آپ لوگ اجازت دین تو مین آپ لوگون مین اپنے نکاح کے رسوم ادا کرون اور کہانا پکواؤن اور آپ بہی اوسمین شریک ہون - اور ہمارے ساتہ کہانا کہائین - اونہون نے کہا ہمین تمہارے طعام کی ضرورت نہین ہے آپ جایئے - اِس واسطے رسول اللہ وہان سے اپنے وعدہ کے بموجب نکل آئے - اور میمونہ سے سرف کے مقام پر آکر خلوت کیا -

۷ھ رسول اللہ کا مدینہ آنا اور غزوہ موتہ اور غزوہ ابن ابی العوجار

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ کو چلے آئے - اور ذی الحجہ کے باقی ایام مین اور محرم سے لیکر ربیع الاول تک وہین رہے اور وہ لشکر اسی زمانہ مین بہیجا - جو موتہ مین کام آیا - اور یہ حج بہی مشرکون کے ہی اہتمام سے ہوا -

اور اسی سنہ مین غزوہ ابن ابی العوجار السلمی بنی سلیم پر ہوا - جب فریقین کا سامنا ہوا - تو ابن ابی العوجا اور اوس کے ہمراہی سب مارے گئے - مگر بعض کا قول ہے کہ اوس کے ساتہی مارے گئے تہے اور وہ صرف بچ گیا تہا -

سنہ ۸ ہجری

۷۶ زینب بنت رسول اللہ کا انتقال اسی سنہ مین زینب بنت رسول اللہ کا انتقال ہوگیا

یہ روایت واقدی نے بیان کی ہے۔

۷۷ غالب بن عبد اللہ کا سریہ کلب اللیث پر اور جندب کا استقلال اسی سنہ ہجری مین غالب بن عبد اللہ اللیثی الکلبی کا سریہ کلب اللیث کے بنی الملوح پر ہوا ہے۔ غالب کو کدید مین حارث بن البرصاء اللیثی مل گیا۔ غالب نے اوسے اسیر کر لیا۔ اس پر حارث کہنے لگا۔ کہ مین تو مسلمان ہونے کو آیا تہا۔ غالب نے کہا اگر تو سچا ہے تو ایک رات کا رسی سے بندہا رہنا کچھ تجہے بہت مضر نہین ہے۔ اور اگر تو جہوٹا ہے تو ہمکو ضرور ہے کہ تجہہ سے اپنی حفاظت کرین۔ اور اوسپر کسی اصحاب کو مقرر کر دیا۔ اور اوس سے کہدیا کہ اگر وہ تجہہ سے کچہہ منازعت کرے تو اوسکا سر کاٹ کر پہینکدینا۔ اور اگر وہ حکم مین رہے تو تو اوسوقت تک کہ مین لوٹون یہین رہنا۔

پہر یہ لوگ آگے روانہ ہوے۔ اور رفتہ رفتہ بطن الکدید تک پہونچے۔ اور عصر کے بعد وہان جاکر قیام کیا۔ اور جندب بن مکیث الجہنی کو ربیئہ کے طور پر بہیجا۔

جندب کہتا ہے۔ کہ مین ایک ٹیلہ پر چڑہا۔ جہان سے اون لوگون کے مکان دکہائی دیتے تہے۔ اور اس وجہ سے کہ کوئی مجہے دیکہے نہین پیٹ کے بل گہسٹنے لگا۔ وہان اون مین کا ایک شخص میری طرف کو آگیا۔ اور مجہے پیٹ کے بل گہسٹتے دیکہہ لیا۔ اور کمان نکالکر دو تیر لئے۔ اور ایک تیر میرے مارا۔ جو میرے ایک پہلو مین آکر لگا۔ مین نے اوسکو نکال کر پہینکدیا اور کچہہ حرکت نہین کی۔ پہر اوس نے دوسرا تیر مارا وہ میرے کندہے کے کنارہ پر لگا اوسے بہی مین نے نکال ڈالا۔ اور جیسا پڑا تہا بے حس و حرکت پڑا رہا۔ تب اوس نے کہا۔ میرے دونون

تیر اسکے لگ گئے۔ اگر یہ کوئی جاسوس ہوتا تو ضرور کچھہ نہ کچھہ حرکت کرتا۔

پھر جندب کہتا ہے۔ کہ ہم نے اون سے کچھہ پرخاش نہ کی۔ اور اوس وقت تک اون سے بالکل نہ بولے۔ کہ اون کے مویشی چراگاہون سے نہ آئین۔ اور اونہون نے دودہ نہ دوہ لیا۔ اسکے بعد ہم اون پر پہلے۔ اور اون کو قتل کیا۔ اور اون کے اونٹ لیکر جلد سے اور نہایت ہی خرتی اور تیزی سے بہاگے۔

پھر اون کا صریخ اون کی قوم کے پاس گیا۔ اور وہ اس قدر کثرت سے ہجوم کر کے آئے کہ ہم کو اون کے مقابلہ کی بالکل طاقت نہ تھی اور ہمارے ایسے نزدیک پہونچ گئے کہ قدید پہاڑ کا وادی ہی ہمارے اور اونکے درمیان رہ گیا۔ اسی مین قدرت ایزدی نے ایک کرشمہ دکہایا ایک بادل کی گھٹا اوٹھی۔ اور اوس سے ایسا زور کا مینہ برسا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسے زور کا مینہ دیکھا ہی نہ تہا۔ پھر وادی مین ایک سیلاب آیا کہ جس سے عبور کرنا دشوار ہوگیا۔ وہ وادی کی دوسری طرف سے ہم کو دیکھتے تھے۔ مگر یہ ہمت نہین پڑتی تھی۔ کہ اون مین سے کوئی ہمارے پاس آ سکے۔ پھر ہم مدینہ چلے آئے۔ اس لڑائی مین ہمارے مسلمانون کا شعار اَمِتْ اَمِتْ (مارو مارو) تہا اور ہماری تعداد دس آدمیون سے کچھہ زیادہ تھی۔

۸۷ علاء بن الحضرمی کا بحرین پر جانا اور شجاع اور کعب بن عمیر کے سرایا۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے علاء بن الحضرمی کو بحرین پر بہیجا تہا۔ جہان منذر بن ساوی حاکم تہا۔ منذر نے اس بات پر مصالحت کرلی۔ کہ مجوس سے جزیہ لیا جاوے۔ اور اونکے ذبیحہ نہ کہائے جائین اور اونکی عورتون سے نکاح کیا جائے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ علا کو رسول اللہ نے سنہ ۶ ہجری مین اوسوقت منذر کے پاس بہیجا ہے۔ جب کہ آپ نے اور بادشاہون کے پاس اپنے قاصد روانہ کئے تہے جسکا ذکر اوپر آچکا ہے۔

اسی سنہ مین شجاع بن وہب نے بنی عامر پر ربیع الاوّل مین چودہ آدمی سے تاخت کی تھی۔ اور یہ لوگ جاکر اونکے اونٹ پکڑ لائے تھے۔ جن مین سے ہر شخص کے حصّہ مین پندرہ پندرہ اونٹ آئے تھے۔

اسی سنہ مین کعب بن عمیر الغفاری کا سریہ ذات الاطلاح پر پندرہ آدمی سے ہوا ہے مگر جب یہ لوگ وہان پہونچے تو دیکھا کہ اونکے بہت کثرت سے آدمی ہین۔ انہون نے اون سے اسلام لانے کو کہا۔ اس سے تو اونہون نے انکار کیا۔ اور کعب کے سب آدمیون کو مار ڈالا۔ مگر وہ کسی طرح بچکر مدینہ چلا آیا۔ ذات الاطلاح ایک مقام شام کی طرف ہے یہ لوگ قضاعہ سے تھے۔ اور اونکا رئیس ایک شخص تھا جسکا نام سدوس تھا۔

خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام

۹ ۔ عمرو بن العاص کا نجاشی کے پاس جانا اسی سنہ ہجری کے ماہ صفر مین عمرو بن العاص مسلمان ہوکر نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور پھر خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ العبدری بھی آپ کے پاس آئے۔

عمرو کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا۔ وہ کہتے ہین کہ جب ہم جنگ احزاب سے لوٹے تو مین نے اپنے اصحاب سے کہا کہ محمد کی ترقی تو مین دیکھتا ہون بڑی بری طرح سے تیزی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ میری رائے مین یہ بہتر ہے کہ ہم نجاشی کے پاس چلے جائین۔ اگر محمد ہماری قوم پر غالب آگیا۔ تو ہم کو کچھ خوف نہین ہے ہم نجاشی کے پاس ہونگے۔ اور اگر ہماری

قوم محمدؐ پر غالب آگئی - تو ہم وہی لوگ ہون گے جنہین ہماری قوم جانتی ہوگی - جب چاہین گے چلے آئین گے - میرے دوستون نے کہا ہان یہ راے ٹہیک ہے - پہر وہ کہتے ہین کہ ہم نے چمڑے لئے اور بہت چمڑے فراہم کرکے نجاشی کے پاس چلے گئے -

۸۰ عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام -

وہ کہتے ہین کہ جس زمانہ مین مین نجاشی کے پاس رہتا تہا اوسی زمانہ مین عمرو بن امیۃ الضمری نبی صلعم کی طرف سے رسول ہوکر آیا - اور جعفر اور اوسکے اصحاب کی نسبت کچہہ گفتگو کی - مین یہ سنکر نجاشی کے پاس گیا - اور اوس سے کہا کہ عمرو بن امیۃ الضمری کو مجہے دیدے - مین اوسے اپنی مکہ کی قوم قریش کے راضی کرنے کے لئے مار ڈالون - یہ میرا کہنا تہا کہ نجاشی غصہ مین بہر گیا - اور اپنی ناک پر ایک ایسا تہپڑ مارا کہ مین سمجہا اوسنے اپنی ناک توڑ ڈالی - مین اس سے ڈر گیا - اور اوس سے کہا کہ اگر مین جانتا آپ میری اس درخواست سے ایسا بُرا مانین گے تو مین کبہی ایسی درخواست نہ کرتا -

وہ کہنے لگا تو مجہہ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ مین اوس شخص کے رسول کو تجہے قتل کرنے کو دیدون جسکے پاس وہ ناموس الاکبر آتا ہے جو موسیٰؑ کے پاس آتا تہا -

مین نے اوس سے کہا پادشاہ سلامت کیا یہ بات صحیح ہے - اوس نے کہا بے شک تجہے چاہیئے کہ تو میرا کہنا مان اور اوس کی اطاعت کر - واللہ وہ حق پر ہے - اور وہ ضرور اون لوگون پر غالب ہو جائے گا جو اوسکے مخالف ہین جیسے موسیٰ فرعون پر غالب ہو گئے تہے -

تب مین نے اوس سے کہا - تو مین تیرے ہاتہہ پر اوس سے بیعت کرتا ہون - اور مسلمان ہوتا ہون - اوس نے اپنا ہاتہہ پہیلایا - اور مین نے اوس سے بیعت کر لی -

پہر مین اپنے اصحاب کے پاس آیا - اور اون سے اسلام کا کچہہ ذکر نہ کیا - اور رسول اللہ

کے پاس جانے کے واسطے وہان سے واپس ہوا۔

راستہ مین مجھے خالد بن الولید ملے ۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پیشتر کا ہے ۔ وہ بھی آرہے تھے ۔ مین نے اون سے کہا کہان کو ابو سلیمان ۔ وہ بولے کہ اس شخص (محمد) کا سکہ تو جم گیا ۔ وہ نبی معلوم ہوتا ہے چلو چلکر مسلمان ہو جائین ۔ اب کب تک مارے مارے پھرتے پھرین ۔ مین نے کہا مین بھی تو مسلمان ہی ہونے کو آیا ہون ۔ پھر ہم نبی صلعم کے پاس آئے ۔ اور خالد بن الولید آگے گئے ۔ اور مسلمان ہوے ۔ پھر مین آپ کے قریب گیا اور مسلمان ہو گیا ۔ پھر عثمان بن طلیحہ آگے بڑھے اور مسلمان ہو گئے ۔

غزوہ ذات السلاسل

۸۱ عمرو بن العاص کا علاقہ جذام پر جانا اور ابو عبیدہ کی روانگی امداد کے لئے اور نیز عمرو بن العاص کا عمان پر جانا ۔

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو علاقہ بلی اور عذرہ کی طرف روانہ کیا ۔ کہ وہ جاکر لوگون کو اسلام کی دعوت کرین ۔ عمرو کی ماں قبیلہ بلی سے تھی رسول اللہ صلعم نے عمرو کو تالیف قلوب کے لئے اس قبیلہ کی طرف بھیجا تھا ۔ عمرو وہان گئے اور علاقہ جذام کے اوس چشمہ پر پہونچے جسکا نام ذات السلاسل ہے ۔ اور اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات السلاسل ہو گیا ۔

لیکن جب عمرو وہان پہونچے تو اِن کو دشمن سے اندیشہ ہوا ۔ اور اونہون نے رسول اللہ صلعم سے مدد چاہی ۔ رسول اللہ صلعم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کتنے ہی مہاجرین اولین کے ہمراہ اون کی مدد کو روانہ کیا ۔ جس مین ابوبکر اور عمر بھی تھے ۔ اور چلتے وقت ابو عبیدہ سے کہدیا کہ عمرو بن العاص سے تم اختلاف نہ کرنا ۔

پھر جب ابوعبیدہؓ اون کے پاس گئے تو عمروؓ نے کہا کہ تم تو میری مدد کے لئے آئے ہو ابوعبیدہ نے کہا۔ عمرو رسول اللہ نے مجھہ سے فرمایا ہی کہ تم باہم اختلاف نہ کرنا اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو مین تمہاری اطاعت کرون گا۔ عمرو نے کہا تو مین تمہارا امیر ہون۔ ابوعبیدہ نے کہا۔ اچھا آپ ہی امیر سہی۔ اس واسطے عمرو نے لوگون کو نماز پڑھائی۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو جیفر اور عیاذ کے پاس عمان کو بھیجا جو جلندی کے بیٹے تھے۔ یہ دونون ایمان لائے اور آپ کی رسالت کو مان لیا۔ اور عمرو بن العاص نے مجوسیون سے جزیہ وصول کیا۔

غزوہ الخبط وغیرہ

۴۳ ۸ھ غزوہ الخبط مین غذا کی کمی ہونا اور غازیون کا سمندر کی مچھلی کو کھانا۔

اسی سال مین غزوہ الخبط بھی ہوا ہے جسمین ابوعبیدہ بن الجراح امیر ہو کر تین سو انصار اور مہاجرین سے گئے تھے۔ یہ واقعہ ماہ رجب کا ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے زادراہ کے لئے اونہین خرما کا ایک تھیلا دیا تھا۔ ابوعبیدہ اون مین سے اول تو ایک ایک مٹھی لیتے اور اونہین دیتے تھے۔ اور پھر جب زاد راہ کم ہو گیا تو ایک ہی ایک خرما دینے لگے تھے۔ ہر شخص اون سے اوسے لیکر چباتا اور پانی پی لیتا تھا۔ آخر کار تھیلے مین جس قدر خرما تھے وہ سب خرچ ہو گئے لاچار اونہون نے درختون کے خبط (یعنی پتے جھاڑ جھاڑ کر) کھائے (اور اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوۃ الخبط ہو گیا) اور جب نہایت ہی بھوکون مرے۔ تو قیس بن سعد بن عبادہ نے نو اونٹ ذبح کئے۔ اور اونہون نے کھالئے۔ پھر اونٹون کے ذبح کرنے کو ابوعبیدہؓ نے منع کر دیا۔ تب قیس نے اونٹ ذبح کرنا موقوف کئے۔

پہر سمندر مین سے جہان یہ لوگ تہے اوس مقام پر ایک مری ہوئی مچہلی باہر آ پڑی۔ اور انہون نے اوسے خوب پیٹ بہر کر کہایا یہ مچہلی اس قدر بڑی تہی کہ ابو عبیدہ نے اوس کی ایک پسلی گاڑ دی تہی جب کوئی سوار ادہر ہو کر نکلتا تو اوس سے نیچا ہی ہوتا تہا۔ جب یہ لوگ وہان سے لوٹ کر مدینہ آئے۔ تو انہون نے اسکا ذکر نبی صلعم سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہایا تو اچہا کیا۔ خدا تعالی کے یہان سے تمہین یہ رزق عنایت ہوا تہا۔ اور پہر رسول اللہ صلعم نے بہی اوسمین سے کہایا۔ پہر لوگون نے رسول اللہ سے قیس بن سعد کی مہربانی کا بہی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جود و کرم تو اس گہرانے کا خاصہ ہی ہے۔

۸۳ ابو قتادہ اور عبد الرحمن بن حدرد کا سریہ جشم پر۔

اسی سنہ کے ماہ شعبان مین ایک اور سریہ رسول اللہ صلعم نے روانہ کیا تہا اسکا امیر ابو قتادہ تہا۔ اور اوسکے ساتہ ابو حدرد الاسلمی بہی تہا۔ اس کا سبب یہ ہوا تہا کہ رفاعۃ بن قیس یا قیس بن رفاعۃ جشم کے ایک بڑے بطن کو لیکر غابہ مین آیا تہا۔ اور نبی صلعم کی لڑائی کا ارادہ کیا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے ابو قتادہ کو اور اوسکے ہمراہیون کو اوس کی خبر لانے کے واسطے روانہ کیا۔ یہ لوگ اونکے قیام گاہ کی طرف غروب آفتاب کے وقت پہونچے۔ اور ان مین کا ہر ایک شخص ایک ایک طرف جاکر چہپ گیا۔ یہ لوگ صرف تین آدمی تہے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ سولہ[16] آدمی تہے۔

عبد اللہ بن حدرد کہتا ہے۔ کہ اون کا کوئی راعی اسوقت تک چراگاہ سے نہین آیا تہا۔ اوسے بہت دیر ہوگئی تہی اس واسطے رفاعۃ بن قیس اون کی تلاش مین نکلا۔ ہتیار بہی اوسکے پاس تہے۔ مین نے اپنی کمین گاہ سے اوسکے ایک تیر مارا جو عین اوسکے دل پر جا لگا۔ اور اوس سے ایسا گرا۔ کہ آواز بہی نہ دی۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ پہر مین نے اوس کا سر کاٹ لیا۔

اور اون کے لشکر کے ایک سمت سے حملہ کر کے اللہ اکبر کا نعرہ مارا - میرے ہمراہیون
نے بھی تکبیر کی آواز بلند کی - کہ اونکے سنتے ہی اون پر کچھہ ایسا رعب غالب ہوا - کہ بھاگ کھڑے ہوے
اور اپنے عورتون بچون کو اور جو ہلکا اسباب تھا اوسے لیکر بھاگ گئے - اور ہم اون کے کثرت
سے اونٹ اور بکریان ہنکال لائے - اور اونہین لیکر رفاعہ کے سمیت رسول اللہ کے
پاس پہونچے - رسول اللہ نے اون اونٹون سے مجھے تیرہ اونٹ عنایت کئے -
کہ اوسی مین مین نے نکاح کیا اور خانہ دار بن گیا - اس وقت رسول اللہ نے ایک اونٹ
دس بکریون کے برابر تجویز کیا تھا -

۸۴ ابو قتادہ کا سریہ اضم پر اور محلم کا عامر بن الاضبط کو باوجود اظہار اسلام مار ڈالنا -

اسی سنہ مین رسول اللہ نے ابو قتادہ کو بھی اضم کیطرف روانہ کیا تھا اور اوس کے ساتھہ محلم بن جثامۃ اللیثی کو بھی بھیجا تھا - یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے -
اس مین اونہین عامر بن الاضبط الاشجعی راستہ مین ملا - کہ وہ ایک اونٹ پر جارہا تھا - اور اوس
کا مال واسباب بھی اوسکے ساتھہ تھا - اوسنے مسلمانون کو دیکھکر مسلمانون کی طرح اونہین سلام کیا -
اس واسطے کسی مسلمان نے اوس سے پرخاش نہ کی مگر محلم بن جثامہ سے اور اوس سے
پہلے کچھہ تکرار تھی - اوس نے اوسے قتل کر دیا - اور اوسکا اونٹ لے لیا - پھر جب یہ لوگ
رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آئے - اور یہ سب حال بیان کیا - تو اوسوقت یہ آیت
نازل ہوئی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا
لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَعِنْدَ
اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا (مسلمانو جب
تم اللہ کی راہ مین لڑنے کے لئے باہر نکلو تو جن لوگون پر چڑھ کر جاو اون کا حال اچھی طرح

تحقیق کرلیا کرو - اور جو شخص اظہار اسلام کے لئے تم سے سلام علیک کرے - اوس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین - اور اِس کہنے سے تمہارا مقصود ہو زندگی دنیا کا سازوسامان تاکہ اوسکو دشمن ٹھیرا کر لوٹ لو سو ایسی لوٹ پر کیا گرتے ہو خدا کے یہان تمہارے لئے بہت سی جائز غنیمتین موجود ہین - پہلے تم بھی تو ایسے ہی کھل کر اظہار اسلام کرتے ہوے ڈرتے تھے - پھر اللہ نے تم پر اپنا فضل کیا - کہ کھلم کھلا اظہار اسلام کرنے لگے - تو دوسرے نومسلمانون کی کمزوری پر نظر کرکے ڈرنے سے پہلے اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو) بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ سریہ اوس وقت ہوا ہے کہ جس وقت رسول اللہ مکہ کی طرف رمضان مین روانہ ہوے ہین -

غزوہ موتہ

۸۵ رسول اللہ صلعم کا زید بن حارثہ کی امارت مین رومیون پر لشکر بھیجنا اور اوس کا وداع کرنا -

تاریخ کے لحاظ سے تو مناسب یہ تھا - کہ ہم اِس غزوہ کو پچھلے غزوون سے پہلے لکھتے مگر پیچھے ہم نے اِس وجہ سے اوسے لکھا ہے کہ بڑے بڑے غزوے ایک جگہ متصل ہو جائین - اور علی التوالی یکے بعد دیگرے بیان کئے جائین - یہ غزوہ سنہ ۸ ہجری کے ماہ جمادی الاولیٰ مین ہوا ہے - اِن لوگون پر رسول اللہ صلعم نے زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا تھا - اور فرمایا تھا کہ وہ اگر مارے جائین تو پھر اون کے بعد امیر جعفر بن ابی طالب ہون اور اگر وہ بھی مارے جائین تو عبداللہ بن رواحہ امیر لشکر قرار دئے جائین جعفر نے اسپر کہا کہ مجھے اسی کا ڈر تھا کہ آپ زید بن حارثہ (غلام) کو مجھپر امیر کہین مقرر نہ کردین - آپ نے فرمایا کہ جاؤ تمھین نہین معلوم

کہ اِس مین کون سے شے بہتر ہے۔
پھر لوگ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اِن لوگون کی زندگی سے ہمین فائدہ نہ اُٹھانے دیا۔ رسول اللہ خاموش ہو رہے۔ اور اِس کا کچھ جواب نہ دیا۔ رسول اللہ کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ جب فرماتے کہ اگر فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو اور فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو تو جتنون کا آپ اس طرح ذکر کر دیتے تھے وہ سب مارے ہی جایا کرتے تھے کوئی اون مین پھر زندہ نہین رہتا تھا۔ اِسی لئے لوگ اِس وقت جان گئے تھے کہ یہ لوگ بھی مارے جائین گے۔ اور اسی واسطے اونہون نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ ان کی زندگی سے آپ نے ہمین فائدہ نہ اُٹھانے دیا۔
یہ تین ہزار آدمی کا لشکر تھا۔ جب سب ساز و سامان سے درست ہو گئے۔ اور چلنے لگے تو رسول اللہ صلعم نے اور مدینہ والون نے اونہین وداع کیا۔ اور جب آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو وداع کیا تو وہ رو پڑا۔ لوگون نے پوچھا کہ تم کیون روتے ہو۔ کہا مین اِس لئے تو نہین روتا ہون کہ مجھے کچھ دنیا کی محبت ہے۔ یا آپ لوگون سے دوستی ہے۔ لیکن مین نے رسول اللہ صلعم کو ایک آیت پڑھتے ہوے سنا ہے۔ اور وہ یہ ہے وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (اے انسانو تم مین کوئی بھی ایسا نہین جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے یہ ایک وعدہ قطعی فیصل شدہ ہے جس کا پورا کرنا تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ پھر ہم پرہیزگارون کو بچا لین گے۔ اور نافرمانون کو اوسی مین گھٹنون کے بل گھسٹتا ہوا چھوڑ دین گے) سو مین نہین جانتا کہ جب اوس پر جاؤن گا تو وہان سے لوٹون گا کیونکر۔ مسلمانون نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ رہے اور تمہین اِس سفر سے

سلامت خیر وعافیت سے لائے۔ پھر عبداللہ نے کہا ؎

لٰکنّنی اَسْاَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَۃً		وَضَرْبَۃً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

لیکن مین تو اللہ تعالی سے جو رحمٰن ورحیم ہے مغفرت کی درخواست کرتا ہون اور اوس سے دعا مانگتا ہون کہ میرے تلوار کی ایسی ضرب لگے جس کے باعث زخم مین سے جھاگ نکل جائین۔

اَوْطَعْنَۃً بیدی حَرّانَ مُجْهِزَۃً		بِحَرْبَۃٍ تَنْفُذُ الاحشاءَ والکبدا

یا کسی دل جلے شخص کے ہاتھ سے برچھے کا ایک ہولا لگے جو احشا اور جگر کے پار ہو جائے اور زخمی کا کام تمام ہی کر دے۔

حتی یقولوا اذا مرّوا علی جَدَثی		اَرْشَدَکَ اللّٰہُ مِنْ غازٍ فَقَدْ رَشَدَا

کہ جس سے اگر لوگ میری قبر پر گذرین تو بے ساختہ یہ کہنے لگین۔ اللہ تجھے ہدایت دے اے وہ شخص جسنے غزا کی اور ٹھیک راستہ پر گیا ہے۔

جب رسول اللہ اوسے وداع کر کے واپس ہوئے تو عبداللہ نے یہ شعر کہا ؎

خَلَفَ السَّلَامُ عَلٰی اِمْرِءٍ وَدَّعْتُہُ		فِی النَّخْلِ خَیْرُ مُشَیِّعٍ وَخَلِیلِ

اوس شخص پر سلام ہو جسے مین نے نخلستان مین وداع کیا۔ اور وہ تمام مشایعت کرنے والون مین اور تمام دوستون مین بہتر ہے۔

۸۶ رومیون کا مسلمانون کے مقابلہ کے لئے آنا اور اون کی تعداد اور عبداللہ کی جرأت اور اوسکے اردون کو دیکھکر زید بن ارقم کا گھبرانا

پھر یہ لوگ روانہ ہو کر معان مقام مین پہونچے۔ اور وہان قیام کیا۔ یہان انہین معلوم ہوا۔ کہ ہرقل بادشاہ روم نے ان کے مقابلہ کے واسطے ایک لاکھ رومیون کی فوج بھیجی ہے۔ اور ایک لاکھ عرب قبائل لخم جذام بلقین اور بلی سے بھی بھیجے ہین ان پر ایک شخص قبیلہ بلی کا حاکم ہے جس کا نام ہے مالک بن رافلہ۔ اور یہ لوگ آکر

تا آب مقام مین ٹھیرے ہین جو بلقا کے علاقہ مین ہے۔

مسلمان اس واسطے معان مین دو روز ٹھیرے رہے اور یہ سوچتے رہے کہ اونہین کیا کرنا چاہیئے۔ اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم کو لکھین اور آپ کو یہ سارا حال ظاہر کر کے دریافت کرین کہ ہمین کیا کرنا چاہیئے۔ اور جب تک آپ کا کچھ حکم نہ آوے تب تک کچھ کام نہ کرین۔

مگر عبد اللہ بن رواحہ نے اونہین جرأت دلائی کہ آگے بڑہین۔ اور کہا بھائیو تم تو شہادت کے واسطے نکلے ہو۔ کیا اوسی سے تم جی چراتے ہو۔ ہم تو ان لوگون سے لڑنے آئے ہین کیا اس وجہ سے آئے ہین کہ ہم بہت ہین اور بڑے زبردست ہین نہین بلکہ ہم تو اوس دین کی خاطر لڑنے آئے ہین جسے اللہ نے ہمین از راہ عنایت عطا فرمایا ہے۔ چلو آگے بڑہو۔ دو حسنات مین سے ہمین ایک چیز ضرور ملے گی۔ یا تو ہم غالب ہو جائین گے یا شہادت نصیب ہوگی۔ لوگون نے کہا عبد اللہ سچ کہتا ہے۔ اور پھر آگے چل دیے۔

زید بن ارقم ایک یتیم بچہ تہا۔ اور عبد اللہ کے پاس پرورش پاتا تہا۔ وہ بہی اس سفر مین اوسکے ساتھ ساتھ خرجی پر بیٹھا ہوا چلتا تہا۔ جب عبد اللہ نے یہ شعر پڑہے ہے۔

مسيرة اربع بعد الحساء		اذا ادنيتني وحملت رحلي

اے اونٹنی جب تو نے مجھے یہان پہونچا دیا۔ اور حسا مقام سے آگے چار منزل میرے سامان سفر کو اوٹھا لے گئی۔

ولا ارجع الى اهلي وراء		فشانك فانعمي وخلاك ذم

تو اب تو اپنا راستہ لے اور چرتی پھر تجھہ پر اب کوئی الزام نہین۔ مین اپنے لوگون مین لوٹکر گھر کو نہ جاؤن گا۔

وجاء المسلمون وغادرونی		بارض الشام مشهور الثواء
اور مسلمان آئے - اور شام کے ملک مین جہان میری قبر دکھائی دیتی ہے مجھے چھوڑ گئے -		
وردک کل ذی نسب قریب		من الرحمن منقطع الاخاء
اور اسے ناقہ تجھے ہر ایک ایسے شخص نے واپس کر دیا جو نسب کا اچھا اور رحمن الرحیم سے قریب اور برادری سے تعلقات منقطع کر چکا ہے -		
هنالک لا ابالی ضلع بعل		ولا نخل اسافلها رواء

وہان نہ تو مین کسی جہاڑی کے پہلو کی پروا کرتا ہون اور نہ کسی درخت خرما کی - کہ جسکی جڑین مجھے تازگی بخشین

اور زید نے سنے تو وہ رونے لگا - عبداللہ نے اوسے درہ سے مارا - اور کہا اے بے وقوف تجھے کیا مطلب - اللہ تعالے لے مجھے شہادت دے گا تو تو اسی کجاوہ پر بیٹھا بیٹھا گھر کو لوٹ جانا -

۸۷ رومیون اور مسلمانون کی لڑائی اور زید اور جعفر اور عبداللہ کی شہادت اور رومیون کا غلبہ -

پھر یہ لوگ کچھ اور آگے بڑھے تو روم اور مشرک عربون کی قوم انہین بلقا کے ایک قریہ مین ملی - جسکا نام مشارف تہا (مشارف الشام وہ چند قریے ہین جہان عرب لوگ جا کر بس گئے ہین) یہان سے مسلمان ایک اور قریہ کی طرف چلے گئے جسکا نام موتہ تہا - اور یہین فریقین کا مقابلہ اور مقاتلہ ہوا - اِس وقت مسلمانون کے میمنہ پر قطبہ بن قتادۃ العذری اور میسرہ پر عبایہ بن مالک الانصاری تہے - فریقین مین نہایت سخت لڑائی ہوئی - زید بن حارثہ رسول اللہ صلعم کا رایت لئے ہوئے لڑتے رہے اور ایسی شجاعت کے ساتھ لڑے کہ خود ہی دشمنون کے نیزون کے درمیان مین جا گھس گئے - اور شہید ہو گئے -

جب زید بن حارثہ شہید ہو گئے - تو رایت حسب ہدایت رسول اللہ صلعم جعفر بن ابی طالب نے لیا اور دشمنون سے لڑنے لگے اوسوقت جعفر یہ کہتے جاتے تھے ؎

یا حبذ الجنۃ واقترابھا	طیبۃ و بارداً شرابھا

جنت اور جنت مین جانا کیسا اچھا ہے - وہان کی شراب پاکیزہ اور ٹھنڈی ہے -

والروم روم قد دنا عذابھا	کافرۃ بعیدۃ انسابھا

رومی تو رومی ہی ہین - اون کا عذاب اب قریب آچکا ہے - وہ کافر ہین - اور انساب اونکے بہت دور ہین یعنی شریف نہین ہین -

علیّ اذ لاقیتھا ضرابھا

مجھہ پر یہ لازم ہے - کہ جب میرا اون کا سامنا ہو تو مین اونہین خوب ہی مارون -

جب لڑائی خوب زور و شور پر ہونے لگی تو جعفر اپنے شقرا (سرخ سپید) گھوڑے پر سے اتر پڑے اور اوسکی کونچین کاٹ دین تاکہ لوگ جان جائین کہ جعفر اب میدان سے ہٹنے کے نہین - اگرچہ کونچین کاٹ دینے کا دستور پہلے بھی تھا - مگر اسلام مین جعفر ہی سب سے اوّل شخص ہین جنہون نے ایسے موقع پر اپنے گھوڑے کی کونچین کاٹ دی ہین - ان کی شہادت کے بعد جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا تھا کہ تیر اور تلوار اور برچھیون کے کوئی اسّی زخم سے زیادہ بدن پر لگے ہین -

جب جعفر شہید ہو گئے تو عبداللہ بن رواحہ نے رایت لیا - اور آگے بڑھ کر خوب تردد کیا - اور اپنے نفس سے خطاب کر کے یہ اشعار پڑھے -

اقسمت یا نفس لتنزلنہ	طائعۃ اولا لتکرھنہ

اے نفس مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو خوشی خوشی کہنا مان لے - اور اگر تو نے بخوشی کہنا نہ مانا تو تجھے بکراہت ماننا پڑیگا -

اِن اجلب الناس وشدّوا الرنّہ		مالی اراک تکرھین الجنّہ

اگر لوگون نے شور وغل مچایا اور سسکیین باندہ لین یعنی سفر کا سامان کرلیا - توبہر تو کیون جنت کی طرف جانے مین کراہت کرتا ہے -

قد طالما قد کنت مطمئنّہ		ھل انتِ الا نطفۃ فی شنّہ

پہلے تو مطمئن رہا کرتا تہا - اب سجہے کیا ہوگیا کیا تو فقط ایک نطفہ ہی نہین ہے جو ایک چمڑے کی بوتل مین تہا اور یہ بہی اوسی کے اشعار ہین -

یا نفس اِن لم تُقتلی تموتی		ھذ احمام الموتِ قد صلیتی

اے دل اگر تو اسوقت مارا نہ گیا تب بہی تو تو ایک دن ضرور مرے گا - یہ تو موت کا فرمان یا تنور ایسا ہے کہ اسمین ایک دن تو ضرور تو بھونا جاے گا -

وما تمنّیتِہ فقد اُعطیتی		اِن تفعلی فعلھما ھُدیتی

جس چیز کی سجہے تمنا تہی وہ تو سجہے مل گئی - اگر تو اس وقت وہی کام کرے جو ان دونون زید اور جعفر نے کیا تو تو ٹہیک رستہ پر ہوگا -

پہر وہ میدان جنگ مین گہوڑے پر سے اُتر پڑا - وہان اوسکا بہتیجا اوسکے لیئے ایک گوشت کی ہڈی لایا - کہ اسے کہالے کچہہ بدن مین طاقت آجاے گی - تیرا اسوقت بہت بُرا حال ہورہا ہے - عبداللہ نے اوس ہڈی کو لیا - کہ کہائے - اور ایک منہ بہی مارا - کہ اسی مین لشکر کی ایک طرف سے ریلے کی آواز آئی - عبداللہ نے سنکر کہا اے نفس ابہی تو زندہ ہے - اور دنیا مین موجود ہے پہر ہڈی کو ڈالدیا - اور تلوار لیکر آگے بڑہا - اور ایسا لڑا کہ جا کر قتل ہوگیا - اِس وقت مسلمانون کی حالت بہت بُری ہورہی تہی - اور دشمن کا اون پر غلبہ ہوگیا تہا - مگر مسلمانون مین قطبہ بن قتادہ نے اِس سے پیشتر ہی

مالک بن رافلہ کو مار ڈالا تھا جو مشرکین عرب کا سردار تھا۔

۸۸ رسول اللہ کا مدینہ والون کو امراے لشکر کے قتل کی خبر دینا۔

پھر اوسی وقت رسول اللہ صلعم کے پاس خدا تعالی کے یہان سے خبر آئی۔ کہ معرکہ جنگ مین ایسے ایسے حال گزرا۔ رسول اللہ آئے اور منبر پر چڑھے۔ اور حکم دیا تو۔ الصلوٰۃ جامعۃ کی منادی کی گئی۔ اور لوگ فوراً اکٹھے ہو گئے۔ تب رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھے خبر آئی ہے۔ کہ لشکر تمہارا جو غزا پر گیا ہے اوس سے دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ اور زید کو درجہ شہادت ملا۔ پھر اونکے لئے آپ نے استغفار کیا۔ پھر فرمایا کہ لوا جعفر نے لیا اور دشمنون پر حملہ کیا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ اونکے لئے بھی آپنے مغفرت کی دعا مانگی۔ پھر فرمایا کہ لوا عبد اللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ یہ کہکر آپ کچھ خاموش ہو گئے۔ اور اوس سے انصار کے چہرون پر ایک تغیر چھا گیا۔ اور جان گئے کہ عبد اللہ کی نسبت بھی آپ ایسا ہی کہین کے جس سے اونہین رنج ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوس نے بھی دشمنون سے لڑائی کی۔ اور لڑکر شہید ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ طلائی تختون پر جنت کو اٹھا لئے گئے۔ مین نے دیکھا کہ ابن رواحہ کے سریر مین دوسرے سریرون سے کچھ ازورا رہے۔ مین نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ کہا وہ دو سیدہے چلے گئے مگر اس نے کچھ تردد کیا اور پھر گیا۔

۸۹ خالد کی امارت اور دشمن کو پسپا کر کے لشکر اسلام کو نکال لانا۔

جب ابن رواحہ قتل ہو گیا۔ تو ثابت بن ارقم الانصاری نے لوا اٹھا لیا اور کہا مسلمانو کسی شخص کو اپنا سردار بناؤ۔ اور ایک آدمی اپنے درمیان سے منتخب کرو۔ اونھون نے کہا کہ ہم تم سے بھی راضی ہین۔ ثابت نے کہا مین تو اوس سے راضی نہین۔ تب سب لوگون نے خالد بن الولید کو امارت کے لئے منتخب کیا۔ اور اونھون نے

رایت لیکر دشمنون سے مقابلہ کیا - اور اونہین ہٹا دیا - جس سے دشمن ہٹ گئے -
پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ابن رواحہ کے بعد لوا اللہ تعالیٰ کے سیوف مین سے
ایک سیف خالد بن الولید نے لیا - پہر وہ لوگون کو لے کر لوٹ آیا - اسی روز سے
اون کا خطاب خالد سیف اللہ ہو گیا -

۹۰ مردہ کے رشتہ دارون کے لئے کہانا بہیجنے کی رسم کی ابتدا اور جعفر کی موت کا رنج -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جعفر کل کچہہ
فرشتون کے ہمراہ میرے سامنے ہوکر
گزرے - اوسوقت اللہ تعالیٰ نے بجاے
اونکے ہاتہون کے جو لڑائی مین کٹ گئے تہے اونہین دو بازو دیے تہے جن کے آگے
کے پر خون مین رنگے ہوے تہے -

اسما زوجہ جعفر کہتی تہی - کہ نبی صلعم میرے پاس آئے - اوس وقت مین اپنے
کام دہندے سے فارغ ہو چکی تہی اور جعفر کے بچون کو نہا دہلا کر اور تیل لگا کر بیٹہی تہی -
آپ نے آکر اونہین پکڑا اور سونگہا - اور پہر آنکہون مین آپ کے آنسو بہر آئے مین نے
پوچہا یا رسول اللہ کیا جعفر کے پاس سے آپ کو کچہہ خبر ملی ہے - فرمایا ہان - وہ آج
مارے گئے - پہر آپ اپنے گہر کو لوٹ گئے - اور جا کر حکم دیا کہ آل جعفر کے لئے
کہانا تیار کرو - دین اسلام مین مردہ کے رشتہ دارون کے واسطے کہانا پکوانے کی
رسم اسی روز سے شروع ہوئی ہے - اسما بنت عمیس کہتی ہے کہ مین اوٹہی اور
تیاری کرنے لگی - اور عورتین میرے گرد جمع ہو گئین -

پہر جب لشکر لوٹ کر آیا تو رسول اللہ اور تمام مسلمان اوس سے جا کر ملے - اوس وقت
رسول اللہ نے عبد اللہ بن جعفر کو لیا اور اپنے آگے کر لیا تہا

پہر لوگون نے لشکر کے اوپر خاک اوڑائی اور کہنے لگے - یافرار یافرار (بہگوڑے بہگوڑے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین وہ بہاگے نہین بلکہ پہر دشمن پر جائین گے انشاء اللہ تعالیٰ -

فتح مکہ

۹۱ بنی بکر اور خزاعہ کا اصل جہگڑا جاہلیت مین

اس غزوہ موتہ کے بعد رسول اللہ صلعم کو دو ہی مہینے جمادی الاخرہ اور رجب گزرے تہے کہ بنی بکر بن عبد مناۃ نے خزاعہ پر تعدی کی یہ لوگ ایک چشمہ پر رہتے تہے جو اسفل مکہ مین تہا اور جسکا نام وتیر تہا اور صلح حدیبیہ کے رو سے خزاعہ رسول اللہ صلعم کے ماتحتون مین اور بکر قریش کے ماتحتون مین داخل تہے

اس جہگڑے کا اصل سبب یہ تہا - کہ ایک شخص بنی الحضرمی مین سے جس کا نام مالک بن عباد تہا اور اسود بن رزن الدئلی البکری کا حلیف تہا ایام جاہلیت کے زمانہ مین تجارت کے واسطے نکلا - جب وہ خزاعہ کے علاقہ مین پہونچا - تو اونہون نے اوسے قتل کر کے اوس کا مال واسباب چہین لیا - اس پر بنی بکر نے خزاعہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر مار ڈالا - اس کے بعد خزاعہ بنی الاسود بن رزن پر چڑہ دوڑے - اور اوسکے تینون بیٹون سلمی کلثوم اور ذویب کو عرفہ مین پکڑ کر مار ڈالا - یہ لوگ بنی بکر کے اشراف مین سے تہے - اسی زمانہ مین اسلام کا چرچا پہیلا - اور خزاعہ اور بکر ہی نہین بلکہ تمام لوگ اوسکے معاملون مین مشغول ہو گئے -

پہر جب حدیبیہ کی صلح ہوئی - اور خزاعہ نبی صلعم کے عہد مین اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہو گئے - تو بکر نے اس صلح کو بہت غنیمت سمجہا - اور ارادہ کیا - کہ خزاعہ نے جو

بنی الاسود کو قتل کر دیا ہے اوسکا بدلہ چپکے سے لے لین گے ۔

۹۲ بکر کا اور قریش کا عہد کے خلاف خزاعہ پر چھاپا مارنا ۔

پہر نوفل بن معاویہ الدئلی نے بنی بکر مین سے اپنے متبعین لئے ۔ اور چشمہ وتیر پر جا کر خزاعہ پر چھاپا مارا ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خزاعہ کے کسی شخص نے بکر کے کسی شخص کو دیکھا تہا کہ وہ رسول اللہ صلعم کی ہجو پڑہ رہا ہے ۔ اس پر خزاعی نے اوسکے سر پر کچھہ مارا جس سے اوسکے سر مین زخم آگیا ۔ اور دونون فریق مین فساد اُٹھہ کھڑا ہوا سپہر بکر اُٹھے اور خزاعہ پر وتیر مین جا کر شبخون مارا ۔ اور قریش نے سلاح اور جانورون سے خزاعہ کے برخلاف بنی بکر کی اعانت کی اور کچھہ قریش کے لوگ چھپ کر لڑنے کو بہی گئے ۔ جن مین صفوان بن امیہ عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو بہی تہے ۔

اس واسطے خزاعہ حرم کی طرف چلدیے ۔ اور اونکے کتنے ہی آدمی مارے گئے پہر جب وہ حرم مین داخل ہو گئے تو بکر نے کہا نوفل اب تو ہم حرم مین داخل ہو گئے ۔ اپنے معبود کا تو کچھہ لحاظ کرنا چاہیئے ۔ اوس نے کہا ۔ کہ آج تو کوئی معبود نہین ہے ۔ بنی بکر تم اپنا بدلہ لے لو ۔ تم پر لوگ حرم مین زیادتی کرتے ہین ۔ تم اپنا بدلہ کیون نہین لیتے ۔

۹۳ عمرو بن سالم اور بدیل کا رسول اللہ کے پاس قریش کے برخلاف استعانت کے لئے آنا ۔

جب بکر اور قریش نے اپنا عہد توڑ دیا ۔ اور جو قول قرار اون کے اور نبی صلعم کے درمیان ہوے تہے اون کا کچھہ خیال نہ رکہا ۔ تو عمرو بن سالم خزاعی کعبی اپنے وطن سے نکلا ۔ اور نبی صلعم کے پاس مدینہ مین آیا ۔ اور آپکے روبرو آکر کہنے لگا ۵

یارب انی ناشد محمدا		حلف ابینا وابیہ الاتلدا

یارب مین محمد کو خدا کا واسطہ دیکر وہ حلف اور عہد و پیمان یاد دلاتا ہون جو ہمارے اور اون کے

پدر (بزرگوار) کے درمیان موروثی چلا آتا ہے۔

فوالدا كنا وكنت ولدا ۔۔۔ ثمت اسلمنا فلم ننزع يدا

اوس وقت جب یہ حلف ہوا تہا ہم تو باپ تہے اور اے محمد تم بیٹے تہے۔ پہر اب ہم اسلام لے آئے۔ لیکن ہمنے اوس عہد سے دست کشی نہین کی ہے۔

فانصر رسول الله نصرا اعتدا ۔۔۔ وادع عباد الله ياتوا مددا

رسول اللہ آپ ہماری نصرت نہایت مستعدی کے ساتہ کیجیے اور اللہ کے بندون کو بولائیے وہ مدد کے واسطے آپ پاس فوراً آئینگے۔

فيهم رسول الله قد تجردا ۔۔۔ ابيض مثل البدر تسمي صعدا

اون عباد اللہ مین اللہ کا رسول ہے جو یکتا ہے۔ اور چودہوین رات کے چاند کی طرح جو بلند ہوتا جاتا ہے منور ہے۔

ان سيم خسفا وجهه تربدا ۔۔۔ في فيلق كالبحر يجري مزبدا

اگر اوسکے معاملات مین ظلم وستم روا رکہا جاوے تو لوگون کی مجلس مین اوسکا چہرہ مارے غصہ کے ایسا متغیر ہوجاتا ہے کہ جیسے سمندر جہاگ بہرا ہوا جوش مین بہتا ہو۔

ان قريشا اخلفوك الموعدا ۔۔۔ ونقضوا ميثاقك المؤكدا

اے محمد قریش نے آپ کے عہد وپیمان کے خلاف کیا۔ اور جو میثاق اور قول قرار آپ سے بڑی تاکید کے ساتہ کئے تہے اونہین بالکل توڑ دیا۔

وجعلوا لي في كداء رصدا ۔۔۔ وزعموا ان لست ادعو احدا

اور وہ لوگ کدا مین (جو مکہ کے پاس ایک پہاڑ ہے) میری تاک مین بیٹہے۔ اور سمجہو کہ مین کسی شخص کو اپنی مدد کیلیے پکارونگا نہین

وهم اذل واقل عددا ۔۔۔ هم بيتونا بالوتير هجدا

اور وہ بڑے ذلیل اور تعداد مین بہی بہت تہوڑے ہین - اور اونہون نے ہمین ایسا تنگ کیا کہ وتیر مین ہم رات بہر بیدار دعائین مانگتے رہے -

وَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّسُجَّدًا

اور اوس وقت ہمین آکر قتل کیا - کہ ہم رکوع وسجود مین تہے -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا - عمرو بن سالم تجہے مدد دی جاے گی - پہر رسول اللہ صلعم کو آسمان مین ایک عنان نظر آئی - اوسے دیکہکر رسول اللہ نے فرمایا - اِس ابر سے بنی نصر بن کعب کی امداد کی بارش برسی ہے -

عبدالمطلب اور خزاعہ کے درمیان قدیم زمانہ مین حلف ہوا تہا - اِس واسطے عمرو بن سالم نے کہا ہے حلف ابنیا وابیہ الاتلدا -

پہر اِس کے بعد بدیل بن ورقاء الخزاعی خزاعہ کے کچہہ آدمی لے کر نبی صلعم کے پاس آیا - اور اون سب نے آکر آپ کو پکارا اوس وقت آپ غسل کر رہے تہے - وہین سے آپ نے فرمایا یا لبیکم - اور پہر نکلکر آئے - اون لوگون نے آپ سے سارا حال بیان کیا - اور پہر یہ لوگ مکہ کو لوٹ گئے -

اِسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابوسفیان یہان آیا ہے - اور خوف کے سبب سے وہ تجدید عہد کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ مدت صلح مین کچہہ زیادتی کی جاے -

پہر بدیل چلا گیا - اور راستہ مین عسفان کے مقام پر اوسے ابوسفیان ملا - جو نبی صلعم کے خوف سے مدینہ کو تجدید عہد کے واسطے جاتا تہا - ابوسفیان نے بدیل سے پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے - کہا خزاعہ کے پاس سے جو ساحل کی طرف اِسی وادی کے

بطن مین ہین کہا کیا تو محمدؐ کے پاس نہین گیا - بدیل نے کہا نہین - ابوسفیان نے اپنے اصحاب سے کہا - کہ اوسکے ناقہ کی مینگنیان دیکھو - اگر مدینہ سے آیا ہوگا تو اوس نے خرما کی گٹھلیان کہلائی ہون گی - دیکھا تو معلوم ہوا - کہ اوس مین خرما کی گٹھلیان موجود ہین -

۹۴ ابوسفیان کا تجدید عہد اور اضافہ مدت صلح کے لئے مدینہ آنا اور بے نیل مرام واپس ہو -

پہر ابوسفیان روانہ ہوکر نبی صلعم کے پاس پہونچا - اور اول اپنی بیٹی ام حبیبہ نبی صلعم کی بی بی کے پاس گیا - وہان جب اوس نے چاہا کہ رسول اللہ کے فرش پر بیٹھے تو اونہون نے اوسے لپیٹ لیا - ابوسفیان نے کہا - کہ اس فرش کو بہتر سمجھکر تو نے اسکو لپیٹا لیا یا یہ فرش میرے لائق نہ سمجھکر اوسے تو نے طے کرلیا - بی بی ام حبیبہ نے کہا یہ رسول اللہ کا فرش ہے - اور تو نجس مشرک ہے - مین اس کو نہین پسند کرتی کہ تو اوس پر بیٹھے - ابوسفیان نے کہا - میرے پیچھے تیرا اخلاق بگڑ گیا بی بی ام حبیبہ نے کہا نہین میرا اخلاق تو نہین بگڑ گیا بلکہ مجھے اللہ تعالی نے اسلام کی ہدایت کی -

پہر ابوسفیان وہان سے نکلکر نبی صلعم کے پاس آیا - اور آپ سے بہت کچھ گفتگو کی - مگر آپ نے کچھ جواب اوسے نہ دیا - پہر ابوبکر کے پاس آیا - اور اون سے کہا - کہ رسول اللہ صلعم سے اس باب مین وہ سفارش کرین - اونہون نے کہا مین اسمین کچھ نہین کہہ سکتا - پہر عمر کے پاس آیا اور اون سے بہی گفتگو کی - اونہون نے کہا ہان کیا مین تم لوگون کی سفارش رسول اللہ صلعم سے کرون گا - واللہ اگر مجھے چیونٹیون کا بہی لشکر مل جاے تو مین اونہین لیکر تیرے اوپر جہاد کرون گا - پہر وہ نکلکر علیؑ کے پاس آیا - اس وقت اونکے پاس بی بی فاطمہ اور حسن چہوٹے سے بچہ بہی تہے -

اون سے بھی اس باب مین اوس نے گفتگو کی - اونہون نے بھی کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بات کا ارادہ کرلیا ہے اوسکے برخلاف ہم اون سے کچھہ عرض نہین کرسکتے پھر اوس نے بی بی فاطمہ سے کہا - اے بنت محمدؐ آپ اپنے اس بچہ کو حکم دیجیے کہ یہ دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور سید العرب کا فخر حاصل کرے - بی بی فاطمہ نے کہا میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین ہے کہ وہ لوگون کو اپنے اجارہ مین لے سکے - اور کون شخص ایسا ہے جو رسول اللہ کے مقابلہ مین کسی کو اجارہ دی سکے - پھر ابو سفیان نے علی کی طرف التفات کیا - اور اون سے کہا کہ اب مجھے معلوم ہوا کہ بڑی سخت مصیبت آگئی ہے - مجھے کوئی اچھی نصیحت کیجیے - اونہون نے کہا تو کنانہ کا سید ہے - تجھے یہ مناسب ہے کہ تو اوٹھے اور دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے - اور اپنے گھر کو چلا جاے - (یعنی اس بات کا اعلان کردے کہ میرے واسطے دونون فریق یکسان ہین - مین کسی کا طرفدار نہین - کسی فریق کا آدمی میرے پاس آئے گا مین اوسے امن دون گا اور آپسمین لڑنے نہ دون گا) یہ سُنکر ابو سفیان اٹھا - اور مسجد نبوی مین گیا - اور وہان بآواز بلند کہا - مین نے سب لوگون کو اپنے اجارہ مین لے لیا -

پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوا - اور مکہ کو چلدیا - اور جو کچھہ ماجرا یہان گزرا تھا اور جو کچھہ علیؑ نے اوس سے کہا تھا وہ سب اون سے جاکر بیان کردیا - وہ بولے - کہ واللہ علیؑ نے تجھہ سے تمسخر کیا ہے - بھلا محمدؐ تیرے اجارہ کو کب قبول کرے گا -

۹۵ مکہ پر روانگی کیلئے رسول اللہ کی تیاری اور حاطب کا ایک خط مکہ والونکو بھیجنا اور اوسکا پکڑا جانا

پھر رسول اللہ صلعم نے سازو سامان درست کیا اور لوگون کو مکہ چلنے اور سامان درست کرنے کے

لیے حکم دیا - اور یہ دعا مانگی - کہ اے اللہ تو اوسوقت تک کہ ہین قریش کے ملک مین جا پہونچون میرے آنے کی کوئی خبر اونہین نہونے دے -

لیکن ایک شخص حاطب بن بلتعہ تہا - اوسنے قریش کو ایک خط لکھا اور اوس مین رسول اللہ کے ارادہ سے اونہین خبردی - اور اوسے مزنیہ کی ایک عورت کے ہاتہہ جسکا نام کنود تہا اور وہ بنی المطلب کی لونڈی تہی روانہ کیا اور اوس سے کہا - کہ تو اونہین جا کر یہ خبر سنا دے - اور خط بہی اوسے دیدیا -

پہر رسول اللہ صلعم نے علی اور زبیر کو جاسوس کی تلاش کے لیے بہیجا - اور اونہون نے اوسے جا پکڑا - اور اوس سے خط چہین لیا - اور رسول اللہ صلعم کے پاس اوسے پکڑ کر لائے اور رسول اللہ صلعم نے حاطب کو بلایا - اور پوچہا کہ تو نے یہ نالائق حرکت کیون کی -

حاطب نے کہا واللہ مین مومن ہون میرے ایمان مین تو کچہہ تبدل اور تغیر نہین ہوا - لیکن میری عورت بچے قریش کے پاس ہین - اور میرا وہان کوئی خاندان نہین ہے کہ میرے بچون کی کوئی حمایت کرے اس لیئے مین نے اونپر یہ احسان کیا کہ اوسکے سبب سے میرے بچون کو وہ لوگ کچہہ ایذا نہ پہونچائین - حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجہے اجازت دیجیئے - کہ اس منافق کی گردن ماردون - اس نے نفاق کا کام کیا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمر وہ تو بدر کی لڑائی مین موجود تہا تمہین کسطرح معلوم ہوا کہ وہ منافق ہے یا مستوجب قتل ہے - شاید اللہ تعالی نے بدر والون پر عنایت کی نظر کی ہو - اور فرما دیا ہو - کہ جو چاہو کرو مین نے تمہین بخش دیا ہے (شاید کا لفظ اس لیئے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کہین بدر والے اس قول سے مطمئن ہوکر ہر ایک گناہ کو مباح نہ سمجہہ لین - ورنہ رسول اللہ کو اس مضمون کی نسبت کچہہ شک نہ تہا) پہر یہ آیت

نازل ہوئی۔ یا اَیُّہَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّی وَعَدُوَّکُم اَولِیَاءَ تُلقُونَ اِلَیہِم بِالمَوَدَّۃِ وَقَد کَفَرُوا بِمَا جَاءَکُم مِنَ الحَقِّ ط یُخرِجُونَ الرَّسُولَ وَاِیَّاکُم اَن تُؤمِنُوا بِاللّٰہِ رَبِّکُم ط اِن کُنتُم خَرَجتُم جِہَادًا فِی سَبِیلِی وَابتِغَاءَ مَرضَاتِی تُسِرُّونَ اِلَیہِم بِالمَوَدَّۃِ ط وَاَنَا اَعلَمُ بِمَا اَخفَیتُم وَمَا اَعلَنتُم ط وَمَن یَفعَلہُ مِنکُم فَقَد ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِیلِ اِن یَثقَفُوکُم یَکُونُوا لَکُم اَعدَاءً وَیَبسُطُوا اِلَیکُم اَیدِیَہُم وَاَلسِنَتَہُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَو تَکفُرُونَ ط لَن تَنفَعَکُم اَرحَامُکُم وَلَا اَولَادُکُم یَومَ القِیَامَۃِ یَفصِلُ بَینَکُم ۵

(ایمان والو اگر تم ہماری راہ مین جہاد کرنے اور ہماری رضامندی ڈہونڈہنے کی غرض سے اپنے وطن چہوڑ کر نکلے ہو تو ہمارے اور اپنے دشمنون کو دوست نہ بناؤ۔ کہ لگو اون کی طرف دوستی کے نامہ و پیغام دوڑانے۔ حال آنکہ تمہارے پاس جو خدا کی طرف سے دین حق آیا ہے وہ اوس سے انکار کر ہی چکے ہین۔ وہ تو صرف اتنی بات پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ ہی کو مانتے ہو۔ رسول کو اور تم کو گہرون سے نکال رہے ہین اور تم چپکے سے اون کی طرف دوستی کے نامہ و پیام دوڑا رہے ہو۔ اور جو کچہہ تم چہپا چہپا کر کرتے ہو وہ اور جو ظاہر ظہور کرتے وہ ہم سب کو خوب جانتے ہین۔ اور جو تم مین سے ایسا کرے گا تو سمجہہ رکہو کہ وہ سیدہے راستہ سے بہٹک گیا۔ یہ کافر اگر تم پر کبہی قابو پا جائین تو کہلم کہلا تمہارے دشمن ہو جائین اور ہاتہہ اور زبان دونون سے تمہارے ساتہہ برائی کرنے مین کوتاہی نہ کرین۔ اور اون کی اصلی تمنا تو یہ ہے کہ کاش تم بہی اونکی طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تو تمہاری رشتہ داریان ہی تمہارے کچہہ کام آئین گی اور نہ تمہاری اولاد ہی کچہہ فائدہ دے گی اوس دن خدا تمہارے درمیان فیصلہ کریگا)

۹۶ رسول اللہ کی مکہ کو روانگی اور عباس عیینہ اقرع اور مخرمہ اور ابوسفیان بن الحارث اور عبداللہ بن ابی امیہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کے ہمراہیون کی تعداد۔

پھر رسول اللہ صلعم مکہ کو روانہ ہوئے۔ اور مدینہ پر ابورہم کلثوم بن حصین الغفاری کو خلیفہ کر گئے آپ کا کوچ ۱۰۔ رمضان کو ہوا تہا اور ۲۰۔ رمضان کو مکہ فتح ہوگیا تہا۔ اور راستہ مین رسول اللہ صلعم نے روزہ رکہا۔ مگر جب عسفان اور امج کے درمیان پہونچے تو روزہ موقوت کر دئے اس وقت رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تمام مہاجرین اور انصار تہے۔ اور بنی سلیم کے سات سو آدمی اور مزینہ کے ایک ہزار آدمی تہے اور ہر قبیلہ کے کچہہ کچہہ آدمی بہی ہمراہ تہے۔ عیینۃ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس بہی آپ سے آکر مل گئے تہے۔ اور عباس بن عبدالمطلب بہی جحفہ کے مقام پر اور بعض کہتے ہین ذی الحلیفہ مین آپ سے ملے تہے۔ وہ مکہ سے ہجرت کر کے آرہے تہے اس لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ وہ بہی اسباب مدینہ کو بہیجدین اور مکہ کو میرے ساتہہ چلے چلین۔ اور فرمایا کہ تم آخرالمہاجرین ہو اور مین آخرالانبیا ہون۔

اور جب نقب العقاب مین پہونچے تو مخرمہ بن نوفل اور ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ ابن ابی امیہ رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور ابوسفیان اور عبداللہ نے رسول اللہ سے ملنے کی درخواست کی۔ اور ام سلمہ نے آپ سے اونکی سفارس کی۔ اور کہا کہ ایک آپ کا ابن عم ہے اور دوسرا ابن عمہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجہے ان دونون سے ملنے کی حاجت نہین ہے۔ میرے ابن عم نے تو میرا ہتک عزت کیا۔ اور میرا ابن عمہ تو وہ ہی ہے کہ جس نے مکہ مین میری نسبت کیسے کیسے کلمات کہے ہین۔ ابوسفیان کے ساتہہ اوسکا ایک چہوٹا بیٹا بہی تہا جب اونہون نے

سُنا کہ رسول اللہ نے ایسا ایسا فرمایا ہے تو کہا اگر رسول اللہ مجھہ سے ملنا قبول نہ فرمائین گے تو مین اپنے اس بیٹے کا ہاتھہ پکڑون گا اور جدہر کو مُنہ اُٹھے گا چلا جاونگا اور بہوک پیاس سے کہین بیابان مین مرٹہون گا۔ اس سے رسول اللہ صلعم کو رحم آگیا۔ اور اونہین اپنے پاس بلالیا وہ دونون مسلمان ہوگئے۔

یہ بہی کہتے ہین۔ کہ علی نے ابوسفیان بن الحارث سے کہا تہا۔ کہ تو رسولؐ اللہ کے سامنے سے آ۔ اور وہ بات کہو جو یوسف علیہ السلام سے اون کے بہائی نے کہی تہی۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ (اونہون نے کہا بخدا کچھہ شک نہین کہ تم کو اللہ نے ہم پر بڑی برتری دی اور بیشک ہم ہی قصوروار تہے) کیونکہ رسول اللہ یہ نہین پسند کرتے کہ اون سے کوئی شخص بہی قول وفعل مین بڑہ کر اچہا ہو۔ چنانچہ ابوسفیان نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ نے اسکے جواب مین فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط (تم پر آج کوئی گناہ نہین۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے وہ سب سے بڑہ کر رحم والا ہے) اور اونہین اپنے نزدیک بلایا۔ پہر وہ دونون مسلمان ہوگئے۔ اور ابوسفیان نے اپنے اسلام کے وقت گزشتہ معاملات کے عذر مین یہ اشعار کہے ؎

لَعَمْرُكَ إِنِّي يَوْمَ أَحْمِلُ رَايَةً	لِتَغْلِبَ خَيْلُ اللَّاتِ خَيْلَ مُحَمَّدِ

قسم ہے مجھے تیری جان کی جس روز مین نے رایت اُٹہایا تہا کہ لات بت کا لشکر محمدؐ کے لشکر پر غالب آجائے

لَكَالْمُدْلِجِ الْحَيْرَانِ أَظْلَمَ لَيْلُهُ	فَهٰذَا أَوَانِي حِيْنَ أُهْدٰى وَأَهْتَدِي

اوس روز مین ایسا تہا۔ کہ جیسے کوئی اندہیری رات مین جبکہ رات کا اندہیرا خوب چہا گیا ہو حیران پریشان ہو۔ مگر اب میرا وہ وقت ہے کہ مین خود ہدایت یافتہ ہون اور دوسرون کو بہی ہدایت دیتا ہون۔

وھادِ ھدَا نے غیرَ نفسی ونالَنی		معَ اللہِ مَنْ طرَّدتُہ کُلَّ مطرّد

میرے نفس کے سوا ایک اور ہادی نے مجھے ہدایت دی - اور اوس شخص نے جسے مین نے سطردد کردیا

اور بالکل نکال دیا تہا مجھے اللہ تعالی سے ملا دیا -

الابیات - اس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکے سینہ پر ایک ہاتہہ مارا - اور فرمایا کہ کیا تو نے مجھے بالکل نکال دیا تہا - یہی کہتے ہین کہ ابوسفیان نے حیا کے سبب سے رسول اللہ صلعم کے سامنے سر نہین اُٹھایا - اور رسول اللہ صلعم مرالظہران مین آ گئے - آپ کے ساتھہ دس ہزار سوار تھے - بنی غفار کے چار سو آدمی مزینہ کے ایک ہزار تین آدمی بنی سلیم کے سات سو آدمی جہینہ کے ایک ہزار چار سو آدمی باقی قریش اور انصار اور اُنکے حلفا اور عرب کے اور لوگ تھے - اور تمیم اور اسد اور قیس کے بہی آدمی تھے -

۹۷ مرالظہران مین عباس کی وساطت سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم اور بدیل کا رسول اللہ کے روبرو پیش ہوکر مسلمان ہونا -

غرض جب رسول اللہ مرالظہران مین آکر فروکش ہوے - تو عباس بن عبدالمطلب نے کہا کہ قریش کی ہلاکی کا وقت آپہونچا - اگر اونہون نے رسول اللہ سے اپنے بلاد مین بغاوت کی اور آپ وہان زبردستی داخل ہو گئے تو قریش ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو جائینگے اس لئے وہ رسول اللہ کے خچر پر سوار ہوے - اور کہتے ہین مین اس غرض سے نکلا کہ کہین کوئی ہیزم کش یا کوئی آدمی مکہ جانے والا مجھے مل جائے تو وہ رسول اللہ کا حال اون سے جاکر کہدے تاکہ وہ رسول اللہ کے پاس آئین اور اون سے امن مانگ لین وہ کہتے ہین کہ مین اس لئے اراک کے مقام پر ادہر اُدہر گہومنے لگا - دیکھتا کیا ہون کہ ابوسفیان اور حکیم بن خرام اور بدیل بن ورقا کی آواز میرے کان مین آرہی ہے - جو خبرون کی تلاش مین

مکہ سے باہر آئے ہوے تھے - ابوسفیان کہہ رہا ہے کہ مین نے تو کبھی اس سے زیادہ کثرت سے الاؤ جلتے ہوے نہین دیکھے - بدیل نے کہا یہ خزاعہ کے الاؤ ہون گے ابوسفیان نے کہا خزاعہ کی یہ ہستی کہان ہے کہ اس قدر کثرت سے اوسکے الاؤ ہون -

عباس کہتے ہین - مین نے کہا ابوحنظلہ یعنی ابوسفیان جو اس کنیت سے بولا جاتا تھا - ابوسفیان نے کہا ابوالفضل مین نے کہا ہان ابوسفیان نے کہا لبیک فداک ابی وامی (میرے مان باپ تم پر قربان) کیا خبر ہے - مین نے کہا یہ رسول اللہ ہین - اور اون کے ساتھ مسلمان ہین وہ دس ہزار آدمیون سے آئے ہین -

ابوسفیان نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے بتاؤ کہ مین کیا کرون - مین نے کہا میرے ساتھ سوار ہو - مین تیرے لئے رسول اللہ سے امن مانگ لون گا - اگر امن نہ مانگی اور تو اونکے ہاتھ آگیا تو وہ تیری گردن اُڑا دین گے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ پھر عباس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا - اور رسول اللہ کی طرف کو جلدی جلدی روانہ ہوے - وہ جب کہین سے گزرتے تو مسلمان کہتے کہ رسول اللہ کا چچا ہے اور رسول اللہ کے خچر پر سوار ہے - اسی مین ہم عمر بن الخطاب کے الاؤ پر گزرے اونھون نے (جانا کہ عباس نے ابوسفیان کو گرفتار کیا ہے) اس لئے کہا ابوسفیان الحمدللہ کہ تو بلا شرط اور بغیر قول و قرار کے ہمارے قبضہ مین آگیا - اور پھر نبی صلعم کے پاس کو جھپٹے -

عباس کہتے ہین کہ مین نے خچر کو دوڑایا - اور عمر سے آگے نکل گیا - پھر عمر رسول اللہ کے پاس پہونچے - اور آپ کو ابوسفیان کی اطلاع دیکر عرض کیا کہ مجھے اوسکی گردن مارنے کی اجازت دیجیے - مین نے کہا یا رسول اللہ مین نے اوسے پناہ دی ہے -

پہر (عمر نے رسول اللہ سے کچھ آہستہ کہنا چاہا۔ تو) مین نے رسول اللہ کا سر پکڑ لیا اور عرض کیا (کہ یہ سرگوشی کا موقع نہین ہے) اوسے میرے سوا کوئی نہین بچائے گا۔ جب عمر نے بہت کچھ کہا۔ تو مین نے کہا عمر ذرا ٹھہرو یہ باتین تم اس واسطے کرتے ہو کہ وہ بنی عبد مناف سے ہے۔ اگر بنی عدی سے ہوتا تو تم یہ باتین نہین کرتے۔ عمر نے کہا تم چپ رہو واللہ جس روز مین مسلمان ہوا تھا اوس روز تمہارا اسلام مجھے اپنے باپ خطاب کے اسلام سے زیادہ پیارا تھا۔

لیکن رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہمنے اوسے صبح تک کی امن دی۔ صبح اوسے میرے پاس لاؤ۔ عباس کہتے ہین کہ مین اوسے اپنے گہر لے آیا۔ اور دوسرے روز اوسے رسول اللہ پاس لے گیا۔ جب رسول اللہ نے اوسے دیکھا تو فرمایا ابوسفیان کیا ابہی وقت نہین آیا۔ کہ تو لا الہ الا اللہ کو جان جائے۔ کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو معاملہ اس طرح نہوتا جیسا اب ہو رہا ہے۔ پہر آپ نے فرمایا کیا اسکا وقت ابہی نہین کہ تو میری رسالت کا اقرار کرے کہا بابی انت وامی ہان یہ ایک ایسی بات ہے کہ جو دل مین کہٹکتی ہے۔ عباس کہتے ہین مین نے اوس سے کہا۔ دیکھ حق کی شہادت ادا کر نہین تو تیری گردن ماری جائے گی۔ اس لئے اوس نے کلمہ شہادت پڑہا اور مسلمان ہو گیا۔ اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بہی اوس کے ساتھ مسلمان ہو گئے (حقیقت مین اسوقت نہ صرف ابوسفیان کا بلکہ عباس کا بہی اسلام جبر اُکہرا تہا مگر آگے چلکر انکے اسلام نے ان کے دل مین جگہ کر لی۔ اور سچے مسلمان ہو گئے)

۹۸ رسول اللہ صلعم کا ابوسفیان کو اپنی تمام سپاہ دکہانا۔

پہر رسول اللہ صلعم نے عباس سے کہا جاؤ ابوسفیان کو ایک ایسے پہاڑ کی نوک کے پاس کہڑا کرو۔

جہان تنگ گہاٹی ہو- اور اوسکے پاس ہوکر یہ خدا لشکر سامنے سے گزرے-

عباس کہتے ہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ (چونکہ ابوسفیان قریش کا پادشاہ ہے اور اِس لئے قدیمی حیثیت سے تمام عرب کا سرآوردہ ہے) وہ فخر کو بہت دوست رکہتا ہے- کوئی بات ابوسفیان کے لئے ایسی ہونا چاہیئے جس سے اوسے اپنی قوم مین دوسرون سے فخر و امتیاز حاصل ہو- آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گہر مین داخل ہوگا اوسے امن دی جاے گی- اور جو شخص حکیم بن حزام کے گہر مین چلا جائے گا اوس کو بہی امن ملے گی- اور جو بیت اللہ مین جاے گا یا گہر کا دروازہ بند کر لے گا وہ بہی امن مین ہوگا- عباس کہتے ہین پہر مین ابوسفیان کو لیکر نکلا- اور پہاڑ کے کنارہ پر آکر اوسے روک لیا- جہان سے ہوکر رسول اللہ کی فوج کے تمام قبائل کا گزر رہوا- جب کوئی نئی فوج کا پرا آتا تو وہ یہ پوچہتا یہ کون ہے مین کہتا یہ اسلم ہین- وہ کہتا کہ مجہے اسلم سے کیا مطلب- پہر جب کوئی دوسرا گروہ آتا تو مین کہتا یہ جہینہ ہین- وہ کہتا مجہے جہینہ سے کیا مطلب- غرض جب رسول اللہ صلعم اپنے خاص لشکر مہاجرین و انصار کو لیکر گزرے جن کے مردم چشم کے سوا اور بدن تمام زرہون مین چہپا ہوا تہا- تو اوس نے پوچہا یہ کون ہین مین نے کہا یہ رسول اللہ صلعم ہین اور اون کے ساتہہ مہاجرین اور انصار ہین- ابوسفیان نے کہا تیرا بہتیجا تو بڑا بادشاہ ہوگیا- مین نے کہا بہلے مانس یہ پادشاہی نہین بلکہ نبوت ہے کہا ہان بے شک نبوت ہے- (ابہی تک عباس کے دل مین وہی جاہلیت کا خیال تہا کہ دنیاوی جاہ و جلال کو نبوت سمجہتے تہے حالانکہ اِس لشکر کے سبب سے نبوت نہ تہی بلکہ نبوت جو تہی وہ قرآن مین تہی-)

۹۹ ابوسفیان کا گہر جانا اور رسول اللہ کا حکم قریش کو سنانا

عباس کہتے ہین- کہ پہر مین نے ابوسفیان سے

کہا۔ جا جلد اپنی قوم سے جا کر مل جا۔ اور انہین ڈراوے۔ کہ کہین کوئی کچہہ فساد نہ کرے ابوسفیان فوراً چلدیا اور مکہ آیا۔ حکیم بن حزام بہی اوسکے ساتہہ تہا۔ پہر ابوسفیان بیت اللہ مین آیا۔ اور بآواز بلند کہا۔ اے قریش۔ یہ محمد آرہا ہے۔ اور اوسکے ساتہہ ایک ایسا زبردست لشکر ہے کہ ہم اوس کا مقابلہ نہین کرسکتے۔ اونہون نے پوچہا تو تو جو اوسکے پاس گیا تہا اوس نے تجہہ سے کیا کہا۔ کہا مجہہ سے یہ عہد کرلیا ہے۔ کہ جو شخص میرے گہر مین آئیگا اوس کو امن ملے گی۔ اور جو شخص مسجد بیت اللہ مین داخل ہوگا اوسے بہی امن دی جاے گی اور جو شخص اپنے گہر کا دروازہ بند کرلے گا اوسے بہی امن ہے پہر کہا۔ اے قریش کے لوگو مسلمان ہوجاؤ تاکہ تم (دنیا و آخرت مین) سلامت رہو اس مین اوسکی بی بی ہند آئی۔ اور اوسکی ڈاڑہی پکڑ کر کہنے لگی۔ اے آل غالب اس احمق شیخ کو قتل کرڈالو۔ یہ کیا بکتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ میری ڈاڑہی چہوڑ۔ مین قسم کہا کر کہتا ہون اگر تو مسلمان نہ ہوئی تو تیری گردن ماری جاے گی۔ جا اپنے گہر مین بیٹہہ۔ اس واسطے وہ اوسے چہوڑ کر چلی گئی۔

۱۰۰ خالد بن الولید کا مشرکون کو بہگانا اور رسول اللہ کا مکہ مین داخل ہونا اور مشرک عورتون کا آگے آنا۔

پہر رسول اللہ نے ابوسفیان اور حکیم کے پیچہے زبیر کو فوج دیکر روانہ کیا کہ وہ مکہ مین مغرب کی طرف سے داخل ہون۔ اور سعد بن عبادہ سے کہا کہ وہ بہی کچہہ آدمیون کے ساتہہ کدی (سخت زمین) کی جانب سے مکہ مین گہسین، جب سعد کو رسول اللہ نے بہیجا۔ تو اونہون نے کہا۔ آج کا دن قتل و خونریزی کا دن ہے آج کعبہ مین قتل کرنا جائز ہے یہ بات مہاجرین مین سے کسی شخص نے سنی۔ اور آکر رسول اللہ کو اسکی خبر دی۔ آپ نے (قیس بن سعد سے کہا۔ کہ تو جا کر سعد سے رایت

لے لے - مگر بعض کہتے ہین کہ آپ نے علی بن ابی طالب سے کہا تم جاؤ اور اوس سے
رایت لے لو - اور تم اوسے لیکر مکہ مین داخل ہو -

اور نیز رسول اللہ نے خالد بن الولید کو حکم دیا - کہ وہ بھی کچھ آدمیون کو لیکر مکہ کے
اسفل طرف سے لیطے سے مکہ مین جائین خالد کے ساتھ اس وقت اسلم غفار مزنیہ
جہینہ اور اور عرب کے چند قبائل تھے - یہ پہلا ہی دن ہے کہ رسول اللہ نے خالد بن
الولید کو امیر لشکر بنایا ہے -

پھر جب رسول اللہ ذی طوی مقام مین پہونچے - تو وہان اپنی سواری کو کھڑا کیا -
اس وقت رسول اللہ سرخ یمانی چادر کی ایک دہجی سر سے باندہے ہوے تھے
اور چونکہ اللہ تعالی نے اس فتح سے آپ کو معزز فرمایا تہا اپنے اللہ تعالی کے روبرو
اپنا سر جھکایا - کہ آپ کی ریش مبارک کے نیچے کا حصّہ کجاوہ کے وسط کو لگ گیا -
پھر آپ آگے بڑہے - اور اذاخر کی وادی سے مکہ کے اوپر کی طرف کو چلے - وہان آپکا
کا قبہ نصب کیا گیا -

عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو نے کچھ لوگ خندمہ مین جمع
کئے تھے - کہ مسلمانون سے لڑین اور اون کے ساتھ احابیش اور بنی بکر اور بنی الحارث
بن عبد مناۃ بھی شریک تھے - خالد بن الولید نے اونہین جالیا - اور اون سے لڑائی
ہوئی - مسلمانون سے جابر بن جبیل الفہری اور حبیش بن خالد جو اشعری کعبی تہا اور سلمہ
بن المیلار تین آدمی شہید ہوے اور مشرکین مین سے تیرہ (۱۳) آدمی مارے گئے - پھر
مشرکین بھاگ گئے -

عکرمہ کے ساتھ حماس بن قیس بھی تہا - اور گہر سے چلتے وقت اپنی بی بی سے

کہہ آیا تھا - کہ محمد کے اصحاب مین سے کسی کو پکڑ کر تیری خدمت کے لئے لاتا ہون
جب شکست کھا کر گھر پہونچا - تو اوس کی عورت نے از راہ تمسخر اوس سے کہا - خادم
کہان ہے - تو اوس نے کہا

اِذْ فَرَّ صفوانُ وفرَّ عکرمہ	اِنَّکِ لو شاھدتِ یومَ الخندمہ

اگر تو خندمہ کی لڑائی مین خود موجود ہوتی - جبکہ صفوان بھاگ گیا - اور عکرمہ بھی میدان سے چلدیا -

واستقبلتھم بالسیوف المسلمہ	وابو یزیدٍ قائمٌ کالموتمہ

اور ابو یزید ایسے کھڑا تھا جیسے کوئی بیوہ کھڑی ہو - اور اون کی طرف مسلمان تلوارین لئے چلے آرہے تھے

ضرباً فلا تسمعُ الا غمغمہ	یقطعن کلَّ ساعدٍ وجمجمہ

او رہر کسی کے ساعد اور کھوپڑیان کاٹتے جاتے تے - اور ایسی ضربین مارتے تھے - کہ تجھے
بجز اون کی ہو ہا کے اور کچھ سنائی بھی نہ دیتا -

لم تنطقی فی اللوم ادنیٰ کلمہ	لھم نھیتٌ خلفنا وھمھمہ

اور ہمارے پیچھے اون کے چنگھارنے اور گونجنے کی آوازین آرہی تھین - تو اوسوقت مُنہ سے تو ملامت
کا ایک ادنیٰ کلمہ بھی نہین نکالتے -

ابو یزید سے مراد سہیل بن عمرو سے ہے - رسول اللہ صلعم نے اپنے امراکو یہ حکم
دیدیا تھا - کہ جو شخص اون سے لڑے اوسکے سوا وہ کسی کو نہ مارین -
جب مشرک بھاگ گئے اور مسلمانون نے مکہ مین داخل ہونے کا ارادہ کیا تو مشرک
عورتین نکلین - اور گھوڑون کے منھون پر شراب کے چھینٹے مارنے لگین - اور اپنے
بال (ماتمیون کے طور پر) بکھیر لئے - جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال دیکھا تو تبسم فرما کر
ابو بکر سے جو آپ کے برابر برابر چل رہے تھے فرمایا کہ دیکھو یہ کیا کیفیت ہے -

حسان نے اوس وقت یہ شعر پڑہا ؎

یَلْطِمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ		تَكَادُ جِيَادُنَا مُسْتَمْطِرَاتٍ

ہمارے تیز رفتار گھوڑے پانی ہی پانی ہو گئے ہیں۔ کہ جن پر عورتین شراب کے چھینٹے مارتی تہین

۱۰۱ رسول اللہ کا آٹھ مرد اور چار عورتون کے قتل کا حکم دینا اور عکرمہ بن ابی جہل کا اسلام

رسول اللہ نے آٹھہ مردون اور چار عورتون کے قتل کا حکم دیا تھا مردون مین سے ایک تو عکرمہ بن ابی جہل تھا۔ جو رسول کی عداوت مین اپنے باپ کے مشابہ تھا۔ اور آپ کی لڑائی پر اوسی طرح مال خرچ کیا کرتا تھا۔ جب رسول اللہ نے مکہ فتح کر لیا تو اوسے اپنی جان کا خوف ہو گیا۔ اِس لئے وہ یمن کو بھاگ گیا۔ لیکن اوسکی بی بی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام مسلمان ہو گئی۔ اور رسول اللہ سے عکرمہ کے واسطے امن حاصل کر لی۔ اور اپنے شوہر کی تلاش مین نکلی۔

اِس وقت ام حکیم کے ساتھہ اوس کا ایک رومی غلام بہی تھا۔ اوس نے سفر مین اوسے تنہا دیکہہ کر کچھہ اور ہی مدعا پیش کر دیا۔ مگر ام حکیم نے اوس سے انکار نہ کیا اور اوسے لالچ مین رکہا۔ اور اِسی طرح سے عرب کے ایک حی کے پاس پہونچ گئے۔ اور اون سے اوس رومی غلام کے مقابلہ مین استعانت کی اونہون نے اوسے پکڑ کر باندہ لیا۔

پہر عکرمہ اوسے سمندر کے کنارہ پر کہین مل گیا۔ جو جہاز مین سوار ہونے کو ہی تہا۔ اور اوس سے کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آرہی ہون۔ جو اوصل الناس اور احلم و اکرم بنی آدم ہے۔ اور اوس نے تجھے امن دیدی ہے۔ اِس لئے وہ لوٹا۔ ام حکیم نے اوسے رومی غلام کی بدمعاشی کا حال بہی سنایا۔ اور عکرمہ نے اوسے مسلمان ہونے سے قبل ہی مار ڈالا۔

پھر جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ تو آپ سے وہ خوش ہوا۔ اور مسلمان ہو گیا
اور رسول اللہ صلعم سے التجا کی کہ اوسکے لئے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہین۔ رسول
اللہ نے اوسکی عرض کو قبول کیا۔ اور پروردگار سے اوس کی مغفرت کی دعا مانگی۔

۱۰۲ صفوان بن امیہ کا بھاگنا اور عمیر کی سفارش سے قصور کی معافی پر آکر مسلمان ہونا۔

انہین لوگون مین جن کو آپ نے قتل کا حکم دیا تھا
تھا ایک صفوان بن امیہ بن خلف بھی تھا
جو رسول اللہ صلعم کے نہایت ہی برخلاف تھا
وہ بھی اس وقت خوف سے جدہ کو بھاگ گیا تھا۔ مگر عمیر بن وہب الجمحی نے عرض کیا
یا رسول اللہ وہ میری قوم کا سید ہے اور آپ سے ڈر کر بھاگ گیا ہے۔ آپ نے
اوسے بھی امن دیدی۔ اور فرمایا کہ اوسے امن دی گئی۔ اور جو عمامہ آپ باندھے ہوئے
مکہ مین داخل ہوئے تھے وہ بھی آپ نے (نشانی کے طور پر) عمیر کو دیا۔ کہ صفوان کو
اپنی امن حاصل ہو جانے کا یقین ہو جاے۔

پھر عمیر وہ عمامہ لیکر نکلا۔ اور اوسے جا کر جدہ مین پکڑا۔ اور اوس سے کہا کہ تجھے امن
دی گئی۔ اور کہا رسول اللہ بنی آدم مین سب سے زیادہ احلم واوصل ہین۔ اور وہ تیرے ابن
عم ہین۔ اونکی عزت تیری عزت اور اون کا شرف تیرا شرف ہے۔ صفوان نے کہا
مجھے اون سے اپنی جان کا خوف ہے۔ کہا کچھ خوف نہ کر رسول اللہ کا مزاج اس
سے کہین زیادہ حلیم ہے۔

پھر صفوان لوٹ آیا۔ اور رسول اللہ کے پاس آکر عرض کیا۔ کہ یہ شخص کہتا ہے کہ آپ
نے مجھے امن دی ہے فرمایا کہ وہ سچ کہتا ہے۔ صفوان نے کہا مجھے دو مہینے کی
مہلت دیجیے۔ کہ مین اس مین اپنے اسلام لانے کی نسبت سوچ لون۔ آپ نے

فرمایا دو مہینے نہین بلکہ چار مہینے کی تجھے مہلت ہے۔ چنانچہ وہ کفر کی حالت مین ہی آپ کے ساتھہ رہا۔ اور حنین اور طائف کے واقعات مین موجود تہا پہر مسلمان ہوگیا اور اچہا مسلمان رہا۔ یہ اُس وقت مرا ہے جس وقت واقعہ جمل کے لیے لوگ بصرہ کی طرف جارہے تہے۔

۲۴۰ عثمان کی سفارش سے عبداللہ بن سعد کو رسول اللہ کا امن دینا اور رسول اللہ کا اشارہ سے پرہیز۔

انہین لوگون مین سے جن کے قتل کا حکم ہوا تہا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بہی تہا۔ جو بنی عامر بن لوی مین سے تہا۔ وہ پہلے مسلمان ہوگیا تہا اور رسول اللہ کے پاس جو وحی آیا کرتی اوسے لکہا کرتا تہا۔ اور جب لکہتا تہا تو عزیز حکیم کے بجائے علیم حکیم وغیرہ مشابہ الفاظ لکہہ دیا کرتا تہا۔ پہر مرتد ہوگیا۔ اور قریش سے جاکر کہا۔ کہ مین جس طرح چاہتا تہا محمد کے قرآن مین تصرف کر ڈالا کرتا تہا۔ تمہارا دین اوسکے دین سے بہتر ہے۔

جب مکہ فتح ہوگیا تو اوس روز وہ بہاگ کر عثمان بن عفان کے پاس آیا۔ اون کا رضاعی بہائی تہا۔ عثمان نے اوسے اوس وقت تک چہپائے رکہا کہ امن چین نہ ہوگیا پہر اوسے رسول اللہ کے پاس لائے۔ اور امن کی درخواست کی۔ رسول اللہ صلعم بڑی دیر تک خاموش رہے۔ پہر اوسے امن دیدی۔ اور وہ مسلمان ہوگیا۔ پہر جب وہ لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ مین اس لئے چپ ہوگیا تہا کہ تم مین سے کوئی اُٹہہ کر اوسے مار ڈالے۔ لوگون نے کہا تو آپ نے یہ اشارہ کیون نہ فرمایا آپ نے فرمایا کہ نبیون کا یہ کام نہین ہے کہ اشارون سے کسی کو قتل کرائین۔ انبیا کی نگاہ خائن نہین ہوا کرتی ہے۔

۱۰۴ عبداللہ بن خطل اور حویرث اور مقیس کا قتل۔

انہین مین ایک عبداللہ بن خطل تہا۔ یہ بہی پہلے مسلمان ہوگیا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوسے صدقہ لینے کو بہیجا تہا۔ اور اوسکے ساتہ ایک انصاری اور ایک رومی غلام بہی تہا جو مسلمان ہوگیا تہا۔ رومی اوس کا کہانا پکاتا اور اوسکی خدمت کرتا تہا۔ ایک روز اتفاقاً وہ کہانا پکانا بہول گیا اس پر عبداللہ نے اوسے مار ڈالا۔ اور مرتد ہوگیا اس عبداللہ کے پاس دو لونڈیان تہین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو مین گیت گایا کرتی تہین اوسے سعید بن حریث المخزومی نے جو عمرو بن حریث کا بہائی تہا اور ابو برزۃ الاسلمی نے مار ڈالا۔

انہین مین ایک شخص حویرث بن نقید بن وہب بن عبد بن قصی بہی تہا۔ جو مکہ مین رسول اللہ صلعم کو ایذا دیا کرتا اور ہجو کیا کرتا تہا اور آپ کی شان مین ہجو آمیز شعر کہا کرتا تہا مکہ کی فتح کے وقت یہ بہی گہر سے بہاگ گیا۔ لیکن کہین علی بن ابی طالب کو مل گیا اونہون نے اوس کا کام تمام کردیا۔

انہین مین مقیس بن صبابہ بہی تہا۔ اسے آپ نے اس لئے قتل کا حکم دیا تہا۔ کہ اوس نے اوس انصاری کو قتل کردیا تہا جس نے اوس کے بہائی ہشام کو غلطی سے قتل کردیا تہا۔ اس کے بعد یہ مقیس مرتد ہوگیا تہا۔ جب مکہ والے بہاگ گئے اور مکہ فتح ہوگیا تو یہ اور اور کچہہ لوگ ایک مکان مین چہپ رہے اور وہان شراب پی۔ نمیلۃ بن عبداللہ الکلبی کو کہین اسکی خبر ہوگئی۔ اوس نے آکر اوسکے ایک تلوار ماری اور اوسے بالکل قتل کرڈالا۔

۱۰۵ ابن الزبعری کا قصور معاف کیا جانا

انہین مین ایک عبداللہ بن الزبعری السہمی بہی تہا۔ جو رسول اللہ کی مکہ مین ہجو کیا کرتا اور آپ کی نسبت برے برے الفاظ کہا کرتا تہا

فتح مکہ کے روز یہ اور ہبیرہ بن ابی وہب المخزومی زوج ام ہانی بنت ابی طالب نجران کو بھاگ گئے - ان مین ہبیرہ تو وہین رہا - اور شرک کی ہی حالت مین مرگیا - مگر یہ ابن الزبعری رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آیا - اور اپنی گستاخیون کا عذر کیا - رسول اللہ نے اوس کا عذر قبول کرلیا پھر اوس نے مسلمان ہو کر یہ شعر کہے ؎

یا رسول الملیک ان لسانی		راتق ما فتقت اذ انا بور

اے مالک الملک کے رسول میری زبان اون باتون کو باندہنا اور جوڑا کرتی تہی جسے آپ توڑا کرتے تہے - اوسوقت کہ مین بدذات اور شریر آدمی تہا - اور

اذ اباری الشیطان فی سنن الغی	.	ومن مال میله مثبور

جب کہ مین گمراہی اور ضلالت کی باتون مین شیطان کا مقابلہ کرتا تہا - اور جو شخص کہ اسطرح کا ہوجاے وہ تباہ و برباد ہوجاتا ہے - مگر

آمن اللحم والعظام بربی		ثم نفسی الشہید انت النذیر

اب تو میرا گوشت اور ہڈیان بہی پروردگار پر ایمان لے آئین - اور میرا دل گواہی دیتا ہے - کہ آپ بے شک خداتعالی کے عذاب سے مخلوق خدا کو ڈرانے والے ہین -

یہ اور بہی بہت شعر ہین جن مین اوس نے معذرت کی ہے -

۱۰۶ رسول اللہ کا وحشی قاتل حمزہ کو معاف کرنا -

ان مین سے آٹھوان شخص وحشی بن حرب حمزہ کا قاتل تہا - یہ بہی فتح مکہ کے روز طائف کو بھاگ گیا تہا - پہر جب اس کے گہر کے سب لوگ رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے - تو یہ بہی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا ہوا آیا - نبی صلعم نے پوچہا کیا وحشی ہے - کہا ہان - آپ نے فرمایا تو نے میرے چچا کو

کیسے قتل کیا تھا۔ وحشی نے آپ کے روبرو ساری کیفیت بیان کی۔ رسول اللہ رو پڑے۔ اور وحشی سے صرف اتنا ہی فرمایا۔ کہ تو میرے سامنے سے چلا جا۔ (اللہ اللہ یہی نبوت کی شان ہے ورنہ کون انسان ہے کہ جسکا پیارا چچا کسی کے ہاتھ سے مارا جائے اور وہ اپنے دشمن پر قبضہ حاصل کرکے اوسے معاف کرے) یہی وحشی ہے کہ جس کے سب سے اوّل شراب خواری کی وجہ سے درہ لگائے گئے ہین۔ اور اسی نے سب سے اوّل شام مین جاکر زعفرانی مصقول کپڑے پہنے ہین۔

۱۰۷ حویطب بن عبدالعزی کا مسلمان ہونا

حویطب بن عبدالعزی بھی بھاگ گیا تھا۔ اوسے ابوذر نے کسی باغ کے احاطہ مین دیکھہ پایا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اوس کی آکر خبر دی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا ہم نے بجز اون لوگون کے جن کے قتل کا حکم دیا گیا ہے اور تمام آدمیون کو امن نہین دیدی ہے۔ ابوذر نے اس بات کی جاکر حویطب کو خبر دی تب وہ نبی صلعم کے پاس آیا اور مسلمان ہوگیا۔

کہتے ہین۔ کہ یہ حویطب ایک مرتبہ مروان بن الحکم کے پاس اوس وقت گیا تھا۔ کہ جب وہ مدینہ کا حاکم تھا۔ مروان نے اوس سے اثنائے گفتگو مین کہا۔ یا شیخ تو مسلمان بہت دیر مین ہوا (جس سے اسلام مین تجھے اپنے درجہ کے لائق عزت نہ ملی) حویطب نے کہا مین نے تو کئی مرتبہ مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر تیرا باپ مجھے اوس سے روک لیا کرتا تھا۔ (اس کہانے سے مروان مین کچھہ عیب نہین لگ سکتا۔ اوس وقت تو سب ہی اسلام کے برخلاف تھے)۔

۱۰۸ ہند بنت عتبہ کا اسلام اور اوسکو رسول اللہ کا معاف کرنا اور اوسکو برکت کی دعا دینا۔

اب رہین وہ عورتین جن کی نسبت رسول اللہ نے قتل کا حکم دیا تھا اون مین سے ایک

تو ہند بنت عتبہ تھی - اسے رسول اللہ نے اوس حرکت کی وجہ سے قتل کا حکم دیا تھا -
جو اوس نے حمزہ کے ساتھہ کی تھی - اور یہ رسول اللہ کو مکہ مین ایذا بھی بہت دیا کرتی تھی
یہ رسول اللہ کے پاس اور عورتون کے ساتھہ چھپ کر آئی - اور یہ ظاہر نہ کیا کہ مین ہند
ہون - اور آکر مسلمان ہوگئی - اور اپنے گہر مین جو بت تھے وہ بھی سب توڑ دئے -
اور کہا کہ تمہارے سبب سے ہمین بہت دہوکا ہوا - اور رسول اللہ صلعم کو دو بہیڑ کے
بچے ہدیہ مین بہیجے - اور عذر کیا کہ میری بکریان بچے بہت کم دیتی ہین - رسول اللہ
صلعم نے اوسکی بکریون کی نسبت برکت کی دعا دی - جس سے وہ بکثرت ہوگئین
پہر ہند بکریان لوگون کو دیا کرتی اور کہا کرتی تھی کہ یہ رسول اللہ صلعم کی برکت سے ہے - الحمد للہ جس نے
ہمین اسلام کی ہدایت دی - اور مسلمان کیا

۱۰۹ سارہ اور قریبہ کا قتل اور چوتھی عورت کا اسلام -

انہین مین دوسری سارہ تھی جو عمرو بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناۃ کی مولاۃ تھی - جسے
بعض کہتے ہین کہ یہی حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لیکر مکہ کو روانہ ہوئی تھی - یہ پہلے مسلمان
ہوکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئی تھی رسول اللہ نے اوسے معاف کر دیا اور رشتہ داری
کا حق بھی ادا کیا تھا - مگر یہ مکہ کو لوٹ گئی اور وہان جاکر مرتدہ ہوگئی تھی - اس واسطے اسے
قتل کا حکم دیا تھا - اوسے علی بن ابی طالب نے مار ڈالا -

باقی دو عورتین عبد اللہ بن خطل کی دو لونڈیان تھین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو کے گیت
گایا کرتی تھین - اسی لئے اونہین قتل کا حکم دیا تھا ایک تو اون مین سے جسکا نام قریبہ
تھا قتل کر دی گئی - مگر دوسری بہاگ گئی - اور بہیس بدل کر رسول اللہ کے پاس آئی
اور مسلمان ہوگئی اور حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت تک زندہ رہی - مگر اون سے

گھوڑے کے پانون سے کہین اوسکے چوٹ لگ گئی اور اوس سے وہ مرگئی -
لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت مین موجود تھی - اوسوقت
غلطی سے کسی شخص نے اوس کی پسلی توڑ دی اوس سے وہ مرگئی - اور حضرت عثمان
نے اوسکی دیت ادا کردی -

۱۱۰ رسول اللہ کا جہالت کے رسوم وغیرہ کو باطل کرنا اور بتون کا توڑنا اور مکہ والون کا اطلاق -

غرض جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے
تو اوس وقت آپ کے فرق مبارک پر ایک
سیاہ عمامہ تہا - آپ آکر خانہ کعبہ کے دروازہ
پر کھڑے ہوے - اور کہا لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ وَحدَہٗ اوسکا وعدہ سچ نکلا - اور اوس نے
اپنے بندہ کی مدد کی - اور کفار کے سرگروہون کو ہزیمت دی -
دیکھو یاد رکھو جس نے اب سے پہلے کسی کا خون کیا ہو یا کوئی موروثی شرافت
پر فخر کرتا ہو یا کسی کو کسی مال پر دعویٰ وغیرہ ہو وہ سب بیت اللہ کی سدانتہ (اور خدمت)
اور حج کی سقایتہ (اور پانی پلانے) کے سوا مین نے باطل کردیا - اوس کا کوئی
نام نہ لیوے -
پھر فرمایا کہ اے قریش کے لوگو تم جانتے ہو کہ اب مین تمہارے ساتھہ کیا کرون گا
قریش بولے آپ ہمارے ساتھہ بھلائی کرین گے - آپ ہمارے کریم بھائی اور کریم بھائی
کے بیٹے ہین - فرمایا - اچھا جاؤ تم سب طُلَقا اور آزاد ہو - اور سب کو معاف کردیا -
حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پورا قابو دیدیا تہا آپ اون کے ساتھہ جو چاہتے وہ کرسکتے تہے
اور وہ سب آپ کے قبضہ مین تہے - اِسی واسطے مکہ والون کو اس کے بعد سے
طُلَقا کہنے لگے ہین -

پھر آپ نے مکہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور اندر گئے - اور اوس مین نماز پڑہی - وہان آپ نے انبیا کی تصویرین اور مورتین دیکھین - رسول اللہ نے حکم دیا اونہین مٹا دیا جائے پھر اون سب کو محو کر دیا گیا - کعبہ مین تین سو ساٹھ صنم تھے - اور آپ کے ہاتھ مین ایک چھڑی تہی - آپ اوس سے بتون کی طرف اشارہ کرتے - اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (اور اے پیغمبر لوگون سے کہدو کہ بس دین حق آیا اور دین باطل نیست و نابود ہوا - اور دین باطل تو نیست و نابود ہونے ہی والا تہا) پڑہتے تے اور جس بت کی طرف اشارہ کرتے وہ آپکے سامنے آگر جاتا تہا لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ اشارہ سے نہین گرتا تہا بلکہ آپ نے حکم دیا تہا کہ اونہین گرا دیا جاوے اور اونہین توڑا اور گرا دیا گیا تہا - (اور یہی سچ ہے - اگر اشارہ سے بت گر سکتے تہے تو جب رسول اللہ پہلے مکہ مین تہے تب ہی کیون نہ گرا دئے)

۱۱۱ رسول اللہ کا مردون سے اور نیز عورتون سے حضرت عمر کے ہاتہ پر بیعت لینا

رسول اللہ صلعم کوہ صفا پر جا کر بیٹھے - کہ لوگون سے بیعت لین - اور حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس نیچے کو بیٹھے - اور تمام آدمی اسلام کی بیعت کرنے کے واسطے وہان مجتمع ہوے - آپ لوگون سے بیعت لیتے تو فقط اتنا ہی کہلواتے تہے - کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی باتین سُنین گے اور اونکی اطاعت کرین گے - اور جہان تک ممکن ہوگا اوس مین کوتاہی نہ کرین گے - یہ بیعت فقط مردون کی تہی لیکن عورتون کی بیعت اس طرح نہین ہوئی - بلکہ جب مردون کی بیعت سے فارغ ہو گئے - تو آپ نے عورتون سے بیعت لی -

جب عورتین آپ سے بیعت کرنے کے لئے آئین تو اون مین قریش کی عورتین

بھی آئین - جن مین یہ عورتین بھی تھین ام ہانی بنت ابی طالب ام حبیبہ بنت العاص
بن امیہ جو عمرو بن عبد وُدّ العامری کی بی بی تھی اروی بنت ابی العیص عمہ عتاب بن
اُسید اور اوس کی بہن عاتکہ بنت ابی العیص جو مطلب بن ابی وداعة السہمی کی بی بی
تھی اور اوس کی مان بنت عفان بن ابی العاص ہمشیرہ عثمان جو سعد حلیف بنی مخزوم
کی بی بی تھی ہند بنت عتبہ جو ابو سفیان کی بی بی تھی بسیرہ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزی
ام حکیم بنت الحارث بن ہشام جو عکرمہ بن ابی جہل کی بی بی تھی ریطہ بنت الحجاج جو عمرو بن العاص کی بی بی تھی
اور اور بھی بہت عورتین تھین - اون مین ہند اپنے آپ کو چھپائے ہوئے تھی کہ
اوس نے حمزہ کے ساتھہ بری حرکت کی تھی - اوسے خوف تھا کہ کہین حمزہ کا موا خذہ
اوس سے نہ کیا جائے -

رسول اللہ نے ان عورتون سے فرمایا - کہ تم اس بات کی مجھہ سے بیعت کرو -
کہ اللہ کے ساتھہ شرک نہ کرین گے - ہند نے کہا کہ آپ توہم سے اون باتون کی بیعت
لیتے ہین - جن کی آپ نے مردون سے نہین لی ہے - تاہم ہم اس کی آپ سے
بیعت کرتے ہین - آپ نے فرمایا کہ چوری بھی نہ کیا کرو - ہند بولی - کہ کیا ابو سفیان کی
کوئی تھوڑی بہت چیز لی اور مین نے لی ہو تو وہ بھی کیا چوری ہے - ابو سفیان
بھی اوس وقت وہان موجود تھا - اوس نے کہا جو پہلے لے لی وہ معاف ہے
رسول اللہ نے کہا کیا ہند ہے کہا ہان مین ہند ہون آپ مجھے معاف کیجئے اللہ تعالی
آپ کو معاف کرے گا - پھر آپ نے فرمایا - کہ تم زنا بھی نہ کرو - بولی کہ کیا کہین حرہ عورتین
بھی زنا کیا کرتی ہین - پھر آپ نے فرمایا - کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو - ہند بولی - کہ ہم نے
تو اپنی اولاد کو بچپن سے پالی تھی - اور جب وہ بڑی ہوگئی تو آپ نے اونہین بدر کے روز

قتل کردیا - اب وہ جانین اور آپ جانین - اِس سے حضرت عمر ہنس پڑے - پہر آپ نے فرمایا - کہ تم کسی پر بہتان مت لگایا کرو - بولی کہ بہتان لگانا بہت ہی بُری بات ہے آپ جو باتین ہم سے کہتے ہین وہ بہت ہی اچھی اور مکارم اخلاق سے ہین - پہر آپ نے فرمایا - کہ امر معروف مین میری نافرمانی نہ کرنا - ہند بولی کہ ہم اِس مجلس مین آکر بیٹھین اور پہر بھی یہ ارادہ کرین کہ آپ سے نافرمانی کرین - یہ کیونکر ہو سکتا ہے - پہر رسول اللہ نے فرمایا کہ عمر اِن سے بیعت لو - اور رسول اللہ نے اون کے لئے اللہ تعالےٰ سے مغفرت کی دعا مانگی -

رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا کہ کسی عورت کو ہاتہ نہین لگاتے تہے - صرف اونہین عورتون کو چہوتے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کی تہین - یا اون کی محرم ہوتی تہین -

۱۱۲ بلال کی اذان کے وقت کفار کی حسرت آمیز باتین -

پہر جب ظہر کا وقت آیا - تو آپ نے بلال کو حکم دیا کہ کعبہ پر جا کر اذان دین قریش اِس وقت پہاڑون پر تہے اور اونکی حالت یہ ہو رہی تہی کہ کوئی تو امان کے خواستگار تہے اور کوئی ایسے تہے کہ جنہین امن دیدی گئی تہی - جب بلال نے اذان دی اور کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ تو جویریہ بنت ابی جہل نے کہا اللہ نے میرے باپ کے ساتہ بڑا اکرم کیا - جو اوسے بلال کے رینکنے کی آواز کعبہ پر نہ سننا پڑی - مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اوس نے کہا تہا اللہ تعالیٰ نے محمد کا نام بڑا کردیا - ہم نماز تو بے شک پڑہین گے مگر جس نے ہمارے دوستون کو مارا اوس سے ہمین کچہہ محبت نہین ہے - (یہی کہنا قرین قیاس بہی معلوم ہوتا ہے) ایسے ہی خالد بن اسد عثمان بن اسد کے بہائی نے

کہا میرے باپ کے ساتھہ اللہ تعالی نے بڑا کرم کیا جو آج وہ موجود نہین ہے - حارث بن ہشام نے کہا کیا اچھا ہوتا جو مین آج سے پہلے ہی مرجاتا - اور اسی طرح اور بہی بہت لوگون نے ناگوار باتین کہین -

لیکن پہر یہ لوگ مسلمان ہوگئے - اور اون کا اسلام بہت اچھا رہا - رضی اللہ عنہم

خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر

۱۱۳ خالد کا غزوہ جذیمہ پر اور مسلمانون کو قتل کرنا اور رسول اللہ کا مقتولون کو دیت دینا اور خالد اور عبد الرحمن کی تکرار -

اسی سنہ ہجری مین خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر ہوا ہے - رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے گرد و نواح پر چند سریہ بہیجے تہے اور یہ ہدایت کی تہی کہ لوگون کو اسلام کی دعوت کرین - یہ حکم نہین دیا تہا کہ کسی سے لڑین - انہین مین خالد بن الولید کو بہی بہیجا تہا اور صرف داعی کے طور پر بہیجا تہا - مقاتل کے طور پر نہین بہیجا تہا - یہ خالد جاکر چشمہ غمیصا پر اُترے جو جذیمہ بن عامر بن عبد مناة بن کنانہ کا ایک چشمہ تہا -

جاہلیت کے زمانہ مین عوف بن عبد عوف عبد الرحمن بن عوف کا باپ اور فاکہ بن المغیرہ عم خالد یمن سے آتے تہے راستہ مین جذیمہ پر ہوکر اون کا گزر ہوا - جذیمہ نے اونہین مار ڈالا - اور جو کچھہ مال و اسباب تہا وہ سب چہین لیا - جب خالد اس چشمہ پر پہونچے تو بنی جذیمہ نے ہتیار اُٹہائے (یہ لوگ مسلمان ہوگئے تہے اس لئے) خالد نے کہا ہتیار رکہہ دو - کیونکہ سب لوگون نے اطاعت اختیار کرلی ہے لیکن جب اونہون نے ہتیار رکہدیئے - تو خالد نے حکم دیکر اون کی مشکین بند ہوالین

اور پہر تلوار سے اون کی خبر لی۔

جب یہ خبر نبی صلعم کو پہونچی۔ تو آپ نے اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائی

اور کہا اے اللہ جو حرکت خالد نے کی مین اوس سے بری ہون۔ پہر علی کو کچہہ

مال دیکر جذیمہ کے پاس بہیجا۔ اور حکم دیا کہ جاکر اون کو راضی کرین۔ انہون نے جاکر

اونکے مقتولون کی دیتین دین اور جو مال غارت ہوگیا تہا اوس کی بہی تلافی کی۔ یہانتک

کہ کتون کے کہانے کے برتن بہی اون کے دلا دیئے۔ پہر جو مال حضرت علی کے

پاس باقی بچ گیا۔ اگرچہ اونہون نے کہہ دیا تہا کہ اب ہمارے تمام مال اور خونون کا بدلا ہوگیا

تاہم علی نے وہ باقی مال بہی اونہین کو دیدیا۔ پہر رسول اللہ کے پاس چلے آئے۔

اور آپ سے سب حال عرض کردیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت ہی اچہا کیا۔

کہتے ہین کہ خالد نے اس قتل کی نسبت عذر بہی کیا تہا اور کہا تہا کہ مجہہ سے عبد اللہ بن

حذافة السہمی نے کہا تہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ اور عبد الرحمن

بن عوف اور خالد سے اِس باب مین بہت کچہہ گفتگو ہوئی تہی۔ عبد الرحمن نے کہا

خالد تم نے یہ کام اسلام کے زمانہ مین جاہلیت کے زمانہ کا سا کیا ہے۔ اونہون نے

کہا نہین مین نے تمہارے باپ کا انتقام لیا ہے۔ عبد الرحمن نے کہا تم جہوٹ

کہتے ہو۔ مین نے خود اپنے باپ کے قاتل کو قتل کردیا ہے۔ لیکن یہ تم نے

اپنے چچا فاکہ کا انتقام لیا ہے۔ اس گفتگو مین اون مین فساد کی نوبت پہونچ گئی

لیکن اسی مین اس حال کی خبر رسول اللہ کو ہوئی تو آپ نے خالد سے کہا میرے اصحاب

سے تم کچہہ مت کہو۔ واللہ اگر کوہ اُحد سونا ہوجاوے اور تم فی سبیل اللہ اوسے خرچ کردو

تو اون کے ایک فجر کے یا ایک شام کے ثواب کے برابر ثواب حاصل نہین کرسکتے۔

(یہ روایت ابن الاثیر نے پوری نہین لکھی)

۴۱ ابن علقمۃ الکنانی اور حبیشہ کا عشق اور مسلمانون کے ہاتھہ سے ابن علقمہ کا مارا جانا۔

عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی کہتا ہے۔ کہ مین بھی اوسوقت خالد کے لشکر مین تہا۔ کچھہ نوجوان عورتون کی سواریان اور کوے جارہے تھے خالد نے کہا۔ کہ انہین جلکر پکڑو۔ عبداللہ کہتا ہے کہ ہم اون کے پیچھے نکلے۔ اور چلکر اونہین جالیا۔ جبھی ہم قریب پہونچے ہین کہ ایک نوجوان لڑکا راستہ مین آگیا اور جب ہم اوس کے پاس گئے تو ہم سے لڑنے اور یہ کہنے لگا ؎

اَرْخِیْنَ اَطْرَافَ الذُّیُوْلِ وَارْتَعِنْ		مَشْیَ حُیَیَّاتٍ کَاَنْ لَمْ تُفْزَعِنْ

اونہون نے دامنون کے کنارہ اوٹہاے اور ایسی چلنے پہرنے لگین کہ جیسے سپولئے پہرتے ہون اور وہ بالکل گہبرائی ہی نہین ہین۔

اِنْ تُمْنَعِ الْیَوْمَ النِّسَاءُ تُمْنَعِنْ
اگر آج عورتون کی حفاظت وحمایت کیجائیگی تو وہ محفوظ رہینگی

پہر ہم بہی اوس سے بہت دیر تک لڑے۔ اور اوسے قتل کرڈالا۔ اور پہر آگے بڑہ کر سوارون تک پہونچ گئے۔ کہ اِسی مین ایک اور لڑکا نکلا۔ جو بالکل پہلے ہی لڑکے کے مشابہ تہا۔ وہ بہی ہم سے لڑنے اور کہنے لگا ؎

اُقْسِمُ مَا اِنْ خَادِرٌ ذُوْ لِبْدَہْ		یَرُوْمُ بَیْنَ اَثْلَۃٍ وَوَھْدَہْ

مین قسم کہاکر کہتا ہون۔ کہ کوئی بڑی ایال والا شیر بہی جو اثلہ اور وہدہ کے درمیان شکار کی تلاش مین پہرتا ہو

یَفْرِسُ شُبَّانَ الرِّجَالِ وَحْدَہْ		بِاَصْدَقِ الْغَدَاۃِ مِنِّیْ نَجْدَہْ

اور تن تنہا جوان مردون کو پہاڑ ڈالتا ہو صبح ہی صبح مجہہ سے دلاوری اور فنون جنگ مین بڑہ کر نہین ہے

پہر ہم بہی اوس سے لڑے اور اوسے بہی مار ڈالا - اور جاکر سواریون کو پکڑ لیا - اور اون کو لے لیا -

دیکہتے کیا ہین کہ اون مین ہی ایک خوبصورت لڑکا ہے جس کے چہرہ پر بیماروں کی طرح زردی کے آثار دکہائی دیتے ہین - اوسے ہم نے رسّی سے باندہ لیا - اور آگے کیا کہ مار ڈالین - اوس نے کہا اگر ذرا توقف کرو تو مین تمہین ایک بات بتاتا ہون - ہم نے کہا بتا کیا ہی - کہا یہان اس وادی کے نیچے مجہے لے چلو وہان بہی عورتون کی کچہہ سواریان جا رہی ہین - وہان تم مجہے مار ڈالنا - ہم نے کہا اچہا

پہر جب ہم اون عورتون کے پاس پہونچے - اور ایسے قریب ہو گئے کہ وہان تک آواز پہونچ سکے - تو اوس لڑکے نے چلاکر کہا کہ اِسلمی حُبیش - فقد فقدا لعیش (حبیش تو تو سلامت رہ - اگرچہ ہمارا عیش جاتا رہا) یہ سُنکر ایک گوری حسین لڑکی اوس کی طرف آئی اور کہا - وانت فاسلم علی کثرۃ الاعداءِ وشدّۃ البلاءِ (اور تو بہی سلامت رہ - اگرچہ دشمن کثرت سے ہین اور بلائین شدت سے نازل ہو رہی ہین) پہر اوس لڑکے نے کہا - سلام علیکِ دھرًا وان بقیتُ عصرًا (تجہہ پر سلام ہمیشہ ہمیشہ ہو - اگرچہ مین تہوڑے ہی عرصہ تک زندہ رہا) اوس لڑکی نے جواب دیا وانت سلام علیک عشرًا وشفعا تتری وثلاثا وترا - پہر اوس جوان نے یہ شعر پڑہے ؎

هوالکِ لهم منّی سوی غلّۃِ الصّدیٰ		وانْ یقتلونی یا حبیش فلم یدعْ

اے حبیش اگر وہ لوگ مجہے مار ڈالین گے تو کیا لین گے - تیرے عشق نے تو میرے پاس بجز سوزش سینہ کے اونکے لئے اور کچہہ چہوڑا ہی نہین ہے -

وعظمی واسبلت الدموع علی نحری		فانتِ الّتی اخلیت لحمی من دمی

اور توہی ہے کہ جس نے میرے گوشت اور ہڈیون کو خون سے خالی کر دیا ہے - اور میرے سینہ پر آنسو بہائے ہین -

اس پر اوس لڑکی نے یہ اشعار اوسے سنائے ٥

ونحن بکینا من فراقک مرة ۔۔۔ واخرٰی وواسیناک فی العسر والیسر

ہم تیرے فراق مین بار بار رویا کئے اور تنگی اور خوشحالی ہر صورت مین تیری غمخواری کی -

وانت فلم تبعد فنعم فتی الھوی ۔۔۔ جمیل العفاف والمودة فی ستر

اور توہی پیچھے نہین ہٹا - اور بہت ہی اچھا عشق باز جوان ہے - اور پارسائی اور دوستی مین چھپے مین (اور کھلے مین سے ہر طرح) نیک ہے

پہر اوس جوان نے یہ شعر اوس سے کہے ٥

رایتک ان طالبتکم فوجدتکم ۔۔۔ بحلیة او الفیتکم بالخوانق

مین نے تجھے دیکھا ہے - کہ جب کبھی مین تمہین ڈہونڈہا اور تلاش کیا کرتا ہون تو مین تمہین حلیہ مین پاتا ہون یا کبھی خوانق مین پایا کرتا ہون (جو دونون مقامات کے نام ہین)

الم یک حقا ان ینول عاشق ۔۔۔ تکلف ادلاج السری فی الودائق

کیا یہ بات حق نہین ہے - کہ کسی عاشق کو اوسکے رات کے وقت گرمی مین آنے اور ایسی بڑی تکلیف کرنے کی مزدوری دیجائے -

فلا ذنب لی قد قلت اذ نحن جیرة ۔۔۔ اثیبی بود قبل احدی الصفائق

میرا تو کچھہ گناہ نہین ہے - مین نے تو کہہ دیا تھا - جب کہ تم ہم پڑوسی تھے - کہ وداد و دوستی کا بدلہ دیدے - قبل اس سے کہ جانبین مین سے کسی کی طرف سے صفقۂ رخصت بجایا جائے -

اثیبی بود قبل ان تشحط النوی ۔۔۔ وینائی لامر بالحبیب المفارق

مودت کا بدلہ دیدے قبل اس سے کہ فراق امیدون کو قطع کرے۔ اور حبیب مفارق کو کسی وجہ سے کہین دور کو لیجاے۔

پہر اونہون نے اوسکو آگے کیا اور گردن مار دی۔

یہ شعر عبد اللہ بن علقمہ الکنانی کے ہین جو جذیمہ مین سے تہا۔ اور حبیشہ بنت حبیش الکنانی کی نسبت اوس نے کہے ہین یہ عبد اللہ ایک مرتبہ اپنی مان کے ساتہہ اپنے ایک ہمسایہ کے یہان گیا تہا اوس وقت یہ لڑکا حد بلوغ کے قریب پہونچ گیا تہا اوس پروسن کی ایک بیٹی حبیشہ بنت حبیش نام تہی۔ جب عبد اللہ نے اوسے دیکہا تو اوس پر فریفتہ ہوگیا اور اوسے حبیشہ کی لو لگ گئی۔ مان تو وہین پروسن کے ہی یہان رہی عبد اللہ اپنے گہر لوٹ آیا۔ پہر دو روز کے بعد اپنی مان کو وہان سے لینے گیا۔ دیکہتا کیا ہے کہ حبیشہ تو خوب فوق البہڑک لباس پہنے ہوے ہے۔ اوسکے حی مین کوئی تقریب تہی اس لئے اوسنے بناؤ سنگہار کیا تہا۔ اس سے اور بہی عبد اللہ کو اوس کی رغبت ہوئی۔ مان اوس کے گہر کو آئی اور وہ بہی اوس کے ساتہہ آیا۔ اور یہ کہنے لگا۔

وما أدري بلى إني لأدري		أصوب القطر أحسن أم حبيش

مین نہین جانتا تہا کہ مینہ کا برسنا جس سے دنیا سبز ہوتی ہے بہتر ہے یا حبیشہ۔ ہان ہان مین جانتا تو ہون۔

حبيشة والذي خلق البرايا		وما إن عندنا للصب عيش

قسم ہے اوسکی کہ جس نے مخلوق کو پیدا کیا حبیشہ بہتر ہے۔ اور اسی وجہ سے ہمارے نزدیک عشق کے ہوتے پہر عیش نہین ہو سکتا۔

یہ اوس کی مان نے سُنا تو اوس سے تغافل کیا - پہر عبد اللہ نے کسی ٹیلہ پر ایک ہرن دیکہی تو کہنے لگا -

یا اُمّنا خبّرینی غیر کاذبۃٍ	وما یُریدُ سُؤلُ الحقّ بالکذبِ

اے امان جان مجہے بتا دے اور جہوٹ نہ بول - کیونکہ جو شخص حق بات کا سوال کرے اوس کا جہوٹ سے کچہہ مطلب نہین ہوتا ہے -

اتلکَ احسنُ امْ ظبیٌ برابیۃٍ	لا بل جُبَیشۃُ فی عینی وفی اِربی

کہ یہ جبیشہ احسن ہے - یا وہ ہرن جو کسی بلند زمین مین ہو - نہین نہین میری نظر مین اور نیز میری سمجہہ مین تو جبیشہ ہی بہتر ہے -

اس پر اوس کی مان نے اوسے زجر کیا - اور کہنے لگی تو دیکہہ اور یہ باتین دیکہہ تیرے لئے تو مین نے تیرے چچا کی بیٹی تجویز کی ہے وہ ان عورتون مین سب سے زیادہ جمیل وحسین ہے - اور عمیر کی بی بی کے پاس آکر اوس سے یہ سب حال بیان کیا - اور کہا کہ تو اپنی بیٹی کا بناؤ سنگہار کر اوس نے بیٹی کو دلہن بنایا - اور اوس لڑکی کو لاکر مان نے بیٹے کے حوالہ کیا - مگر دولہ دلہن کا رخ نہ ملا - دولہا اپنے راستہ اور دلہن اپنے راستہ ہی - مان نے بیٹے سے کہا اب کون اچہا ہے یہ دلہن اچہی ہے یا جبیشہ اچہی ہے - عبد اللہ نے کہا

اذا غُیّبتُ عنّی حبیشۃ مرّۃً	مِنَ الدّھرِ لا املکُ عزاءً ولا صبرا

جب کبہی ایک بار بہی جبیشہ میری نظر سے غائب ہوجاتی ہے تو صبر وشکیبائی مجہہ سے بالکل مفقود ہوجاتی ہے -

کانّ الحشا حرُّ السّعیرِ تحتہ	وقودُ الغضی والقلبُ مُضطرِمُ الجمرِ

اور یہ حالت ہوجاتی ہے۔ کہ گویا پیٹ مین آگ بہڑک رہی ہے۔ کہ جسکے نیچے غضی (آگ کے درخت) کا ایندہن پڑا ہووے اور دل انگر کی طرح سرخ انگارہ ہو رہا ہے۔

پہر عبد اللہ اپنی معشوقہ سے مراسلت کرنے لگا اور وہ بہی اوسے پیغام سلام بہیجنے لگی جس سے وہ دونون ایک دوسرے کے عاشق ہوگئے۔ اور اوس نے اپنی معشوقہ کی نسبت بہت شعر کہے۔ چنانچہ اون مین سے یہ بہی ہین۔

حُبَیْشَةُ جَدِّی ذَا وَجَدُّكِ جَامِعٌ	بِسَتْلِمْ شَمْلِی وَاَهْلُكُمْ اَهْلِی

اے جبیشہ یہ میر النصیب اور تیر النصیب دونون ملے ہوئے ہین اور تمہار اگروہ میر اگروہ اور تمہارے اہل میرے اہل ہین۔

وَهَلْ اَنَا مُلْتَفٌّ بِثَوْبِكِ مَرَّةً	بِصَحْرَاءَ بَیْنَ الْاُلَبْتَیْنِ اِلَی النَّخْلِ

کیا اچہا ہو جو البتین اور نخل مقامات کے صحرا کے درمیان مین تیرے کپڑون مین ایک بار لپٹ کر سوون

جب عاشق معشوق کے گہر والون نے یہ حال سنا تو جبیشہ کو اوس کے گہر والون نے پردہ مین کردیا۔ اِس سے اوسکی محبت اور بہی زیادہ ہوئی۔ آخر جبیشہ کے گہر والون نے ایک تجویز سوچی کہ جس سے یہ دونون الگ ہوجائین اور جبیشہ سے کہا۔ کہ تو عبد اللہ سے بستی کے اطراف مین کہین جا کر مل۔ جب وہ تیرے پاس آئے تو تو اوس سے یہ کہدے۔ کہ اگرچہ تو مجہے بہت چاہتا ہے۔ مگر میرے لئے دنیا مین تیرے برابر میرا کوئی دشمن نہین ہے۔ اور یہ ایسے مواقع اور وقت پر کہہ کہ ہم لوگ قریب ہون اور تیری زبان سے یہ کلمے کہتے ہوئے سن لین۔ جبیشہ نے کہا اچہا۔ اور وہ لوگ کہین قریب مین چہپ کر بیٹہہ گئے۔ عبد اللہ بہی اپنے موعد پر اوسکے پاس آیا۔ اور جب اوسکے قریب پہونچا تو جبیشہ کی آنکہون مین آنسو بہر آئے۔ اور اپنے گہر والون کی طرف

اوس نے رخ کیا - وہ وہان بیٹھے ہوے تھے جب عبداللہ نے جانا کہ وہ لوگ قریب مین بیٹھے ہین اور حقیقت حال معلوم ہوگئی تو کہنے لگا ؎

فان قلت ما قالوا لقد ذو تنی جوی	علی انہ لم ینو سر و لا ستر

اگر تو نے وہ بات کہدی جو اونہون نے بتائی ہے تو تو مجہہ پر اوظلم ڈہا دیگی - حالانکہ جو بات میرے اور تیرے درمیان ہے وہ کچہہ چھپی اور بھید کی نہین ہے اوسے سب جانتے ہین -

وما انس لا شیاء لا انس ودقہا	ونظرتہا حتی یغیبنی القبر

اور اگرچہ مین تمام چیزون کو بھول جاؤن تو بھول جاؤن مگر اوسکی دوستی اور اوسکی نظر کرنے کو اوسوقت تک نہین بہولونگا کہ مین قبر مین جاکر نہ چہپ جاؤن -

اسی مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اوس طرف روانہ کیا - پہر وہ واقعہ گزرا جسکا ہم نے اوپر ذکر کردیا -

۱۵ رسول اللہ کا نکاح اور مفارقت ملیکہ بنت داؤد سے -

اسی سنہ مین نبی صلعم نے ملیکہ لیثیہ بنت داؤد سے نکاح کیا جسکا باپ فتح مکہ کے روز مارا گیا تہا - اس پر نبی صلعم کی کسی بی بی نے ملیکہ سے کہا کہ تجہے شرم نہین آتی جس شخص نے تیرے باپ کو قتل کیا ہے تو نے اوسی سے نکاح کیا ہے - ملیکہ کو کچہہ خیال آیا - اور نبی صلعم سے جدائی کی درخواست کی رسول اللہ نے اوسے جدا کردیا -

۱۶ خالد کا عُزّی کو اور عمرو بن العاص کا سُواع کو اور سعد کا منات کو توڑ ڈالنا -

اسی سنہ مین خالد بن الولید نے بطن نخلہ مین جاکر عزی بت کو رمضان کی پچیسوین تاریخ توڑ ڈالا اس بتخانہ کی تمام قریش اور کنانہ اور کل مضر تعظیم کرتے تہے - اور اوس کی خدمت بنی شیبان بن سلیم حلفاء بنی ہاشم کے ہاتہہ مین تہی - جب اس بیت کے والی نے سُنا

کہ خالد بن الولید اوس کی طرف روانہ ہوے ہین تو اپنی تلوار لاکر اوس بت پر لٹکا دی - اور کہا ؎

ایا عزُّ شُدِّی شَدَّۃً لا سِوَی لہا		علی خالدٍ اَلقی القناعِ وشَمِّرِی

اے عزی تو ایسے زور سے خالد پر حملہ کر کہ او سکے سوا اور اوس سے بڑھ کر حملہ ہو ہی نہ سکے - اور اپنے برقع کو ڈال اور دامن کو اٹھا کر اچھی طرح مستعد ہو جا -

جب خالد اوس بت کے پاس گئے - تو اوس کا سادن (خادم) کہنے لگا - کہ اے عزی تو کچھہ اپنا غصہ نکال - یہ کہتے ہی اوس مین سے ایک کالی حبشی عورت نکلی جو بالکل برہنہ تھی اور بال گہونگر والے تھے - خالد نے اوسے قتل کر دیا - اور بت کو توڑ ڈالا اور بتخانہ کو بھی گرا دیا - پھر نبی صلعم کے پاس لوٹ آئے - اور آپ کو اوس کا سارا حال سنا دیا - آپ نے فرمایا کہ اب آیندہ اس عزی کی دنیا مین کبھی پرستش نہوگی -

اسی سنہ مین عمرو بن العاص نے سواع کو توڑ ڈالا - یہ بت ہذیل کا تھا - اور رہاط مقام مین بنا تھا - جب اونہون نے بت کو توڑ ڈالا - تو اوس کا سادن مسلمان ہو گیا - اس بت کے خزانہ مین کچھہ مال نہین ملا -

اسی سنہ مین سعد بن زید الاشہلی نے مُشَلّل مین جاکر مناۃ بت کو بھی توڑ ڈالا -

غزوہ ہوازن حنین مین

۱۷۱ ہوازن کا خوف رسول اللہ سے اور اون کا ارادہ رسول اللہ پر حملہ کرنے کا اور درید کی راے مگر مالک کا اوسے نہ ماننا -

یہ غزوہ شوال مین ہوا ہے - اور اوس کا سبب یہ ہوا تھا - کہ جب ہوازن نے سنا کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ کو مکہ پر فتح دیدی تو مالک بن عوف نصری نے جو بنی نصر بن معاویہ بن بکر سے تہا ہوازن کو اکٹھا کیا - اونہین یہ خوف

ہو رہا تہا - کہ مکہ کی فتح کے بعد رسول اللہ صلعم اون پر عزم کرین گے - اور کہتے تہے -
کہ اب محمدؐ کو ہم پر چڑہائی کرنے کے لئے کوئی مانع و مزاحم نہین رہا ہے - اس لئے
اون کی چڑہائی سے پہلے ہی بہتر ہے کہ ہم ہی محمد پر چڑہائی کرین اسی واسطے ثقیف بہی
مالک کے پاس جمع ہو گئے - ثقیف کے سردار قارب بن الاسود بن مسعود سید
الاحلاف اور ذو الخمار سبیع بن الحارث اور اوس کا بہائی احمر بن الحارث سید بنی مالک
تہے - اِن کے ساتہ قیس عیلان مین سے بجز نصر جشم سعد بن بکر اور کچہہ بنی ہلال کے
آدمیون کے اور کوئی نہین آیا تہا - اور نہ اِن کے ساتہہ بنی کعب اور کلاب تہے -

جشم مین درید بن الصمہ ایک بوڑہا شیخ بہی تہا - جس مین بجز اِس کے اور کچہہ حالت
باقی نہین رہی تہی کہ اوس کی رائے ہی تیمناً لے لی جاوے - یہ شیخ بڑا آزمودہ کار تہا -

جب مالک بن عوف نے پورا ارادہ کر لیا کہ رسول اللہ صلعم کی طرف روانہ ہو -
تو اوس نے اپنے آدمیون کے اموال اور عورتین بہی ساتہہ لے لین - پہر جب یہ لوگ
اوطاس کے مقام مین آئے - تو سب لوگ وہان ایک جگہہ فراہم ہوے - اون مین
درید بن الصمہ بہی تہا - درید نے جو آنکہون سے اندہا تہا اپنے ہمراہیون سے پوچہا
کہ اب تم کس وادی مین ہو - اونہون نے کہا کہ وادی اوطاس مین ہین - کہا ہان یہ اچہی
جگہہ ہے - گہوڑون کے دوڑانے کے لئے سنگستانی ناہموار زمین اور نرم ملایم
ہموار زمین سب طرح کی یہان موجود ہے - مگر یہ تو بتاؤ یہ اونٹون کا بلبلانا گدہون کا رینکنا
بکریون کا چلانا اور بچون کا رونا چہ معنی دارد - کہا یہ اِس وجہ سے ہے کہ مالک اِن
لوگون کو لیکر (محمدؐ کی لڑائی کو) جاتا ہے - درید نے مالک سے کہا - مالک یہ آج ہی
کا دن فقط نہین ہے اِس کے بعد ہمین اور بہی زندہ رہنا ہے - یہ تو نے ایسا کیون

کیا ہے۔ (جو اموال اور عورتون کو لڑائی مین ساتھہ لیا ہے) مالک نے کہا مین نے
اِس لیے ساتھہ لیا ہے۔کہ جب کسی کے ساتھہ اوس کا مال و اسباب اور بال بچے
ہوتے ہین تو وہ اپنے مال اور بال بچون کی خاطر لڑائی لڑتا ہے اور بہاگتا نہین ہے۔
درید نے کہا اے بکریون کے چروا ہے تجھے کچھہ عقل ہی ہے کہ نہین۔ جب کوئی
بہاگنے والا بہاگنے پر آتا ہے تو بہلا اوسے بہی کوئی چیز روکتی ہے وہ کب اپنے
ننگ و ناموس کا پاس کرتا ہے۔ وہ سب کو چہوڑ کر بہاگ جاتا ہے۔ اگر تجھے دشمن
پر غلبہ ہوگا تو تجھے اوس موقع پر صرف مردون کی تلوار اور نیزے ہی کام دین گے۔ اور اگر
معاملہ دگرگون ہوا۔ تو تیرے ساتھہ جو عورتین اور بچے اور مال و اسباب ہے یہ سب تیرے
لیے فضیحت کا باعث ہون گے۔ پہر پوچہا کہ کعب اور کلاب کہان ہین۔ لوگون نے
کہا وہ تو نہین آئے۔ درید نے کہا تو بس اقبال اور کوشش سب بیکار ہین۔ اگر
تمہارا بول بالا ہوا ہوتا اور علو و رفعت تمہارے نصیب ہوتی تو کعب اور کلاب
دونون یہان موجود ہوتے۔ مین تو یہ پسند کرتا ہون کہ جو کام کعب اور کلاب نے کیا ہے
یہی تم بہی کرو۔ پہر کہا مالک تو اپنے ساتھہ والون کو اونکے ملک کے بلند مقامات مین
لیجا۔ اور (بال بچون وغیرہ کو وہان متحصن مقامات مین چہوڑ دے) سپاہیون
کو گہوڑون کی پیٹہون پر سوار کرا اور دشمنون پر جا پڑ اگر اوس وقت تیری فتح ہوئی تو جو
تیرے لوگ پیچہے ہونگے وہ بہی تجھہ سے آملین گے اور اگر شکست ہوئی تو تیرا
مال و اسباب اور تیرے بال بچے امن ہی رہین گے (ان نصیحتون کو جب مالک
کے ساتھیون نے سُنا تو درید کی باتون کو پسند کیا۔ اور مالک سے کہا کہ تو درید کی
نصیحت پر عمل کر۔ ورنہ ہم تیرا ساتھہ نہ دین گے) مالک نے کہا واللہ مین تو اوس کی

راے پر ہرگز عمل نہ کرون گا - ورید تو تو سٹھیا گیا اور تیری معلومات پُرانی ہوگئی ہین
اے ہوازن یا تو تم میری بات کو مانو - نہین تو یہ تلوار مین اپنے پیٹ مین گہسیڑ کر
مرجاؤن گا - اوسے یہ بُرا معلوم ہوا کہ ورید کا بہی اس معاملہ مین کچہہ ذکر ہو - اور اوسکی راے
پر عمل کرنے سے اوسکی نیک نامی کی شہرت ہو - (جب لوگون نے دیکہا کہ ورید
تو اتنا بوڑہا ہے کہ سرداری اور سپہ سالاری کے لائق نہین - اور مالک اپنی راے
کے خلاف مانتا نہین لاچار مالک کی اطاعت منظور کی - اسواسطے) ورید نے کہا
مین آج اس موقع پر حاضر نہین ہوا اور نہ غائب ہی رہا -

۱۱۸ مالک کے جاسون کا اوسے مسلمانون کی لڑائی سے منع کرنا -

پہر مالک نے اپنے آدمیون سے کہا - لوگو -
جب تم دشمنون کو دیکہو تو تلوارون کی میان توڑ ڈالنا
اور یکبارگی اون پر حملہ کردینا - اور مالک نے اپنے جاسوس بہیجے - کہ وہ اوسے
مسلمانون کی خبر لا کر دین - وہ آئے اور پہر اوسکے پاس لوٹ کر گئے - اُس وقت اونکے
ہوش پراگندہ اور وہ ترسان و لرزان ہو رہے تہے مالک نے پوچہا کہ یہ تمہارا کیا حال
ہے - وہ بولے کہ ہم نے سپید پوش لوگ ابلق گہوڑون پر سوار دیکہے ہین - اگر ہماری
فوج اونکے مقابل ہوگی تو اوسکا وہی حال ہوگا جو ہمارا دیکہہ رہا ہے - مگر اس پر بہی مالک
نے نہ مانا بلکہ لڑائی پر اوسکی راے جمی رہی -

۱۱۹ رسول اللہ کا ارادہ ہوازن پر جانے کا اور صفوان سے ہتیار لینا اور فوج کی کثرت اور اوس سے غرور -

جب رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا - کہ ہوازن کا
ہم سے لڑنے کا ارادہ ہے تو آپ نے بہی اُنکی
طرف جانے کا ارادہ کیا -

اس وقت آپ نے سُنا کہ صفوان بن امیہ کے پاس کچہہ زرہین اور ہتیار ہین -

رسول اللہ نے اوسکے پاس آدمی بہیجکر درخواست کی۔ کہ کچہہ ہتیار ہم کو دو ہم دشمنون سے لڑنے جاتے ہین۔ اِس وقت تک صفوان مشرک ہی تہا۔ صفوان نے جواب دیا کہ تم کیا زبردستی سے لیتے ہو۔ رسول اللہ نے فرمایا نہین بلکہ عاریت لیتے ہین۔ اور اوسکے واپس کرنے کے ضامن ہوتے ہین۔ ضرور ہم وہ سب تجہے واپس کرینگے۔ تو صفوان نے کہا اِس کا کچہہ مضائقہ نہین پہر صفوان نے سو زرہین اور اوسکے ساتہہ کے ہتیار بہی رسول اللہ کو دیدے۔

پہر نبی صلعم روانہ ہوے۔ اِس وقت آپ کے ساتہہ دو ہزار وہ مسلمان تہے جو اِس وقت بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوے تہے اور دس ہزار اپنے پہلے اصحاب تہے سب بارہ ہزار آدمی تہے جب رسول اللہ صلعم نے اپنے ہمراہیون کی کثرت دیکہی تو کہا۔ کہ قلت فوج کے باعث تو آج ہم مغلوب نہ ہون گے۔ چنانچہ یہی بات اللہ تعالی نے اپنے اس قول مین بیان کی ہے لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا ۝ وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ اللہ بہت جگہون مین تمہاری مدد کر چکا ہے۔ خصوصاً حنین کے دن۔ جب کہ تمہاری کثرت نے تمہین مغرور کر دیا تہا۔ تو وہ کثرت تمہاری کچہہ کام نہ آئی اور اتنے بڑی زمین باوجود فراخی تم پر تنگ ہو گئی۔ پہر تم پیٹہہ پہیر کر بہاگ نکلے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بات ایک اور شخص نے کہی تہی جو بنی بکر مین سے تہا۔

اِس وقت رسول اللہ نے مکہ پر عتاب بن اسید کو والی مقرر کیا تہا۔

۲۰ مسلمانون کا وادی حنین مین جانا اور ہوازن کا کمین سے نکلکر مسلمانونکو تتر بتر کر دینا۔	جابر کہتا ہے کہ جب ہم حنین کی وادی مین پہونچے اور وہان اُترنے لگے تو دیکہا کہ وہ تو ایک بڑا

گہرا وادی ہے - اوس وقت جب ہم اوس مین گھسے ہین تو اوس وقت صبح کی تاریکی تھی - دشمن ہم سے پہلے ہی وہان جا پہنچے تھے - اور اوس کی گھاٹیون اور تنگ گزرگاہون مین چھپ رہے تھے - اور بالکل تیار بیٹھے تھے - ہم اوسمین بے دھڑک اُتر رہے تھے کہ یکایک دشمن کمین سے نکل پڑے اور ہم پر یکبارگی حملہ کر دیا - ہمارے جتنے آدمی تھے سب بہاگ نکلے - کسی نے کسی کا کچھہ بہی خیال نہ کیا -

رسول اللہ صلعم دہنی جانب چلے گئے - اور پہر تین مرتبہ بآواز بلند فرمایا - اودہر آؤ مین رسول اللہ ہون مین محمد بن عبد اللہ یہان موجود ہون - پہر اونٹ ایک دوسرے پر چڑہتے گرتے پڑتے چلے گئے - مگر پہر بہی نبی صلعم کے پاس کچھہ مہاجرین اور انصار اور اہل بیت باقی رہ گئے تھے - ان مین ابوبکر عمر علی عباس اور اون کا بیٹا فضل ابو سفیان بن الحارث ربیعہ بن الحارث ایمن بن ام ایمن اور اسامہ بن زید بہی تھے -

جابر کہتا ہے - مین نے دیکہا ہوازن کا ایک شخص اوس وقت ایک سرخ اونٹ پر سوار ہے - اور ہاتھہ مین ایک سیاہ رایت لئے لوگون کے آگے چلا آتا ہے - اور جب کسی آدمی کو پاتا ہے تو نیزہ مارتا ہے - پہر اوس نے رایت اُٹھایا - اور اپنے پیچھے کے لوگون کو دکہایا - وہ دیکہتے ہی اوسکے پیچھے جھپٹے - اودہر سے علی نے اوس پر حملہ کیا اور اوسے مار ڈالا -

۱۲ مسلمانون کی اس ہزیمت سے مکہ والون کے خیالات -

جب مسلمان لوگ بہاگ گئے - تو مکہ کے لوگون کے دلون مین جو اہل اسلام کی طرف سے بغض و حسد تہا وہ اون کے منہ سے ظاہر ہونے لگا - ابو سفیان بن حرب نے کہا مسلمانون کی ہزیمت یہین ختم نہ ہوگی بلکہ سمندر تک ایسے ہی بہاگتے چلے جائین گے -

کلدۃ بن حنبل نے جو صفوان بن امیہ کا مادرزاد بہائی تہا کہا۔ کہ اب محمد کا سحر باطل ہو گیا۔ مگر صفوان ابن امیہ نے جو ابہی تک مشرک تہا کہا خاموش اگر قریش کا کوئی شخص میرے اوپر والی ہو جائے تو سمجہے وہ بدرجہا اوس سے پسند ہے کہ کوئی شخص ہوازن کا ہم پر آکر حکومت کرے۔

شیبۃ بن عثمان کہتا ہے کہ مین نے کہا آج مین محمد سے اپنا بدلا لون گا۔ اس کا باپ احد کی لڑائی مین مارا گیا تہا۔ وہ کہتا ہے کہ مین اپنے گہوڑے پر سے اترا کہ رسول اللہ کو جا کر مار ڈالون۔ مگر یکایک میرے سامنے کوئی شئے آگئی۔ کہ اوس نے میرے دل کو ڈہانک لیا اور مجہہ مین کچہہ طاقت نہ رہی۔ جو مین اپنے دل کے ارادہ کو پورا کرتا۔

۱۲۲ رسول اللہ کا مسلمانون کو آواز دینا اور اون کو ہمت دلانا اور مشرکین کی شکست

عباس اسوقت آپ کے بغلہ دلدل کی لگام پکڑے ہوئے تہے اور آپ اوس پر سوار تہے عباس ایک بڑے جسیم اور بڑے بلند آواز شخص تہے۔ رسول اللہ نے اون سے کہا عباس چلا کر کہو یا معشر الانصار یا اصحاب السمرہ عباس نے حکم کی تعمیل کی۔ اور جنہون نے آواز سنی وہ مسلمان لبیک لبیک کہہ کر رسول اللہ کے پاس دوڑے اور ایسا جوش مارا کہ اگر کسی کا اونٹ اوس وقت جلدی مین پہیرنے سے نہ پہرا تو اوس نے اپنا اونٹ ہی چہوڑ دیا۔ اور ہتیار لیکر آواز کی جانب چلدیا۔ اس طرح پر رسول اللہ کے پاس کوئی سو آدمی جمع ہو گئے۔ اور آپ دشمنون کی طرف چلے۔ اور اون سے لڑنے لگے۔

پہر جب نبی صلعم نے دیکہا کہ لڑائی بڑی شدت سے ہو رہی ہے۔ تو کہا مین نبی ہون اس مین کوئی جہوٹ نہین ہے مین عبدالمطلب کا بیٹا میدان مین موجود ہون۔ الآن

حمی الوطیس (اس وقت تنور جنگ گرم ہوگیا ہے) یہ الفاظ آپ نے ہی سب سے اول زبان مبارک سے فرمائے ہین -

اِس وقت فریقین مین شدت سے قتال ہو رہا تھا - نبی صلعم نے اپنے بغلہ ولدل سے کہا - دلدل زمین پر بیٹھ جاؤ وہ زمین پر بیٹھ گیا - اب آپ نے ایک مٹھی بھر مٹی لی - اور دشمنون کے منہ ؤن کی طرف اوسے پھینکدیا - اِس مٹی کا پھینکنا تھا کہ دشمنون مین بھاگڑ پڑ گئی - اور وہ ایسے بھاگے - کہ پھر مسلمان اون کے تعاقب سے اوس وقت لوٹے کہ جب رسول اللہ صلعم کے پاس اون مین سے آدمیون کو قید کر کے اور پکڑ کر لائے بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے مٹی نہین پھینکی تھی - بلکہ آسمان سے ایک سیاہ چیز بجار کی طرح آئی تھی اور دشمنون پر آگری تھی - دیکھتے کیا ہین کہ اوسمین سے تو سیاہ سیاہ چیونٹیان تمام مین پھیل گئین - اور دشمنون کو اوس سے ہزیمت ہوگئی -

۲۲۳ | ہوازن کا قتل اور ربیعہ کا درید بن الصمہ کو مارنا -

جب ہوازن کی شکست ہوگئی - تو ثقیف اور بنی مالک کے ستر آدمی مارے گئے ثقیف کے احلاف مین سے تو بجز دو آدمیون کے اور کوئی نہین مارا گیا - وہ لوگ بہت جلد بھاگ گیے تھے - اور بعض مشرکین بھاگ کر طائف کی طرف روانہ ہوئے تھے - اور اونہین کے ساتھ مالک بن عوف بھی تھا - رسول اللہ کے سوارون نے اون مشرکین کا تعاقب کیا اور اونہین بہت مارا -

اِس وقت ربیعہ بن رفیع السلمی نے کہین درید بن الصمہ کو پکڑ لیا - اوس نے درید کو پہچانا نہ تھا - کیونکہ درید بڑھاپے کے سبب سے اونٹ پر کجاوہ پر بیٹھا ہوا تھا - ربیعہ نے اوس کے اونٹ کو بٹھایا - دیکھتا کیا ہے کہ وہ تو ایک بڑا بوڑھا شیخ ہے - درید نے اوس سے

کہا تیرا کیا ارادہ ہے - کہا مین تجہے قتل کرون گا - درید نے پوچہا تو کون ہے - اوس نے اپنا نسب بیان کیا - اور پہر اوس کے ایک تلوار ماری - مگر تلوار نے کچہہ اثر نہ کیا درید نے کہا تیری مان نے کیا بُرے ہتیار تجہے دئیے ہین - میری تلوار لے اور اوس سے مجہے مار ارفع عن العظام واحفض عن الدماغ (ایسے کہ ہڈی پر سے بچا کر دماغ پر سے نیچے کو کہینچتا ہوا لے جا -

کیونکہ مین جب لوگون کو قتل کیا کرتا تہا - تو ایسے ہی قتل کیا کرتا تہا - اور جب تو اپنی مان کے پاس جاوے تو اوس سے کہنا کہ مین نے درید بن الصمہ کو قتل کیا ہے مین نے کئی مرتبہ تیرے رشتہ کی عورتون کو بچایا ہے - پہر ربیعہ نے اوسے مار ڈالا جب ربیعہ نے آکر اس کی کیفیت اپنی مان سے بیان کی - تو اوس نے کہا بیشک درید سچا ہے اوس نے تیری ماؤن اور دادیون سے تین کو آزاد کیا ہے -

۲۴ جو شخص کسی دشمن کو مارے اوسکا سلب اوسی کے لئے ہے -

ابو طلحہ الانصاری نے حنین کی لڑائی مین تیس مقتولون کے کپڑے وغیرہ اُتارے تہے - اور اوسی نے اونہین مارا تہا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مارے تو اوسکا سلب یعنی مقتول کے بدن پر کا اسباب اوسی کے لئے ہے - ابو قتادہ الانصاری نے بہی ایک شخص کو مارا تہا - مگر وہ لڑائی کی جلدی مین اوسکا سلب نہین اُتار سکا - اس مین کسی اور نے اوسکا سلب لے لیا - جب رسول اللہ صلعم نے یہ حکم دیا - تو ابو قتادہ اوٹہا - اور کہا کہ مین نے ایک شخص کو مارا تہا - مگر ایک اور شخص نے اوسکا سلب لے لیا ہے - اس مین وہ شخص بولا - جس نے کہ سلب لے لیا تہا کہ اوسکا سلب میرے پاس ہے - یارسول اللہ ابو قتادہ کو مجہہ سے راضی کر دیجئے - حضرت

ابو بکر نے کہا نہین ایسا ہرگز نہین ہوسکتا- ایک شیر خدا تو اللہ کے واسطے دشمنون سے لڑے اور تو اوس کے ساتھ شریک ہو جائے- پھر اوس سے سلب لے کر ابو قتادہ کو دیدیا-

۱۲۵ ثقیف کا ختنہ اور عورت بچون بوڑھون کے قتل کی ممانعت اور ابو عامر کا قتل-

بنی ثقیف مین سے کسی شخص کا ایک نصرانی غلام تھا- وہ اس وقت مارا گیا- اس مین کسی انصاری نے اوس کا سلب اُتارا- اور ثقیف کے مقتولون مین اوسے دیکھا- تو معلوم ہوا کہ وہ غیر مختون ہے- اِس واسطے اوس انصاری نے چلا کر کہا- کہ عرب ثقیف تو ختنہ نہین کراتے- مغیرہ بن شعبہ نے یہ سُنکر کہا- کہ ایسے مت کہو وہ نصرانی غلام ہے- مین نے خود ثقیف کے مقتولون کو دیکھا ہے- اور اونہین مختون پایا ہے-

راستہ مین رسول اللہ صلعم جارہے تھے- کہ آپ نے ایک مقتول عورت دیکھی- دریافت کیا تو لوگون نے کہا کہ اوسے خالد بن الولید نے مارا ہے اِس پر آپ نے اپنے ساتھ کے کسی آدمی کو بھیجکر خالد کو یہ حکم بھیجدیا- کہ کسی عورت بچے عسیف کو مت مارو- عسیف (بہت بوڑھے کو کہتے ہین- مگر علامہ ابن اثیر نے ترجمہ کیا ہے کہ عسیف) اجیر اور مزدور کو کہتے ہین-

کچھ مشرک ابھی تک اوطاس مین تھے- رسول اللہ صلعم نے ابو عامر الاشعری عم ابی موسی کو اون کی طرف بھیجا وہان ابو عامر کے ایک تیر آکر لگا- جس سے وہ مارا گیا- کہتے ہین کہ یہ تیر سلمہ بن درید بن الصمہ نے مارا تھا- ابو موسی نے سلمہ کو اپنے چچا ابو عامر کے بدلے مار ڈالا-

۲۶ اشیما رسول اللہ کی رضاعی بہن اور مال غنیمت پر درقا کی نگرانی۔

یہان اوطاس مین سے بہی مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون کو وہان سے مال غنیمت اور سبایا بہت ہاتہہ آئے۔ اور اون سبایا مین شیما بنت الحارث بن عبد العزی کو بہی لوگ پکڑ لائے شیما رنے لوگون سے کہا۔ کہ مین تمہارے سردار محمد کی رضاعی بہن ہون۔ مگر کسی نے اسے سچ نہ جانا۔ اور نبی صلعم کے پاس اوسے لاکر حاضر کردیا۔ اوس نے رسول اللہ سے بہی کہا کہ مین تمہاری بہن ہون۔ آپ نے فرمایا بہلا تیرے اِس قول کی کیا علامت ہے۔ اوس نے کہا کہ مین ایک روز آپ کو بغل مین لئے پڑی تہی اوس وقت آپ نے میرے پیٹ مین کاٹ لیا تہا اوس کا اب تک نشان باقی ہے۔ آپ نے اِس سے اوسے پہچان لیا۔ اور اپنی چادر اوس کے واسطے بچہادی۔ اور اوسے اوس پر بٹہایا۔ اور اوسے اختیار دیا۔ کہ چاہو تو تم میرے پاس رہو مین تمہارے ساتہہ محبت کرونگا اور اکرام سے پیش آؤن گا اور اگر تم چاہتی ہو تو تمہین کچہہ دون گا تم اپنی قوم مین چلی جاؤ۔ اونہون نے کہا کہ آپ جو دینا ہے مجہے دیجئے مین اپنی قوم مین جاؤن گی۔ آپ نے پہر اونہین کچہہ دیا۔ اور اون کی قوم مین اونہین بہیجدیا۔ پہر آپ نے حکم دیا کہ تمام سبایا اور مال واسباب غنیمت خزانہ مین جمع کیا جاوے وہ وہان جمع کیا گیا۔ اور اوس پر آپ نے بدیل بن ورقا الخزاعی کو نگران مقرر کیا۔

حنین مین جو مسلمان شہید ہوے اون مین ایمن ابن ام ایمن اور یزید بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن عبد العزی وغیرہ تہے۔

طائف کا محاصرہ

۱۲۷ قصاص مین اوّل قتل اسلام مین اور رسول اللہ کا محاصرہ طائف پر اور منجنیق و دبابہ وغیرہ آلات حرب اور رسول اللہ کا غلامون کو ازاد کرنا۔

جب ثقیف کے اور ثقیف کے ساتھیون کے بھاگے ہوے لوگ طائف مین پہونچے تو اونہون نے شہر کے دروازے بند کرلئے۔ اور متحصن ہو بیٹھے اور سامان رسد وغیرہ ایسی ضرورت کی چیزین اندر جمع کرلین۔ پھر نبی صلعم اونکی طرف روانہ ہوئے۔

جب آپ بحرۃ الرغا مین پہونچے۔ جو طائف کے راستہ مین ہے تو وہان بنی لیث کے ایک آدمی کو آپنے قصاص مین قتل کروادیا۔ جس نے ہذیل کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔ رسول اللہ نے یہان اس کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ یہی پہلا شخص ہے جسے اسلام مین کسی خون کے عوض مین قتل کیا گیا ہے۔

پھر آپ ثقیف کی طرف چلے۔ اور وہان جاکر اون پر محاصرہ ڈالا۔ اور بیس روز سے اوپر طائف کو گھیرے پڑے رہے اور سلمان فارسی کے اشارہ سے اون پر ایک منجنیق نصب کیا (جو گوفن کی طرح پتھر وغیرہ مارنے کا ایک آلہ ہوتا ہے) یہان بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ آخرکار ایک روز جسے یوم الشدخہ سے ملقب کرتے ہین کچھ مسلمان ایک دبّابہ کے نیچے گھسے جسے اونہون نے خود بنالیا تھا۔ (اور جو درختون کی چھال اور لکڑیون کا پہیون دار گھر سا ہوتا ہے) اور پھر (اوس کی پناہ مین ہوکر) طائف کی دیوار پر حملہ کیا۔ مگر ثقیف نے گرم لوہے کے بھالے مسلمانون پر چلائے جس سے وہ دبّابہ مین سے نکل پڑے۔ پھر ثقیف نے اون کو تیرون سے مارا۔ اور کتنے ہی مسلمانون

کو مار ڈالا تب رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ ثقیف کے انگور کاٹ لین ۔چنانچہ وہ کاٹ ڈالے گئے۔

اسی مین کچھہ غلام طائف والون کے رسول اللہ کے پاس چلے آئے۔ رسول اللہ نے اونہین آزاد کردیا۔ انہین غلامون مین ایک شخص ابوبکرہ نفیع بن الحارث تھا جو حارث بن کلدہ کا غلام تھا اسے ابوبکرہ اس لئے کہتے تہے کہ وہ بکرہ (یعنی صبح) کے وقت آیا تہا۔ پہر جب طائف کے لوگ مسلمان ہو گئے۔ تو اون غلامون کے سادات اور مالکون نے رسول اللہ کی خدمت مین عرض کیا۔ کہ اون کے غلام اونہین پہر پہیر دیے جائین۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایسا کبہی نہین ہو سکتا۔ وہ عتقاء اللہ خدا کے آزاد کردہ ہین۔

۱۲۸ حضرت عمر اور نوفل کی راے کے بموجب رسول اللہ کی واپسی طائف سے

پہر خویلہ بنت حکیم السلمیہ نے جو عثمان بن مظعون کی بی بی تہی عرض کیا یا رسول اللہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو طائف پر فتحمند کردے تو آپ بادیہ بنت غیلان کا لباس وزیور یا فارعہ بنت عقیل کا لباس وزیور مجھے عطا فرمادین۔ ان عورتون کے پاس حلی اور زیور بہت تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا خویلہ بہلا مجھے ثقیف پر فتح کا اذن نہ ملا تو کیونکر مین دیسکونگا یہ سنکر وہ نکلی۔ اور عمر بن الخطاب سے اسکا ذکر کیا۔ حضرت عمر رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے جو خویلہ نے مجھہ سے کہی ہے کیا آپ نے اوس سے کچھہ کہا تہا۔ فرمایا کہ ہان مین نے اوس سے کہا تہا۔ حضرت عمر نے کہا تو مین کوچ کے واسطے لوگون کو حکم دیدون۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان۔ پہر حضرت عمر نے اون لوگون کو حکم دیا۔ کہ چلو یہان سے کوچ کرو۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے نوفل بن معاویہ الدیلی سے صلاح کی تہی - کہ یہان ٹہیرین یا جائین - اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ ایک لومڑی کیطرح ہین جو اپنے سوراخ مین ہو اگر آپ ٹہیرینگے تو انہین نکال لین گے اور اگر آپ اونہین چہوڑدین گے تو کوئی نقصان نہین کرین گے - اس لئے آپ نے کوچ کا حکم دیدیا -

جب آپ لوٹے تو کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ ثقیف پر بددعا کیجیے - آپ نے فرمایا کہ اللہ تو ثقیف کو ہدایت دے - اور اونکو راہ راست پر لا -

۱۲۹ عُیَیْنَۃ بن حصن کا خیال ثقیف کی نسبت اور طائف پر کے بعض شہدا -

جب ثقیف نے دیکہا کہ مسلمان طائف سے کوچ کر گئے تو سعید بن عبید الثقفی نے باواز بلند ندا کی - کہ دیکہو ہم لوگ ثقیف کے اسی جگہہ مقیم ہین - یہ سنکر عیینۃ بن حصن نے کہا ہان اور بڑے مجد وکرامت کے ساتہہ - مسلمان کے ایک شخص نے اسے سنا تو عیینۃ بن حصن سے کہا - خدا تجہے غارت کرے کیا رسول اللہ کے مقابلہ مین حفاظت کرنے سے تو اون کی تعریف کرتا ہے - عیینۃ نے کہا واللہ مین تو اس لئے یہان نہین آیا تہا - کہ ثقیف سے لڑون - بلکہ اس لئے آیا تہا کہ ثقیف کی کوئی لڑکی میرے ہاتہہ آجائے اور اوس سے میرے کوئی لڑکا پیدا ہو جائے یہ ثقیف بڑے شوخ وشریر ہوتے ہین - ان سے مین اولاد لینا چاہتا ہون -

طائف مین بارہ آدمی مسلمانون مین سے شہید ہوے - انہین مین عبد اللہ بن ابی امیۃ المخزومی ہے جس کی مان عاتکہ بنت عبد المطلب تہی اور ایک عبد اللہ بن ابی بکر الصدیق ہے جس کے تیر لگا تہا - اور جو مدینہ مین جاکر رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد اوس

سے مرگیا۔ اور ایک سائب بن الحارث بن عدی بھی انہین شہیدون مین تہا۔

۱۳۰ ہیت مخنث کا بادیہ عورت کی صفت کرنا اور رسول اللہ کا اوسے مکان مین آنے سے روکنا۔

اور بادیہ بنت غیلان پکڑی آئی جس کی نسبت ھیت مخنث نے عبد اللہ بن امیہ سے کہا تہا۔ کہ اگر طائف کو آپ لوگ فتح کرلین تو تو رسول اللہ سے بادیہ بنت غیلان کو مانگنا جو پتلی کمر والی طناز اور لینی ہے۔ جب باتین کرتی ہے تو گویا وہ گاتی ہے۔ جب کہڑی ہوتی ہے تو دوہری ہوجاتی اور جب چلتی ہے تو مٹکتی ہے اور جب بیٹہتی ہے تو چار زانو بیٹہتی ہے۔ آتی ہے تو چار (ہاتہ پیرون) کے ساتہ۔ جاتی ہے تو آٹہ (ہاتہ پیرون) کے ساتہ (یعنی حاملہ ہوکر جاتی ہے) دانت اوسکے گویا بابونہ کے پہول ہین۔ اور اوسکے دونون پیرون کا درمیان ایسا ہے جیسے پیالہ معکوس ہو۔ نبی صلعم نے سنکر فرمایا۔ ہان یہ صفت مجہے معلوم ہوگئی۔ اور اوس مخنث کو اپنے زنانہ مین آنے سے منع کردیا۔

حنین کے غنائم کی تقسیم

۱۳۱ رسول اللہ کا جعرانہ مین جانا اور ہوازن کا مسلمان ہونا اور ابو صرد کی درخواست پر رسول اللہ کا ہوازن کے اہل وعیال کو واپس دینا۔

جب رسول اللہ صلعم نے طائف سے کوچ کیا۔ تو وہان سے روانہ ہوکر جعرانہ مین آکر فروکش ہوئے۔ اسی مین ہوازن کے وفود اور ایلچی جعرانہ مین آپ کے پاس پہونچے۔ اور مسلمان ہوگئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ گہر والے اور خاندان والے ہین۔ جو مصیبت کہ ہم پر نازل ہوئی ہے وہ آپ خوب جانتے ہین۔ آپ ہم پر احسان کیجیے اللہ تعالی نے آپ پر احسان کیا ہے۔

ایک شخص اون مین زہیر ابو صرو بنی سعد بن بکر کا تہا - یعنی اون لوگون مین کا تہا جنہون نے رسول اللہ کو دودہ پلایا تہا اوس نے اُٹھ کر آپ سے عرض کیا - یا رسول اللہ اس وقت آپ کے پاس قیدیون مین آپ کی رضاعی پہوپیان اور خالائین اور آپ کی دائیان ہین اگر ہم نے حارث بن ابی شمر الغسانی یا نعمان بن المنذر کو دودہ پلایا ہوتا تو ہمین اوس سے مہربانی کی ضرور امید رکہنی چاہیے تہی - پہر آپ تو تمام مکفولون سے بہتر مکفول ہین آپ سے ہم کیون نہ امید رکہین - پہر یہ شعر پڑہے ہے

اُمنُن علینا رسول اللہ فی کرمٍ		فانّک المرءُ نرجوہُ وندّخرُ

یا رسول اللہ کرم کر کے ہم پر احسان کرو - کیونکہ آپ ایسے شخص ہین کہ جن سے ہمین امید بہی ہے اور جنکے سامنے ہم حقیر بہی ہین

اُمنُن علی نسوۃٍ قد عاقہا قدرٌ		مُمزّقٍ شملہا فی دہرہا غِیَرُ

آپ ان عورتون پر احسان کرین - کہ جنکی حاجتون کو تقدیر نے موقوف کر دیا اور انکی جماعت کو پراگندہ کر دیا اور زمانہ کی سختیون نے اونہین

جس کی اور بہی بہت بپتین ہین - اس پر رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ دو چیزون مین سے ایک چیز تمہین مل سکتی ہے یا تو تم اپنے اہل و عیال لے لو - یا اپنا مال و اسباب لے لو - اونہون نے کہا ہم اپنے عورت بچے لین گے آپ نے فرمایا - اچہا تو جو میرے پاس تمہارے عورت بچے ہین یا بنی عبد المطلب کے پاس ہین وہ تو مین تمہین دے چکا اور باقیون کے لئے تم ایسا کرو - کہ جب مین لوگون کے ساتہ نماز پڑہون تو تم یہ کہنا کہ ہم اپنے عورت بچون کے واسطے مسلمانون کو رسول اللہ کا اور رسول اللہ کو مسلمانون کا واسطہ دیتے ہین - اوس وقت مین اپنا حصہ تمہین دیدون گا - اور تمہارے واسطے اورون سے درخواست کرون گا -

پہر جب رسول اللہ نے ظہر کی نماز پڑہی تو اونہون نے ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ نے

اونہین فرما دیا تہا - اس پر رسول اللہ نے فرمایا - کہ جو کچہہ میرے پاس ہے یا بنی عبد المطلب
کے پاس ہے وہ مین نے تمہین دیدیا - مہاجرین اور انصار نے یہ سنتے ہی کہا کہ جو کچہہ
ہمارے پاس ہے وہ ہم نے رسول اللہ کو دیا - مگر اقرع بن حابس نے کہا جو کچہہ میرے
اور بنی تمیم کے پاس ہے وہ ہم نہین دیتے - عیینہ بن حصن نے کہا جو کچہہ میرے
اور فزارہ کے پاس ہے وہ ہم ہی نہین دیتے - عباس بن مرداس نے کہا جو کچہہ میرے
اور سلیم کے پاس ہے وہ ہم ہی نہین دیتے - بنی سلیم نے کہا - جو کچہہ ہمارے پاس
ہے وہ ہم تو رسول اللہ کو دیتے ہین - اس پر عباس نے کہا تم نے میری توہین کردی -
رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سبایا مین سے اپنا حصّہ نہین دیتا وہ نہ دے -
ہر انسان پر چہہ فرائض ہوا کرتے ہین سب سے اوّل اون مین اپنا حصّہ ہے - پہر لوگون نے
اون کے بچے اور عورتین اونہین دیدین -

۳۲ ا رسول اللہ کا مالک بن عوف کے ساتہ نیک سلوک اور اوس کا اسلام -

پہر رسول اللہ نے پوچہا کہ مالک بن عوف کہان ہے - کسی نے کہا کہ وہ طائف مین
ہے - آپ نے فرمایا - کہ اوس سے کہدو - اگر وہ میرے پاس آ لے اور مسلمان ہو جائے
تو مین اوسکی عورتین اور مال اوسے پہر واپس دیدون گا - اور سو اونٹ اور اپنی طرف سے
دون گا - لوگون نے جا کر یہ اوس سے بیان کیا - وہ سنتے ہی فوراً طائف سے چہپ کر
نکلا - رسول اللہ کے پاس آیا - اور مسلمان ہوگیا - اور اوس کا اسلام اچہا رہا اور رسول اللہ
نے اوسے اپنی قوم پر عامل مقرر کردیا - اور وہ لوگ بہی اوسی کے ماتحت کردیئے - جو
طائف کے حوالی مین ان قبائل مین سے مسلمان ہوگئے تہے - اور اوسے اوسکی
عورتین اور مال بہی دیدیا - اور سو اونٹ بہی دیئے - اس مالک کا اسکے بعد یہ قاعدہ ہوگیا تہا

کہ وہ ثمالہ فہم اور سلمہ کے مسلمانون کو لیتا جو اوس کے ساتھہ مسلمان ہو گئے تھے اور ثقیف سے لڑتا تھا - اور جبھی کوئی جانور اون کے نکلتے تو اونہین لوٹ لیتا تھا جس سے ثقیف نہایت بتنگ ہو گئے تھے -

۱۳۳ رسول اللہ کا تالیف قلوب کے لئے نو مسلمون کو مال غنیمت بہت دینا -

جب رسول اللہ صلعم سبایا ہوازن سے فارغ ہو گئے - تو آپ سوار ہو کر چلدیئے اور لوگ آپ کے پیچھے روانہ ہو کر کہنے لگے - یا رسول اللہ ہماری غنیمت ہمکو تقسیم کیجئے - اور جب اپنی مراد پوری ہوتی نہ ہوئی تو ایک درخت کے پاس جا لپٹے - اور آپ کی چادر کھینچ لی - آپنے فرمایا کہ اے صاحبو میری چادر تو مجھے دیدو - مین کیا تم کو دینے مین بخیلی کرتا ہون واللہ اگر میرے پاس اتنی نعمتین ہوتین جتنے تہامہ مین درخت ہین تو مین تمہین دل کھول کر تقسیم کر دیتا - اور اونہین کچھہ بھی بخل بزدلی اور جھوٹ کو روا نہ رکھتا - پھر اپنے اونٹ کے کوہان کے بال اٹھالئے - اور فرمایا کہ یہ اونٹ اور یہ بال جو میرے پاس ہین یہ بھی تمہارے مال غنیمت سے نہین ہین مجھے جو ملتا ہے وہ خمس یا پانچوان حصہ ملتا ہے اور وہ بھی پھر تمہین لوگون پر لوٹ جاتا ہے -

پھر رسول اللہ نے اون کے تالیف قلوب کے لئے اونہین غنیمت مین سے مال دیا - یہ لوگ قوم کے اشراف اور سردار تھے - آپ انکے اسلام کے سبب سے ان کی تالیف قلوب کرنا چاہتے تھے - ابو سفیان اوس کے بیٹے حضرت معاویہ کو اور حکم بن حزام اور علاء بن جاریہ الثقفی اور حارث بن ہشام اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی اور عیینة بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس اور مالک بن عوف النصری مین سے ہر ایک کو سو سو اونٹ عنایت کئے - اور پھر

اورون کو سو سو اونٹ سے کم دیے۔ اونمین سے جنہین سو سو اونٹ سے کم دئے بعض لوگ یہ ہین۔ مخرمۃ بن نوفل الزہری عمیر بن وہب ہشام بن عمرو۔ سعید بن یربوع۔
اور عباس بن مرداس کو تین اونٹ دئے جس سے وہ ناراض ہو گیا اور کہنے لگا ؎

كَانَتْ نِهَاباً تَلَافَيْتُهَا	بِكَرِّي عَلَى الْمُهْرِ فِي الْأَجْرَعِ

یہ اونٹ اوسی لوٹ کے ہین۔ کہ جسے مین نے اپنے گھوڑے پر چڑھ کر اور ریت مین حملہ کرکے حاصل کیا ہے

وَإِيقَاظِي الْقَوْمَ أَنْ يَرْقُدُوا	إِذَا هَجَعَ النَّاسُ لَمْ أَهْجَعِ

اور لوگ جب سو جاتے تھے تو مین نے اونہین جگایا ہی اور جب لوگ نیند مین مدہوش ہوتے تھے تو مین اوسوقت کبھی غافل نہین رہتا تھا۔

فَأَصْبَحَ نَهْبِي وَنَهْبُ الْعَبِيدِ	بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعِ

اب میری لوٹ کا اور میرے غلامون کی لوٹ کا مال عیینہ اور اقرع کو دیا جا رہا ہے۔

وَقَدْ كُنْتُ فِي الْحَرْبِ ذَا تُدْرَإٍ	فَلَمْ أُعْطَ شَيْئاً وَلَمْ أُمْنَعِ

حالانکہ مین نے تو لڑائی مین بڑی دلاوری اور جوانمردی کے کام کئے ہین اور مجھو ہی کچھ نہ دیا گیا۔ اور مجھو ہی سے انکار نہ کیا گیا

إِلَّا أَفَائِلَ أُعْطِيتُهَا	عَدِيدَ قَوَائِمِهِ الْأَرْبَعِ

مگر اون اونٹ کے بچون سے کہ جنکے واسطے مین نے اپنے گھوڑے کے چار پیرونکی برابر تعداد مین ضربین لگائی ہین

وَمَا كَانَ حِصْنٌ وَلَا حَابِسٌ	يَفُوقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ

حالانکہ عیینہ کا باپ حصن اور اقرع کا باپ حابس میرے باپ مرداس سے کسی مجمع مین کچھ برتر و بہتر نہین سمجھے

وَمَا كُنْتُ دُونَ امْرِئٍ مِنْهُمَا	وَمَنْ تَضَعِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

اور مین بھی اون دونون سے کسی طرح کم درجہ کا آدمی نہین ہون۔ اور ان باتون کے عرض کرنے کی اس لئے ضرورت ہوئی ہے کہ جو آج بے قدر رہے گا وہ پھر کبھی سربلندی اور عزت نہین پا سکتا ہے۔

پہر رسول اللہ نے اوسے اور اسقدر مال دیا - کہ وہ بہی راضی ہوگیا -
صحابہ مین سے کسی شخص نے کہا - یا رسول اللہ آپ نے عیینہ اور اقرع کو غنیمت کا مال دیا - مگر جعیل بن سراقہ کو کچہہ نہ دیا - فرمایا کہ جعیل میرے نزدیک تمام روے زمین کے ایسے آدمیون سے جیسے عیینہ اور اقرع ہین کہین بہتر ہے - مگر مین نے اون کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے - اور جعیل کے اسلام پر مین نے بہروسہ کیا ہے -

۱۳۴ ذو الخویصرہ کا رسول اللہ پر بے انصافی کا الزام لگانا -

کہتے ہین - کہ ذو الخویصرۃ التمیمی نے اس تقسیم کے وقت رسول اللہ صلعم سے کہا - کہ آپ نے آج انصاف نہ کیا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر مین نے ہی انصاف نہ کیا تو پہر دنیا مین کون ہے جو انصاف کرے گا - حضرت عمر نے سُنکر عرض کیا - یا رسول اللہ اجازت ہو تو اس کی گردن ماردون - آپ نے فرمایا - جانے دو - کچہہ دنون بعد اوس کے شیعہ ہونگے - جو دین مین بڑی گہری نگاہون سے دیکہین گے - اور اوس سے ایسے کورے نکل جائین گے جیسے تیر پہینکتے وقت چٹکی سے نکل جاتا ہے - بعض لوگ کہتے ہین - کہ یہ اس وقت آپ نے نہین فرمایا تہا - بلکہ یہ اوس وقت کا معاملہ ہے جب کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ کے پاس کچہہ مال بہیجا تہا - اور آپ نے اوسے کچہہ لوگون کو تقسیم کیا تہا - جن مین عیینہ اور اقرع اور زید الخیل بہی تہے -

۱۳۵ انصار کا خیال کہ رسول اللہ قریش مین جا ملین گے اور رسول اللہ کا اون کو تسلی دینا -

ابو سعید الخدری نے بیان کیا ہے - کہ جب رسول اللہ صلعم نے قریش پر اور دیگر قبائل عرب پر ان غنائم کو تقسیم کردیا - اور انصار کو کچہہ حصہ نہ دیا - تو وہ اپنے دلون مین طرح طرح کے خیالات کرنے لگے - چنانچہ اون مین سے کچہہ لوگون

نے کہا کہ رسول اللہ اب اپنی قوم مین مل گئے - یہ بات سعد بن عبادہ نے رسول اللہ
کے روبرو بیان کی - رسول اللہ نے فرمایا - کہ تیرا اس باب مین کیا خیال ہے - سعد نے
کہا میرے خیال کا کیا اعتبار ہے - مین جو کچھہ ہون وہ اپنی قوم سے ہون - اونکا خیال
اگر میرے خیال کے خلاف ہوا تو وہی ہوگا جو اون کا خیال ہوگا میرا خیال اوسوقت
کام نہ آئے گا - رسول نے فرمایا تو تو اپنی قوم کو میرے روبرو لا کر جمع کر - سعد نے اپنے
آدمیون کو جمع کیا - اور اونہین رسول اللہ کے پاس لایا -

آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری زبان سے مین سنتا ہون - کیا مین
اوسوقت تمہارے پاس نہین آیا جب کہ تم گمراہ تھے - پھر خدا تعالی نے میرے
سبب سے تمہین ہدایت دی - کیا تم اوسوقت فقیر نہ تے اللہ تعالی نے تمہین میرے
سبب سے غنی نہین کر دیا - کیا تم اوس وقت ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے اللہ
تعالی نے میرے سبب سے تمہارے آپس مین الفت نہین دیدی - سب نے عرض
کیا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین سب سچ ہے اور یہ سب اللہ کا اور اللہ کے رسول کا
ہم پر فضل و احسان ہے -

پھر آپ نے انصار سے فرمایا - کہ تم اسکا مجھے جواب کیون نہین دیتے - اونہون
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دین آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو -
کہ آپ ہمارے پاس جس وقت آئے تھے تو اوسوقت لوگ آپ کی تکذیب کرتے
تھے ہم نے تصدیق کی - لوگون نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا تھا ہم نے آپ کی مدد کی -
لوگون نے آپ کو گھر سے آوارہ کر دیا تھا ہم نے آپ کو اپنے پاس پناہ دی - اور آپ
مفلس تھے ہمنے آپ کو تسلی و تشفی دی - اور آپ کے ساتھہ جوانمردی کی - اے معشر انصار

کیا تمہارے خیالات اِس مردار دنیا کی طرف دوڑ گئے - مین نے تو اِن لوگون کی تالیف قلوب کے لئے اونکے ساتھہ احسان کیا ہے - تاکہ وہ اسلام لے آئین - اور تم پر مین نے تمہارے اسلام کی نسبت بھروسہ کیا ہے - کیا تم اِس بات سے راضی نہین ہو - کہ اور لوگ تو اونٹ بکریان اپنے ساتھہ اپنے گھرون کو لیکر جائین اور تم اپنے گھرون کو رسول اللہ کو لے جاؤ - والذی نفس محمد بیدہ اگر ہجرت کا رتبہ بڑہ کر نہ ہوتا تو انصار کا ایسا رتبہ ہے کہ مین انصار مین سے ایک شخص ہو جاتا - اگر اور لوگ ایک گھاٹی کو جائین اور انصار دوسری کو جائین تو مین اوسی گھاٹی کو جاؤنگا جدہر انصار جاتے ہین - اے اللہ انصار پر رحم کر - اور نیز ابناے انصار اور ابناے ابناے انصار پر رحم فرما ابو سعید کہتا ہے کہ رسول اللہ کی اِن باتون کو سنکر لوگ رو پڑے - اور ایسے آنسو بہائے کہ اون کی ڈاڑھیان تر ہوگئین - اور عرض کرنے لگے کہ ہم رسول اللہ سے ہر طرح راضی ہین - اور کوئی حصہ بخرہ نہین چاہتے - اور اپنی جگہہ چلے گئے -

۱۳۶ رسول اللہ کا عمرہ اور مدینہ لوٹنا اور مکہ پر عتاب کا عامل مقرر ہونا -

پھر رسول اللہ صلعم نے جعرانہ سے عمرہ کے لئے احرام باندہا - اور مکہ مین آکر عمرہ کیا - اور پھر مدینہ لوٹ گئے - اور مکہ پر عتاب بن اسید کو عامل مقرر کر گئے - اور معاذ بن جبل کو بھی اوس کے ساتھہ اِس لئے چھوڑ دیا - کہ وہ لوگون کو دین کی باتین سکھاے -

اِس سال لوگون کے ساتھہ عتاب بن اسید نے حج کیا - اور لوگون نے اِس سال بھی ویسے ہی حج کیا جیسے عرب حج کیا کرتے تھے - پھر رسول اللہ ذی قعدہ مین یا ذی الحجہ مین مدینہ پہونچ گئے -

۱۳۷ عمرو بن العاص کا عمان کو جانا اور صدقہ وصول کرنا

اِسی سال رسول اللہ نے عمرو بن العاص کو

عمان کو صدقہ وصول کرنے کے لئے جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا جو جلندی کے بیٹے اور بنی ازد میں سے تھے۔ عمرو نے اون کے اغنیا سے صدقہ لیا اور اونہیں کے فقرا کو دیدیا۔ اور مجوس سے جزیہ لیا۔ یہی لوگ شہر کے باشندے تھے۔ اور عرب لوگ حوالی میں رہتے تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ سنہ ۸ ہجری کا ہے۔

۱۳۸ رسول اللہ کا فاطمہ سے نکاح اور مفارقت اور ابراہیم بن نبی صلعم کی پیدایش۔

اسی سال رسول اللہ نے ایک عورت کلابیہ سے جس کا نام فاطمہ بنت الضحاک بن سفیان تھا نکاح کیا۔ مگر اوس نے دنیا کو پسند کیا اور بعض کہتے ہیں کہ اوس نے رسول اللہ سے استعاذہ کیا اس لئے آپ نے اوسے چھوڑ دیا۔

اسی سال رسول اللہ کا بیٹا ابراھیم بن النبی صلعم بطن مبارک ماریہ قبطیہ سے ذی الحجہ کے مہینے میں تولد ہوا۔ آپ نے اوسے پرورش کے لئے ام بردہ بنت المنذر الانصاریہ کے حوالہ کر دیا۔ جس کے شوہر کا نام برا بن اوس الانصاری تھا۔ اس بچے کی دایہ سلمی رسول اللہ کی مولاۃ تھی۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اوس نے ابو رافع کو بھیجا۔ اور اوس نے آکر ابراہیم کے پیدا ہونے کی خوشخبری آپ کو سنائی۔ آپ نے خوشی میں آکر ابو رافع کو ایک غلام عنایت کیا۔

مگر نبی صلعم کی اور عورتوں کو بڑی غیرت آئی۔ اور ماریہ کے پیٹ سے جب رسول اللہ کا بیٹا پیدا ہوا تو اونہیں نہایت گراں گزرا۔

۱۳۹ کعب کا سریہ ذات اطلاح پر اور عیینہ کا بنی العنبر پر اور بی بی عائشہ کی منت غلام آزاد کرنیکی

اسی سال رسول اللہ صلعم نے کعب بن عمیر کو شام کی طرف ذات اطلاح کو بھیجا۔ جہاں قضاعہ کے کچھ لوگ رہتے تھے۔ کہ وہ جاکر اونہیں اسلام کی دعوت کرے۔ کعب کے ساتھ

پندرہ آدمی تھے - وہ اون کے پاس گیا - اور اونہین اسلام کی دعوت کی مگر اونھون نے نہ مانا - یہان قضاعہ کا رئیس ایک شخص سدوس نام تہا - یہ لوگ مسلمانون کے برخلاف اٹھہ کھڑے ہوے اور اونہین قتل کر ڈالا - صرف ایک ابن عمیر بچ گیا - اور مدینہ چلا آیا

اسی سال رسول اللہ نے عیینہ بن حصن الفزاری کو تمیم کے بطن بنی العنبر کی طرف روانہ کیا - اوس نے جا کر اون پر تاخت کی اور اونکی عورتین پکڑ لایا -

بی بی عائشہ نے یہ منت مانی تھی کہ بنی اسمعیل مین سے ایک غلام آزاد کرون گی - اس لئے رسول اللہ نے اون سے کہا کہ یہ بنی العنبر کے قیدی ہمارے پاس آئے ہین - مین ایک اونمین سے تمہین دیتا ہون تم اوسکو آزاد کر دو -

سنہ ۹ ہجری

اسلام کعب بن زہیر

> ۷۴ بجیر کا اسلام اور اوسکے بہائی کعب کا رسول اللہ کی توہین کرنا اور رسول اللہ کی ناراضی پر بجیر کا کعب کو اطلاع دینا -

کہتے ہین - کہ کعب بن زہیر بن ابی سلمی اور ابو سلمی ربیعۃ المزنی اور اوس کے ساتھہ اوس کا بہائی بجیر اپنے وطن سے نکلے اور ابرق العزاف تک دونون ساتھہ ساتھہ آئے - وہان بجیر نے کعب سے کہا کہ تو یہان بکریون کی نگرانی کرتا رہ مین اس شخص کے (یعنی رسول اللہ کے) پاس ہو آؤن - اور اوسکی باتین سنون کہ وہ کیسا آدمی ہے - اس لئے کعب تو ابرق العزاف مین رہا اور بجیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور وہان مسلمان ہوگیا - اور پہر اس کی خبر کعب کو بھی پہونچی - تو اوس نے

یہ اشعار کہے

الا ابلغا عنی بجیرا رسالۃً	فہل لک فیما قلت ویحک ہل لکا

ارے دونو قاصدو۔ بجیر کے پاس یہ میرا خط یا پیغام پہونچادو۔ کہ تو نے جو کہا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تو اوس سے تجھے کیا فائدہ ہوا۔

سقاک بہا المامون کاساً رویۃً	فانہلک المامون منہا وعلّکا

تجھے مامون نے ایک بھرا ہوا پیالہ پلادیا۔ اور ایک مرتبہ اوس نے سیراب کرنے کے بعد تجھے پہر مکرر اوس سے سیراب کیا (یعنی خوب ہی تجہہ پر اپنے دین کا اثر ڈالدیا۔ مامور اوس زمانہ مین عربون مین اوس شخص کو کہتے تہے جو جنات کی طرف سے خبرین بتایا کرتا تہا اور جنات اوسکو ان باتون کا امر کیا کرتے تہے۔ اس سے یہ غرض تہی کہ گویا رسول اللہ بہی جو وحی کی باتین بتاتے ہین وہ درحقیقت جنات کی طرف سے ہین)

ففارقت اسباب الہدیٰ واتبعتہٗ	علی ای شیءٍ ویب غیرک دلّکا

تو نے ہدایت کے راستون سے مفارقت کرلی۔ اور اوسکا (یعنی محمدؐ کا) اتباع کیا۔ معلوم نہین تیرا اوشمن اجڑو تجھے اوس نے کس چیز کی ہدایت کی۔

علی خلقٍ لم تلف اُمًّا ولا ابًا	علیہ ولم تدرک علیہ اخا لکا

تجھے اوسنے وہ خلق سکہایا ہے۔ کہ تو نے اوسپر نہ تو اپنے مان باپ کو عمل کرتے پایا۔ اور نہ تو نے اپنے بہائی کو اوسے برتتے دیکہا۔

فان انت لم تفعل فلست بآسفٍ	ولا قائلٍ اما عثرت لعًا لکا

پس اگر تو نے میری باتون پر عمل نہ کیا تو مین تجہہ پر کچہہ افسوس نہین کرتا۔ اور ایسا ناراض ہون۔ کہ اگر تجھے ٹہوکر لگے تو مین تجھے یہ بہی کہنے والا نہین کہ دیکہنا بچنا۔

جب یہ خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اوسکے قتل کا حکم دیا - اور نہایت ہی غصہ ہوے - اِسکا حال بجیر نے اوسوقت جب کہ رسول اللہ طائف سے لوٹ کر آئے تھے اپنے بھائی کو لکھا - اور کہا اپنے بچنے کی فکر کر - اور میرے نزدیک یہ دشوار ہے کہ تو اپنی جان بچالے - اور یہ بھی لکھا کہ جس وقت میرا خط تیرے پاس پہونچے تو اوسی وقت مسلمان ہوجا اور رسول اللہ کے پاس چلا آ - کیونکہ جب کوئی مسلمان ہوجاتا ہے تو وہ پھر اوس کے پہلے قصور سب معاف کردیتے ہین -

۱۸۱ کعب کا اسلام اور اوسکا رسول اللہ کی تعریف مین قصیدہ پڑہنا اور رسول اللہ کا اپنی چادر اوسے انعام مین دینا جسے حضرت معاویہ نے تبرکاً خریدلیا اور خلفاے عباسیہ کے پاس اوس کا ہونا -

اِس لئے کعب مسلمان ہوگیا - اور مدینہ کو آیا - اور آکر اپنی سواری مسجد نبوی کے دروازہ پر کھڑی کی - رسول اللہ صلعم اوس وقت اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوئے تھے - کعب کہتا ہے کہ مین نے نبی صلعم کو آپ کی صفتون سے اور اس سبب سے پہچان لیا کہ لوگ اون کی طرف مخاطب ہوکر باتین کرتے تھے - پھر مین مسلمان ہوا - اور مین نے کہا الامان یا رسول اللہ - مین آپ سے پناہ مانگتا ہون رسول اللہ نے فرمایا تو کون ہے - کہا مین کعب بن زہیر ہون فرمایا وہ ہی شخص جو کہتا ہے - اور پھر حضرت ابوبکر کی طرف مُنہ پھیر کے پوچھا - کہ اِس نے کیا کہا ہے - حضرت ابوبکر نے وہ ابیات پڑہین کہ جن کا اول مصرع یہ تہا ع

الا ابلغا عنی بجیرًا رسالۃً	

کعب نے کہا مین نے رسول اللہ اِس طرح نہین بلکہ اِس طرح کہا ہے ؎

سَقَاکَ بھا المامون کاسًا رویّۃً	فانھلکَ المامُونُ منھا وعلّکا

تجھے مامون نے ایک بھرا ہوا پیالہ پلادیا اور سیراب کردیا - اور پھر مکرر اوسے تجھے پلایا (یعنی بار بار پلا کر تیرے دلکو کامل تسلی دیدی - مامون سے مراد رسول اللہ ہین جسے اوس نے مامور سے بدل دیا ہے)

رسول اللہ صلعم نے فرمایا مامون واللہ خوب لفظ ہے - بعض علما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مامور کو بُرا سمجھا تھا کیونکہ عرب لوگ مامور اوس شخص کو کہا کرتے تھے - کہ جو اپنی طرف سے کوئی نئی بات بیان کیا کرتا تھا - اِس سے اون کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ جن آکر اوسے اِن باتون کا امر کیا کرتے ہین - اور وہ جنون کی طرف سے مامور ہے - رسول اللہ صلعم بھی اگرچہ اللہ تعالی کی طرف سے مامور تھے - مگر عربون کی اِس عادت کے سبب سے آپ اس لفظ سے کراہیت کرتے تھے پھر جب کعب نے مامون کہا تو آپ راضی ہوگئے - کیونکہ آپ وحی پر مامون تھے - اور وحی کے امین تھے انصار نے اِس شعر سے ناک بھون چڑہائے - اور کعب کو بُرا بھلا کہا - مگر قریش نرم پڑ گئے - اور اوس کے اسلام کو پسند کیا - پھر اوس نے قصیدہ پڑہا جس کا شروع یہ ہے ؎

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِی الْیَوْمَ مَتْبُوْلُ		مُتَیَّمٌ عِنْدَهَا لَمْ یُفْدَ مَکْبُوْلُ

سعاد چلے گئی - اور اوس سے میرا دل آج پریشان ہو رہا ہے - اور ایسا ہو رہا ہے کہ جیسے کوئی غلام اوسکے پاس ہو - اور اوس نے فدیہ نہ دیا ہو اور قید مین پڑا ہوا ہو - (سعاد وعد لیلے اسیم ام اوفہ ام عمرو ربابہ عذرا اور ام مالک چند عورتون کے نام ہین - جو غالباً کسی زمانہ مین عرب مین موجود ہونگی - مگر زمانہ جاہلیت مین یہ خیالی معشوق تھے - اور شعرا جب کچھ قصائد وغیرہ نظم کرتے تو انکو مخاطب ٹھیرا کر اوسکی تمہید کیا کرتے تھے اِسیطرح کعب نے بھی یہان سعاد سے اپنے قصیدہ کی تمہید کی ہے)

جب کعب پڑہتے پڑہتے اپنے اِس قول پر پہونچا -

وقال كلُّ خليلٍ كنتُ آملُهُ … لا الهينَّكَ انّي عنكَ مشغولُ

اور جو بڑے بڑے دوست تھے اور جن سے مجھے بڑی بڑی امیدین تھین اون مین سے ہر ایک نے مجھہ سے کہا۔ کہ (جب رسول اللہ تجھہ سے بیزار ہین تو) مین نے تجھے چھوڑ دیا۔ مین اپنے ہی کام مین مشغول ہون تجھہ سے بات نہین کر سکتا۔

فقلتُ خلّوا سبيلي لا ابا لكمُ … فكلُّ ما قدّر الرحمنُ مفعولُ

تب مین نے اون سے کہا۔ کہ میرا راستہ چھوڑو۔ خدا تمہارا بھلا کرے۔ جو کچھہ کہ رحمن الرحیم نے تقدیر مین مقرر کیا وہ ہو کر رہے گا۔

كلُّ ابنِ انثى وانْ طالت سلامتُهُ … يوماً على آلةٍ حدباءَ محمولُ

جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اگرچہ وہ کتنی ہی مدت سلامت کیون نہ رہے۔ مگر پھر بھی آخر کار ایک روز سختی کے آلہ پر اُٹھایا ہی جاے گا۔

نُبّئتُ انّ رسولَ اللهِ اوعدني … والعفوُ عندَ رسولِ اللهِ مأمولُ

مین نے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ نے مجھے دہمکی دی ہے۔ اور میرے خلاف فرمان جاری کیا ہے۔ مگر رسول کی ذات سے میرے جرم کے معاف ہونیکی مجھے امید ہے۔

پھر کہا ہے

في فتيةٍ من قريشٍ قال قائلُهم … ببطنِ مكّةَ لمّا اسلموا زولوا

جب وہ (مہاجرین) لوگ مسلمان ہو گئے تو قریش کے نوجوانون مین اون مین سے کسی کہنے والے نے بطن مکہ مین کہا۔ کہ اب تم یہان سے نکل جاؤ۔

زالوا فما زال انكاسٌ ولا كشفٌ … عند اللقاءِ ولا ميلٌ معازيلُ

جس سے وہ نکل گئے۔ لیکن اگرچہ وہ نکل گئے۔ مگر نہ تو وہ سستی وضعف سے گئے اور نہ لڑائی وقت بہاگ کر

اور نہ اس وجہ سے کہ گھوڑے کی پشت پر نہ بیٹھہ سکتے تھے اور نہ اس لیے کہ اونکے پاس نیزے نہ تھے۔

تو رسول اللہ صلعم نے قریش کی طرف دیکھا۔ اور اشارہ کیا کہ اوسے سنین۔ اور وہ پڑھتے پڑھتے یہان تک پہونچا۔

يَمْشُونَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ	ضَرْبٌ إِذَا عَرَّدَ السُّودُ التَّنَابِيلُ

وہ نہایت عمدہ اونٹون کی چال چلتے ہین۔ اور جس وقت کہ خوف سے کالے کالے بونے بہی راستہ چھوڑ کر ہٹ جایئن تو اوسوقت اونکی حفاظت آگے چلنے ہی مین ہوتی ہے۔ (یہان شبل بونے سے مراد بادشاہی احدی سے ہے جو اپنی جگہہ سے ہٹتے ہی نہین ہین)

لَا يَقَعُ الطَّعْنُ إِلَّا فِي نُحُورِهِمِ	وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيلُ

وہ ایسے دلاور ہین۔ کہ برچھون کے وارون کو اپنے گردنون پر لیا کرتے ہین۔ اور موت کے چشمون سے پیچھے نہین ہٹتے۔

انصار پر اون کی غلظت اور سختی کے سبب سے تعریض کرنے لگا۔ اِس سے قریش نے اوسکے قول کو ناپسند کیا اور کہا تو نے جو ہماری تعریف کی ہے اور اون کی برائی کی تو یہ ہماری تعریف نہین ہوسکتی۔ اور قریش نے اوسکی تعریف کو قبول و منظور نہ کیا اور انصار کو یہ بہت گران گزرا کہ اوس نے اونکی ہجو کی۔ اور اِس واسطے انہون نے شکایت کی۔ اِس پر کعب نے اونکی تعریف مین یہ اشعار کہے ؎

مَنْ سَرَّهُ كَرَمُ الْحَيَاةِ فَلَا يَزَلْ	فِي مِقْنَبٍ مِنْ صَالِحِي الْأَنْصَارِ

جو شخص کہ اپنی زندگی فضل و کرم کے ساتھہ بسر کرنے سے خوش ہو اوسے چاہیے کہ وہ انصار کی صالحین کی جماعت مین ہمیشہ رہا کرے۔

وَرِثُوا الْمَكَارِمَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ	إِنَّ الْخِيَارَ هُمُ بَنُو الْأَخْيَارِ

ان کے مکارم پشت در پشت بزرگون سے چلے آئے ہین - وہ اچھے لوگ ہین - اور اچھے لوگون کے بیٹے ہین -

اَلنَّاظِرُونَ بِأَعْيُنٍ مُحْمَرَّةٍ ‏ ‏ ‏ ‏ كَالْجَمْرِ غَيْرَ كَلِيلَةِ الْأَبْصَارِ

وہ ایسی سرخ آنکھون سے جیسے اخگر ہو دیکھا کرتے ہین اور کند نگاہون سے نہین دیکھتے - (یہ ایک جلال کی صفت ہے)

اَلْبَاذِلُونَ نُفُوسَهُمْ وَدِمَاءَهُمْ ‏ ‏ ‏ ‏ يَوْمَ الْهِيَاجِ وَسَطْوَةِ الْجَبَّارِ

اور جب کبھی جوش اور سطوت جبار یعنی جنگ و پیکار کا دن ہوتا ہے تو اوس روز یہ لوگ اپنی جانین اور خون اسد کی راہ مین خرچ کیا کرتے ہین -

يَتَطَهَّرُونَ يَرَوْنَهُ نُسُكًا لَهُمْ ‏ ‏ ‏ ‏ بِدِمَاءِ مَنْ قَتَلُوا مِنَ الْكُفَّارِ

وہ کفار کو قتل کرتے اور اپنے آپ کو اون کے خون سے مطہر اور پاک کیا کرتے ہین - اور اسے وہ شریعت کے قواعد اور مناسک مین سے سمجھتے ہین -

اِسکی اور بھی بہت بیتین ہین - یہ سُنکر رسول اسد نے اپنی چادر جو آپ اوڑھے ہوئے تھے اوسے اُڑھا دی -

جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا - تو اونہون نے کسی کو کعب کے پاس بھیجا - کہ رسول اسد کی چادر وہ اونکے ہاتھہ فروخت کر دے - کعب نے کہا کہ رسول اسد کے کپڑے تو مین کسی کو نہ دونگا - لیکن جب کعب مرگیا - تو حضرت معاویہ نے وہ چادر بیس ہزار درہم دیکر اوس کی اولاد سے مول لے لی - یہی چادر ہے جو اس وقت (سنہ ۶۱۸ھ مین) خلفا کے پاس موجود ہے -

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ رسول اسد نے کعب کے قتل اور اوسکی زبان قطع

قطع کرنے کا حکم دیا تھا - کیونکہ اوس نے ام ہانی بنت ابی طالب کی نسبت ایک غزل کہی تہی - اور اوس مین اوس کے حسن وجمال کا ذکر کیا تھا -

غزوہ تبوک

۱۴۲ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کی تیاری کرنا اور منافقون کا جی چرانا -

جب رسول اللہ صلعم طائف سے لوٹ کر مدینہ پہونچے تو آپ وہان ذی الحجہ سے لیکر رجب تک مقیم رہے - پہر آپ نے لوگون کو حکم دیا - کہ روم کی غزا کے لئے تیاری کرین - آپ نے اپنے مقصد کا حال اونہین اس واسطے بتا دیا تھا - کہ بہت دور جانا تھا - اور شدت کی گرمی تہی - اور دشمن بڑا قوی تھا - اس سے پیشتر رسول اللہ کا یہ حال تھا - کہ جب کہین غزا کرتے تو جہان جانا ہوتا اوس کا حال کسی سے نہ کہتے بلکہ کچھہ اور مشتہر کیا کرتے تہے -

اس غزوہ کا سبب یہ ہوا تھا - کہ نبی صلعم کو یہ خبر ملی تہی - کہ بادشاہ روم کا اور اوس کے پاس کے نصرانی عربون کا رسول اللہ پر غزا کرنے کا ارادہ ہے - اس واسطے رسول اللہ نے اور مسلمانون نے تیاری کی - اور روم کی طرف روانہ ہوئے - راستہ مین گرمی سخت وشدت کی تہی - اور ملک مین پانی کا قحط ہو رہا تھا - اور لوگ بہت عسرت مین تہے - مدینہ مین اوس وقت پہل پختگی کے قریب آ گئے تہے - لوگ چاہتے تہے کہ میوہ جات کہانے کے لئے قیام کرین - اس لئے اونہون نے تیاری تو کی - مگر بے دلی اور کراہت کے ساتھہ اسی لئے اس جیش کا نام جیش العسرۃ رکہا گیا تھا -

رسول اللہ صلعم نے جدبن قیس سے جو روسار المنافقین مین سے تہا پوچہا - کہ بنی الاصفر (یعنی رومیون) سے شمشیر بازی اور لڑائی کو تیرا دل چاہتا ہے - کہا میرے لوگ سب جانتے ہین کہ مجہے عورتون سے بڑی محبت ہے اور مجہے یہ بہی خوف ہے کہ جب بنی الاصفر کی عورتون کو دیکہون گا تو مجہہ سے صبر نہ ہو سکیگا - اگر آپ کی مرضی ہو تو مجہے گہر ہی رہنے کی اجازت دیجیے - اور فتنہ مین مت ڈالیے - رسول اللہ نے فرمایا اچہا تجہے اجازت ہے پہر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی - وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ؕ (اور ان ہی منافقون مین وہ نابکار بہی ہے جو کہتا ہے کہ مجہے گہر رہنے کی اجازت دیجیے - اور حسینان روم کی بلا مین نہ پہنسائیے - دیکہو یہ لوگ آپ ہی بلا مین گر پڑے ہین - حسینان روم کی بلا نہ سہی نافرمانی خدا کی ہی بلا سہی - اور جہنم بے شک سب کافرون کو گہیرے ہوئی ہے) اور بعض منافقین نے یہ بہی کہا تہا کہ ایسی گرمی مین گہر سے نہ نکلنا - اِس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ؕ (اور یہ منافق اور لوگون کو بہی سمجہانے لگے - کہ اس گرمی مین گہر سے نہ نکلنا - سواے پیغمبر اِن لوگون سے کہو - کہ گرمی تو دوزخ کی آگ کی بہت شدید ہے کیا اچہا ہوتا جو انہین اتنی سمجہہ ہوتی) -

۳۴۴ حضرت ابوبکر عمر اور عثمان وغیرہ کا عطیہ اور ابن اُبیّ کا غزوہ مین نہ جانا -

پہر نبی صلعم نے تیاری کی - اور حکم دیا کہ لوگ فی سبیل اللہ نفقہ دین اس لیے دولتمندون نے غریبون کو جو کچہہ ہو سکا وہ دیا - حضرت ابوبکر کے پاس جو خیرات مین سے مال

دسیتے دیتے ابھی باقی رہ گیا تھا وہ سب دیدیا (حضرت عمر کے عطیہ کا حال ابن الاثیر نے نہین لکھا ہے - مگر اونہون نے بھی اپنے مال کا نصف حصہ دیدیا تھا) حضرت عثمان نے ایک بہت بڑا عطیہ دیا - کہ کسی نے بھی اوس قدر نہین دیا کہتے ہین کہ تین سو اونٹ اور ایک ہزار دینار دئے تھے -

پھر کچھہ مسلمان روتے ہوے نبی صلعم کے پاس آئے - جن مین سات آدمی انصار کے تھے - یہ لوگ بہت غریب تھے - اونہون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس کوئی سواری نہین ہے سواری ہمین عنایت ہو - آپ نے فرمایا کہ میری پاس تو نہین ہے مین تمھین سواری کہان سے دون - ناچار وہ روتے ہوئے لوٹ گئے راستہ مین یامین بن عمیر بن کعب النضری ملا - اوس نے پوچھا کہ تم کیون روتے ہو - اونہون نے اپنا حال اوس سے بیان کیا - یہ سنکر ابولیلی عبدالرحمن بن کعب اور عبداللہ بن مغفل المزنی نے ایک اونٹ اونہین دیا - جس پر وہ یکے بعد دیگرے سوار ہوتے ہوئے رسول اللہ کے ساتھہ روانہ ہوئے

اور کچھہ اعراب رسول اللہ پاس آئے - اور چلنے کے لئے عذر کرنے لگے - مگر اللہ تعالی نے اونکے عذر کو نہین مانا - کچھہ لوگ ایسے بھی تھے جو اس وقت رسول اللہ کے ساتھہ غزوہ مین شریک نہ ہو سکے - اون کو منافقون کی طرح کچھہ دین مین تو شک نہ تھا - بلکہ اون کو واقعی عذر تھا - ان مین کعب بن مالک مرارۃ بن الربیع ہلال بن امیہ اور ابو خثیمہ تھے -

پھر جب رسول اللہ صلعم روانہ ہوے تو عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے ہمراہیون سمیت جو اہل نفاق سے تھے رسول اللہ کے ساتھہ نہ گیا - اور مدینہ ہی مین رہ گیا -

۱۴۴ رسول اللہ کا علی کو اپنے اہل پر خلیفہ کرنا

اس وقت رسول اللہ نے مدینہ پر (پہلے کیطرح

اور ہارون سے تشبیہ دینا اور رسول اللہ کے بعد کی خلافت کا اوس سے نہ ثابت ہونا

سباع بن عرفطہ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا - اور
جیسے حضرت عثمان کو پہلے مدینہ مین اپنی اہل
پر خلیفہ کر گئے تھے ایسے ہی اسوقت حضرت علی بن ابی طالب کو اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے
مگر منافقون نے افواہ اڑادی کہ رسول اللہ نے اونہین مدینہ مین استثقال کی وجہ سے
چھوڑ دیا ہے اور ساتھ لیجانا اون کا رسول اللہ کو ایک بوجھ معلوم ہوا ہے وہ کچھ کام کے
نہین ہین - جب حضرت علی نے یہ بات سُنی تو اونہون نے ہتیار لئے اور رسول اللہ
کے پاس پہونچے - اور منافقون کی افواہ کا حال آپ کو سُنایا - رسول اللہ نے فرمایا منافق
جھوٹ بکتے ہین - مین نے تمہین اپنی اہل پر خلیفہ کیا ہے - جنہین مین مدینہ مین چھوڑ
آیا ہون - تم جاؤ - اور میرے اہل اور اپنی اہل پر میری خلافت کرو - (اگر حضرت علی کو
منافقون کی اس جھوٹی افواہ سے بڑا غصہ آرہا تھا - اور لڑائی سے لوٹ جانا نہین چاہتے
تھے - اور اوسکی فضیلت و امتیاز بین الاقران کو چھوڑکر عورتون کی نگرانی مین پڑے رہنے کو
ذلیل و حقیر سمجھتے تھے لیکن رسول اللہ کا بڑے دشمن سے مقابلہ تھا - اور معلوم نہ تھا
کہ نتیجہ کیا ہو - اہل و عیال پر کسی شخص کا نگران رہنا ضرور تھا اس لئے آپ نے اون کی
تسلی و دلدہی کے لئے یہ بھی فرمایا - کہ) کیا تم اس سے راضی نہین ہو - کہ تم میرے لئے
ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لئے ہارون تھے - مگر میرے بعد نبی نہو گا - یہ سُنکر
حضرت علی لوٹ گئے اور رسول اللہ آگے روانہ ہو گئے - (اس حدیث سے شیعہ
لوگ یہ دلیل لاتے ہین کہ رسول اللہ کے بعد قوم کی خلافت پر حضرت علی کا حق تھا -
اور جو صحابہ نے اون سے یہ حق لے لیا - اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کو خلیفہ بنایا سو
جتنے صحابہ اس راے مین شریک تھے وہ سب کافر تھے - جس سے تمام صحابہ کافر

ٹھیرتے ہین - اور بعض رافضی یہان تک بہی بڑہ گئے ہین - کہ حضرت علی نے بہی جو اپنا حق لینے مین سستی کی - اور ابوبکر عمر اور عثمان سے خلافت چہیننے کے لئے نہ لڑے یہ اون کا قصور تہا اور وہ بہی کافر تہے - نعوذ باللہ ایسے اعتقاد سے کہ جس سے تمام صحابہ ادنی و اعلی ایک دم کافر ٹھیر جائین - تو بہلا اسلام پہر کہان رہا - رسول اللہ نے حضرت علی ہی کو خلیفہ نہین کیا تہا - بلکہ اور صحابہ کو بہی بار بار خلیفہ کیا کرتے تہے - اوس سے رسول اللہ کی بعد کی خلافت سے کیا تعلق ہے - اور اس وقت تو علی کو قوم پر خلیفہ ہی نہین کیا تہا - قوم تو رسول اللہ کے ساتہہ تہی - اون کو صرف اہل پر خلیفہ کیا تہا - حالانکہ جو بڑی خلافت مدینہ کی اور امامت کی تہی وہ سباع کو دی تہی اگر اس خلافت سے کچہہ حق پیدا ہوتا تو سباع کا حق بڑا تہا - نہ حضرت علی کا -)

۱۴۵ ابوخیثمہ کا رسول اللہ کے پاس تبوک مین آنا -

ابوخیثمہ جس کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے کئی روز مدینہ مین رہا - ایک روز وہ اپنے گہر سے باہر آیا - اوسکی دو بیبیان تہین - اون مین سے ہر ایک نے اپنے عریش مین چہڑکاؤ کیا تہا - اور ابوخیثمہ کے واسطے ٹھنڈا پانی رکہا تہا - اور کہانا بہی اوسکے لئے تیار کیا تہا - جب اوس نے اپنے گہر مین ایسی آسایش دیکہی تو کہا - کہ رسول اللہ تو گرمی اور آندہیون مین ہون - اور ابوخیثمہ ایسے ٹھنڈے سایہ مین رہے اور ٹھنڈے پانی پیئے - یہ تو انصاف کی بات نہین ہے - واللہ مجہے یہ عریش اوسوقت تک حلال نہین کہ مین رسول اللہ کے پاس نہ جاؤن - پہر سفر کا توشہ مہیا کیا - اور اپنے پانی لیجانے کے اونٹ پر سوار ہو رسول اللہ کے پیچہے روانہ ہوا - اور جاکر تبوک مین خدمت سے فیض یاب ہوا - لوگون نے اوسے دیکہا تو عرض کیا یا رسول اللہ کوئی سوار آرہا ہے - آپ نے فرمایا یہ ابوخیثمہ

ہوگا - پہر اُستنے مین دیکہہ کر بولے - کہ ہان ہان ابوخیثمہ ہی تو ہے - پہر وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنا سب حال بیان کیا - رسول اللہ نے اوس کے لئے دعاے خیر دی -

۱۴۶ حجر مین رسول اللہ کا ثمود کے چشمہ سے پانی پینے کی ممانعت کرنا اور آپ کی دعا سے پانی برسنا -

رسول اللہ صلعم جب تبوک کو چلے - تو راستہ مین حجر کا علاقہ آیا - جہان قوم ثمود رہا کرتی تہی - وہان رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اس پانی کو کوئی نہ پیئے - اور نہ اوس سے وضو کرے - اور جو کسی کے پاس (اس پانی سے) گندہا ہوا آٹا ہو اوسے پہینک دو اور اپنے اونٹون کو کہلا دو - اور خود اوس کو نہ کہاؤ - اور تم مین سے کوئی شخص رات کو اکیلا نہ نکلے - سب آدمیون نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کی - کوئی اکیلا باہر نہ گیا - مگر دو شخص بنی ساعدہ کے اکیلے اکیلے باہر چلے گئے - ایک تو اپنی قضاے حاجت کے لئے گیا تہا - اور دوسرا اپنا اونٹ ڈہونڈہنے کو نکلا تہا - پہلے کو تو خناق کی بیماری ہو گئی اور دوسرا جو اونٹ ڈہونڈہنے نکلا تہا ہوا مین اڑ گیا - اور کوہستان طی کے پہاڑون مین چلا گیا - جب رسول اللہ کو اس کی اطلاع ہوئی - تو آپ نے فرمایا - کیا مین نے تمہین اکیلا نکلنے کے لئے منع نہین کیا تہا - پہر جس کو خناق کی بیماری ہو گئی تہی - اوس کے واسطے آپ نے دعا مانگی - اور وہ اچہا ہو گیا - دوسرا جسے ہوا اڑا لے گئی تہی اوسے طی نے جب رسول اللہ مدینہ لوٹ کر آئے تہے بطور تحفہ کے آپ کے پاس بہیجا تہا -

یہان حجر مین لوگون کے پاس پانی نہ رہا - اس لئے اونہون نے رسول اللہ سے پانی نہونے کی شکایت کی - آپ نے اللہ تعالی سے دعا مانگی - اور اللہ نے ایک ابر بہیجا -

جس سے مینہ برسا اور لوگ خوب سیراب ہو گئے - اِس وقت ایک منافق بھی رسول اللہ کے ہمراہ تھا - جب مینہ آیا تو کسی مسلمان نے اوس سے کہا کہ اس کے بعد کیا ہو گا - یعنی اس ابر سے مینہ برسے گا یا نہیں - بولا کہ یہ ابر کا ٹکڑا ہے اِسی طرح گزر جائے گا -

۲۷۸ رسول اللہ کی اونٹنی کا گمنا اور آپ کا بے دیکھے بتا دینا اور ابن حزم اور ابن الصیت

رسول اللہ کی اونٹنی کہین راستہ مین کھو گئی تھی - آپ نے اپنے اصحاب سے جن مین عمارہ بن حزم بھی تھا اور جو بیعت عقبہ اور جنگ بدر مین شریک تھا فرمایا - کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ محمد تم سے تو آسمان کی خبرین بیان کیا کرتا ہے اور اتنا نہیں جانتا کہ اوسکی اونٹنی کہان ہے - مین تو اس کے سوا جو اللہ تعالیٰ مجھے بتا دے اور کچھ بھی نہیں جانتا ہون - وہ اونٹنی وادی کی فلان گھاٹی مین ایک درخت سے اولجھی ہوئی ہے اوسکی نکیل پیر مین اولجھ گئی ہے - یہ لوگ سنتے ہی وہان دوڑے اور اوسے درخت سے جا کر نکال لائے - اسکے بعد عمارہ اپنے لوگون مین آیا - اور ازراہ تعجب رسول اللہ نے جو اپنے ناقہ کا حال بیان کر دیا تھا اوس کا ذکر کرنے لگا - زید بن الصیت قینقاعی منافق تھا اور عمارہ کے ہی لوگون مین رہتا تھا اوسی نے یہ بات کہی تھی کسی نے عمارہ سے کہدیا کہ زید نے اِس اِس طرح سے کہا تھا عمارہ سنتے ہی اُٹھا اور زید کی گردن پر لاتین ماریں اور کہنے لگا کہ یہ آفت عظیم میرے ہی ہمراہیون مین ہے اور مجھے خبر بھی نہین - نکل یہان سے عدو اللہ بعض لوگ کہتے ہین کہ زید نے اپنی اس بات سے توبہ کر لی تھی - اور پھر اچھا مسلمان ہو گیا تھا - اور بعض کہتے ہین کہ نہین اوسنے توبہ نہین کی - ہمیشہ اوسے لوگ متہم کرتے رہے - اور وہ اسی حالت مین مر گیا -

۸۳ ابوذر کا لشکر سے پیچھے رہ جانا اور رسول اللہ کی پیشین گوئی اور عقل کے نزدیک اوسکی کوئی وجہ نہونا۔

ابوذر کا راستہ مین اونٹ تہک گیا جس سے ابوذر کو لشکر کے ساتھہ چلنا دشوار ہو گیا۔ اور وہ پیچھے رہ گیا لوگون نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ابوذر پیچھے رہ گیا۔ آپ نے فرمایا رہ جانے دو۔ اگر اوس مین کچھہ خیر ہو گی تو اللہ تعالیٰ اوسے تمہارے پاس پہر بہیجدے گا۔ آپ کا یہ قاعدہ تہا کہ جب کوئی پیچھے رہ جاتا تو یہی فرمایا کرتے تہے۔

ابوذر اپنے اونٹ کے پاس ٹہیر گیا۔ اور جب اوسے دیر ہو گئی۔ تو اوس نے اپنا اسباب اونٹ پر سے لیا اور اپنی پیٹھہ پر لاد کر رسول اللہ کے پیچھے پیچھے پیدل ہی چلدیا۔ لوگون نے دور سے دیکھا تو کہا یا رسول اللہ کوئی شخص اکیلا چلا آرہا ہے آپ نے فرمایا ابوذر ہو گا۔ جب لوگون نے غور سے دیکھا۔ تو بول اُٹھے۔ کہ ہان ہان ابوذر ہی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ابوذر پر خدا رحمت کرے۔ وہ اکیلا ہی جاے گا۔ اور اکیلا ہی مرے گا۔ اور اکیلا ہی اُٹھایا جاے گا۔ اور اوس کے جنازہ پر کچھہ مسلمان لوگ آئین گے۔

پہر جب حضرت عثمان نے ابوذر کو اون کی گستاخیون کے سبب سے ربذہ کو نکال دیا۔ تو وہان جاکر کچھہ عرصہ رہنے کے بعد وہ مر گئے۔ وہان اون کے ساتھہ اون کی عورت اور ایک غلام تہا۔ اونہون نے اپنے مرتے وقت ان دونون کو وصیت کی۔ کہ اونہین غسل دیکر کفن دین۔ پہر جنازہ راستہ پر رکہدین۔ اور جو سب سے اول سوار آئین اون سے دفن مین استعانت لین چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ کہ اسی مین عبد اللہ بن مسعود عراق کے کچھہ آدمیون کے ساتھہ آئے۔ اون کی بی بی نے اون سے

کہا کہ ابو ذر مر گئے ہین - اس سے ابن مسعود رو پڑے - اور کہا رسول اللہ نے سچ فرمایا تہا - کہ تو اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا - اور اکیلا ہی اٹھایا جاے گا - اور پہر اونہین دفن کر دیا (لیکن ابو ذر نہ تو اکیلے ہی رہے نہ اکیلے مرے - کیونکہ اونکی بی بی اور غلام اون کے ساتہہ تہے - یہ حدیث اور کتنی ہی اس قسم کی حدیثین اون لوگون نے گڑہ لی ہین جنہین بعض صحابہ کبار کی شان مین کچہہ خلاف منظور تہا - کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ رسول اللہ کا ابو ذر کی نسبت اس پیشین گوئی سے کچہہ مقصد ہو ابو ذر نے دین اسلام کے لئے کوئی ایسی بڑی خدمت نہین کی ہے کہ جس سے اون کے افعال کی نسبت رسول اللہ کو پیشین گوئی کی ضرورت ہوتی - اس سے صرف اتنا ہی منظور ہے کہ کسی طرح حضرت عثمان کے واجبی حکم کی تذلیل کیجاے جو اونہون نے ابو ذر کی نسبت دیا تہا -)

۱۴۹ ایلہ اذرح جربا اور مقنا والون کا جزیہ دینے پر اطاعت قبول کرنا -

پہر رسول اللہ صلعم تبوک مین پہونچے - وہان یوحنا بن روبہ والی ایلہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور جزیہ دینا منظور کیا - اور اس کا ایک نوشتہ بہی لکہدیا - اون کے جزیہ کی تعداد تین سو دینار تک پہونچی تہی - پہر اس کے بعد خلفاے بنی امیہ نے (زمانہ کے مصالح اور آمدنی کی ترقی کو دیکہہ کر) اون پر کچہہ اور زیادہ کر دیا - لیکن جب عمر بن عبد العزیز کا زمانہ آیا تو اوس نے اون سے وہی تین سو دینار لئے -

اسی طرح اذرح کے لوگون نے بہی سو دینار جزیہ دینا قبول کیا - اور یہ ٹہیرایا - کہ ہر سال رجب کے مہینے مین دیا کرین گے - اور اسی کے ساتہہ اہل جربہ نے جزیہ دینے پر صلح کی - اور مقنا والون نے بہی یہ ٹہیرایا کہ اپنے ملک کی ایک چہارم پیداوار

دیا کرین گے۔

۵۰ خالد کا اکیدر والی دومۃ الجندل کو پکڑ کر لانا۔

اِسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اکیدر بن عبد الملک صاحب دومۃ الجندل کی طرف بہیجا۔ جو کندہ کے نصرانیون مین سے تہا۔ اور خالد سے کہا کہ اوسے نیل گاے کا شکار کرتے ہوئے تم پاؤ گے (غالباً یہ بات مشہور ہو گی کہ وہ نیل گاے کا شکار بہت کہیلا کرتا ہے) خالد بن الولید فوراً روانہ ہوئے۔ اور اِس قدر قریب اوس کے قلعہ کے جا پہونچے۔ کہ وہان سے آدمی آنکہہ سے دیکہہ سکے۔ اکیدر اِس وقت اپنے مکان کی چہت پر تہا۔ اور شب کا وقت تہا کہ ایک نیل گاے اوسکے دروازہ پر آئی۔ اور کواڑون سے سینگ رگڑنے لگی۔ اکیدر کی عورت نے اوس سے کہا کہ یہ تماشا بہی کبہی تو نے دیکہا ہے۔ نیل گاے دروازہ سے سینگ رگڑ رہی ہے۔ اکیدر نے کہا واللہ کبہی نہین۔ پہر وہ قلعہ سے اُترا اور گہوڑے پر سوار ہوا۔ اور کچہہ اپنے اہل بیت کو ساتہہ لیا اور پہر نیل گاے کو پکڑنے کو چلا۔ کہ اسی مین اوسے رسول اللہ کی فوج ملگئی اور اونہون نے اوسے ہی شکار بناکر پکڑ لیا۔ اور اوسکے بہائی حسان کو مار ڈالا۔ اور خالد نے اکیدر سے دیبا کی ایک قبا لی۔ جس پر سونے کا کام کیا ہوا تہا۔ اور اوسے رسول اللہ کی خدمت مین بہیجا یہان ایسی چیز عربون نے کبہی دیکہی بہی نہ تہی۔ اوسے مسلمان دیکہتے اور ہاتہہ لگا لگا کر نہایت تعجب کرتے تہے۔ کہ دنیا مین ایسی خوبصورت چیزین بہی بنا کرتی ہین۔ رسول اللہ نے فرمایا تم اِس سے تعجب کرتے ہو۔ سعد بن عبادہ کی مندیل جنت مین اِس سے کہین بہتر ہین۔

پہر جب خالد اکیدر کو لیکر رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ تو آپ نے

اوس کی جان بخشی فرمائی۔ اور اوس سے جزیہ ٹھیراکر اوسے چھوڑ دیا۔

۱۵۱ رسول اللہ کی مراجعت مدینہ کو

رسول اللہ صلعم تبوک میں کوئی اونیس روز رہے اور اوس سے آگے نہ بڑہے۔ لیکن رومی اور عرب متنصرہ بھی آپ کی طرف نہ آئے۔ اِس لئے رسول اللہ مدینہ کو واپس چلے آئے۔

۱۵۲ رسول اللہ کی دعا سے چشمہ وادی المشقق سے پانی نکلنا۔

راستہ مین واپسی کے وقت مسلمانون کو ایک چشمہ ملا۔ جس کی سوت سے اسقدر پانی نکلتا تھا۔ کہ ایک یا دو سوار اوس سے پانی پی سکین۔ اِس وادی کو جس مین یہ چشمہ تھا وادی المشقق کہتے تہے۔ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا۔ کہ جو کوئی ہم سے آگے اِس چشمہ پر پہونچے اوسے چاہیئے کہ اوسوقت تک پانی نہ پئیے۔ کہ ہم وہان نہ آجائین۔ لیکن کچھہ منافق آگے جا پہونچے۔ اور اوس سے پانی پی لیا۔ جب رسول اللہ صلعم وہان آئے تو لوگون نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اون پر لعنت کی اور اونہین بد دعا دی۔ پہر آپ اوپر اُترے۔ اور اپنا ہاتہہ اوس سوت کے نیچے رکھا۔ اوس سے اِسوقت تہوڑا تہوڑا پانی نکل رہا تھا۔ آپ نے دعا کی کہ اوس سوت کے حوض مین خدا برکت دے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اوس مین سے نہایت زور سے پانی پہوٹ پڑا۔ اور تمام لوگون نے اوس سے پانی سیراب ہوکر پی لیا۔

۱۵۳ مسجد الضرار کا قبا مین بننا اور رسول اللہ کا اوسے تڑوا دینا۔

پہر رسول اللہ صلعم وہان سے مدینہ کو چلے۔ اور رفتہ رفتہ جب مدینہ کے قریب آئے تو آپ کو مسجد الضرار کے بننے کی خبر ملی۔ آپ نے مالک بن الدخشم کو بہیجا۔ اور اوس نے جاکر اوسے جلاکر گرا دیا۔ (یہ ہم اوپر لکھہ آئے ہین کہ جب رسول اللہ مکہ سے ہجرت

کر کے مدینہ تشریف لائے تھے تو پہلے قبا مین آکر اُترے تھے - اور وہان نماز پڑہی تھی - اوس محلہ کے لوگون نے ایک مسجد بنالی تھی - اور وہان رسول اللہ صلعم بھی ہفتہ عشرہ مین کبھی کبھی نماز کو جایا کرتے تھے - وہان بعض منافقین نے ایک اور مسجد بنانے کی تجویز کی - اور رسول اللہ سے عرض کیا - کہ پہلے آپ چلکر وہان نماز پڑہیے - آپ نے فرمایا کہ جب تبوک سے لوٹین گے تو وہان آتے وقت نماز پڑہین گے - لیکن اب معلوم ہوا - کہ وہ مسجد منافقین نے مسلمانون مین پہوٹ ڈالنے کے لئے بنائی ہے - اس لئے رسول اللہ نے اوسے گرا دیا) اس باب مین اللہ تعالی کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی ہے والذین اتخذوا مسجدًا ضرارًا وکفرًا وتفریقًا بین المومنین وارصادًا لمن حارب اللہ ورسولہٗ من قبل ط ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی ط واللہ یشھد انھم لکاذبون ط لا تقم فیہ ابدًا لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ ط فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المتطھرین ط افمن اسس بنیانہٗ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر ام من اسس بنیانہٗ علی شفا جرف ھار فانھار بہ فی نار جھنم ط واللہ لا یھدی القوم الظالمین ط لا یزال بنیانھم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبھم الا ان تقطع قلوبھم ط واللہ علیم حکیم (اور ایک قسم کے منافق وہ بھی ہین جنہون نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کھڑی کی کہ مسلمانون کو نقصان پہونچائین - اور خدا اور رسول کے ساتھ کفر کرین - اور مسلمانون مین پہوٹ ڈالین اور اون لوگون کو پناہ دین - جو اللہ اور اوس کے رسول کے ساتھ پہلے لڑ چکے ہین - اور پوچھا جاوے گا تو قسمین کہانے لگین گے - کہ ہم نے تو نیکی کے سوا اور کسی قسم کا ارادہ نہین کیا ہے

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہین سوا سے پیغمبر تم اوس مسجد مین کبھی جا کر کھڑے ہونا
ہان وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے اوس کا البتہ حق ہے ۔ کہ تم
اوس مین کھڑے ہو کر امامت کیا کرو ۔ کیونکہ اوس مین ایسے لوگ ہین جو خوب پاک صاف
رہنے کو پسند کرتے ہین ۔ اور اللہ خوب پاک صاف رہنے والون کو پسند کرتا ہے ۔
بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اوسکی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ بہتر ہے یا وہ
جو جیس پہسے کہو کہلے گگار کے کنارہ پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے ۔ پہر وہ عمارت دھڑام سے
اوسے لیکر جہنم کی آگ مین جا گرے ۔ اور اللہ ظالم لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا ۔ یہ عمارت جو
اِن لوگون نے بنائی ہے اِس کی وجہ سے اِن لوگون کے دلون مین ہمیشہ دہکڑ پکڑ رہے گی
یہان تک کہ آخرکار اوس عمارت کے گرا دیئے جانے سے اونکے دلون کے ٹکڑے
ٹکڑے ہو جاینگے ۔ اور اللہ سب کے دلون کا حال جاننے والا اور صاحب تدبیر
وحکمت ہے) اِسے جن لوگون نے بنایا تہا وہ بارہ آدمی تہے ۔ اور زمین اسکی
خذام بن خالد بنی عمرو بن عوف کے مکان سے لی گئی تہی ۔

۱۵۴ منافق اور غیر منافق متخلفین کی خطاؤن کا معاف ہونا ۔

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ پہونچ گئے ۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ کچھہ منافقین رسول اللہ کے ساتھہ
نہ گئے تہے ۔ جب رسول اللہ آئے تو اونہون نے اپنے عذر کئے ۔ اور حلف
اُٹھائے کہ ہم فلان فلان سبب سے نہین گئے تہے ۔ رسول اللہ نے اونہین معاف
کر دیا ۔ حالانکہ پہلے اللہ تعالیٰ نے اور اوس کے رسول نے اون کا عذر قبول نہین کیا تہا
اور جو تین آدمی کعب بن مالک ہلال بن امیہ اور مرارۃ بن الربیع بہی رسول اللہ کے
ساتہہ نہ گئے تہے ۔ اور اون کے دلون مین دین کی طرف سے کچھہ شک اور نہی کی

طرف سے نفاق نہ تہا اون کی نسبت رسول اللہ نے حکم دیا - کہ اون سے کوئی کلام
نہ کرے - اس سے لوگون نے اون سے بات چیت کرنا چہوڑ دی - پچاس دن تک
وہ اس طرح معتوب رہے پہر جب خدا تعالیٰ نے اون کی توبہ منظور کرلی تو یہ آیت
نازل ہوئی - لقد تاب اللّٰہ علی النّبیّ والمہاجرین والانصار الّذین اتّبعوہ
فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ط ثم تاب علیہم
انّہ بہم رءوف رحیم ط وعلی الثلاثۃ الّذین خلّفوا حتی اذا ضاقت
علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنّوا ان لا ملجا
من اللّٰہ الّا الیہ ط ثم تاب علیہم لیتوبوا ط انّ اللّٰہ ہو التّوّاب الرّحیم یا
ایہا الّذین امنوا اتّقوا اللّٰہ وکونوا مع الصّادقین ط (اللہ نے نبی پر بڑا ہی فضل کیا
اور نیز مہاجرین اور انصار پر جنہون نے تنگ دستی اور عسرت کے وقت پیغمبر کا ساتہہ دیا -
اور ساتہہ بہی دیا تو ایسے نازک وقت مین جب کہ اون سے بعض کے دل ڈگمگا رہے تہے -
پہر اوسی نے اون پر بہی اپنا فضل کیا - کہ اون کو سنبہال لیا - اس مین شک نہین کہ خدا ان سب
پر نہایت درجہ مہربان اور رحمت کرنے والا ہے - اور علیٰ ہذا القیاس اون تین شخصون پر بہی جو
بانتظار امر خدا ملتوی رکہے گئے تہے یہان تک کہ جب زمین باوجود فراخی اون پر تنگی کرنے
لگی - تو وہ اپنی جان سے بہی تنگ آ گئے - اور سمجہہ لیا - کہ خدا کی گرفت سے اوس کے
سوا اور کہین پناہ نہین - پہر خدا نے اون کی توبہ قبول کرلی - تاکہ قبول توبہ کے شکریہ مین آیندہ
کے لیے بہی توبہ کئے رہین - بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے - مسلمانون
خدا کے غضب سے ڈرو - اور سچ بولنے والون کے زمرہ مین رہو) اور رسول اللہ صلعم جب
مدینہ آئے ہین تو اوس وقت رمضان کا مہینا تہا -

عروة بن مسعود الثقفی کا رسول اللہ پاس آنا

۱۵۵ عروہ کا اسلام اور اپنی قوم مین جاکر دعوت اسلام کرنا اور مارا جانا۔

اسی سال عروۃ بن مسعود الثقفی مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آیا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ اوس وقت رسول اللہ صلعم پاس راستہ مین آیا تہا جب کہ آپ طائف سے مراجعت فرماکر آرہے تہے اوس نے اگر درخواست کی کہ یا رسول اللہ مجہے آپ اجازت دیجیئے کہ مین اپنی قوم کے پاس چلا جاؤن۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ تجہے مار ڈالین گے عروہ نے کہا کہ وہ مجہسے اسقدر محبت کرتے ہین کہ میری بات سے وہ کبہی انکار نکرینگے اوسے امید تہی کہ وہ بہی اسلام لانے مین اوس کی موافقت کرین گے۔ اور اوسکی منزلت کا خیال رکہین گے۔

لیکن جب وہ لوٹ کر طائف کو گیا۔ تو اپنے بالاخانہ پر چڑہا۔ اور وہان سے لوگون کے سامنے ہوکر اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اور اونہین بہی اپنی طرف بلایا۔ مگر اونہون نے اوسکے تیر مارے جس سے ایک تیر اوسکے جا لگا اور وہ مارا گیا۔ اوسکے مرنے کے وقت کسی نے اوس سے پوچہا کہ تیرا قتل کیسا ہے۔ کہا یہ اللہ تعالی کی کرامت ہے کہ اوس نے مجہے شہادت عطا فرمائی۔ اور میرا وہی درجہ ہے جو اون شہدا کا درجہ ہے جو رسول اللہ کے ساتہہ شہید ہوئے تہے۔ پہر جب وہ مرگیا تو اوسے اونہون نے شہدا کے ساتہہ دفن کردیا جو رسول اللہ کے ساتہہ شہید ہوئے تہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوس کی نسبت فرمایا کہ اوس کی مثل اپنی قوم مین وہی ہے جو صاحب یٰس کی اپنی قوم مین تہی۔

وفد ثقیف کا رسول اللہ پاس آنا

۵۷ ثقیف کا وفد رسول اللہ کے پاس آنا اور لات کے نہ توڑنے اور نماز کے معاف کرنے کی درخواست کرنا اور اون کا اسلام

اسی سال رمضان کے مہینے مین رسول اللہ پاس ثقیف کا وفد آیا اوس کا سبب یہ ہوا تہا - کہ اونہون نے دیکہا چارون طرف سے عرب اونکے قتال کے لیے اوٹہہ کہڑے ہوے اور روز اون کو لوٹتے مارتے ہین - چنانچہ اون مین سے جس نے سب سے بڑی مضرت اونہین پہونچائی تہی وہ مالک بن عوف النضری تہا - جب کوئی مال اون کا بستی سے نکلتا تو اوسے لوٹ لیتا اور جب کوئی انسان باہر آتا تو اوسے پکڑ لیتا تہا - اِس واسطے وہ لاچار ہو گئے - اور سب نے مجتمع ہو کر عبد یالیل بن عمرو بن عمیر اور حکم بن عمرو بن وہب اور شرجیل بن عیلان کو روانہ کیا جو احلاف مین سے تہے اور بنی مالک مین سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف اور نمیر بن خرشہ بہی روانہ ہوے - اور طائف سے نکل کر رسول اللہ پاس مدینہ مین پہونچے - آپ نے اونہین مسجد کے قبہ مین ٹہیرایا - اور رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام شروع ہوئے رسول اللہ کے اور اِس وفد کے درمیان خالد بن سعید بن العاص جاتا آتا تہا - اور رسول اللہ صلعم اون کے کہانے کا سامان اون کے پاس خالد کے ہاتہہ بہیجتے تہے - لیکن یہ لوگ شبہہ کے سبب کہانا اوس وقت نہ کہاتے تہے کہ جب تک خالد اوس کہانے مین سے نہ کہا لیتا تہا - پہر جب وہ مسلمان ہو گئے تو بے کہٹکے کہانے لگے -

اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی تہی - کہ آپ طاغیہ کو یعنی لات بت کو تین برس تک نہ توڑین - مگر رسول اللہ نے اِس سے انکار کیا - اِس سے اون کا

مقصد یہ تہا - کہ وہ اپنی قوم کے سفہا اور عورتون سے سلامت رہین - اور اون سے اپنی جان بچائین - اگرچہ اونہون نے بہت کوشش کی اور ایک مہینا ٹہیرے رہے - لیکن رسول اللہ نے ہرگز اسے منظور نہ کیا -

یہ بہی اونہون نے درخواست کی تہی کہ اون سے نماز معاف کردی جائے - آپ نے فرمایا وہ قوم کسی کام کی نہین جس مین نماز پڑہنے کا دستور نہین - آخر اونہون نے ان سب باتون کو مان لیا - اور مسلمان ہوگئے - اور رسول اللہ صلعم نے اون پر عثمان بن ابی العاص کو امیر مقرر کیا - جو اگرچہ اون مین چہوٹا تہا مگر اسلام کی طرف اوسکو بڑی رغبت تہی - اور دین کی باتون مین بڑا فقیہ ہوگیا تہا -

۵۷ مغیرہ اور ابوسفیان بن حرب کا لات کو جاکر توڑنا اور مشرک باپ کے ساتھ صلہ رحم کا حکم دینا -

پہر وہ اپنی بلاد کو لوٹ گئے اور رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتہہ مغیرہ بن شعبہ اور ابوسفیان بن حرب کو بہیجا - کہ طاغیہ کو جاکر گرادین ان مین سے مغیرہ آگے گیا - اور جاکر اوسے گرادیا - اس بت کے گراتے وقت مغیرہ کی قوم کے لوگ جو بنی شعیب سے تہے اوسکی حفاظت کے لئے موجود تہے - کہ کہین کوئی اوسکے تیر نہ ماردے - اور اوس وقت عورتین ننگے سر باہر نکل آئین اور اوس پر روتی تہین - مغیرہ نے جو زیور اور مال اوس بت کے پاس تہا اوسے لے لیا -

جب عروہ اور اسود مارے گئے تو ابوملیح بن عروۃ بن مسعود اور قارب بن الاسود بن مسعود دونون رسول اللہ پاس آئے رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ عروہ اور اسود کا دَین ادا کرین - اس لئے اونہون نے دَین ادا کردیا - اسود ان مین سے کافر ہی مرا تہا - اس لئے اوس کے بیٹے نے رسول اللہ سے پوچہا کہ کیا مین اپنے باپ کا دَین ادا کرون وہ تو کافر

مرا ہے آپ نے فرمایا کہ مسلمان پر اپنی قرابت کا پاس ضرور ہے۔ یعنی تو تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس لئے تجھے باپ کے ساتھ صلہ رحم کرنا چاہیئے گو وہ مشرک ہی کیون نہ مرا ہو۔

غزوہ طی اور عدی بن حاتم کا اسلام

۱۵۸ حضرت علی کا سریہ بنی طی پر۔ اسی ۹ھ ہجری کے ماہ ربیع الآخر مین نبی صلعم نے علی بن ابی طالب کو طی کی طرف بھیجا۔ اور اونہین حکم دیا کہ وہان جا کر اون کے صنم فلس کو گرا دین۔ حضرت علی اون کی طرف گئے۔ اور اون پر تاخت کر کے اونہین لوٹ لیا۔ اور اون کی عورتون بچون کو پکڑ کر بت کو توڑ ڈالا۔

اس بت کے اوپر دو تلوارین لٹکتی تہین۔ ایک کا نام مخذم اور دوسری کا رسوب تہا۔ یہ بہی علیؓ نے لے لین۔ اور اونہین رسول اللہ صلعم پاس لے آئے۔ یہ تلوارین حارث بن ابی شمر نے ہدیہ کے طور پر بت کو بہیجی تہین۔ اور وہ اوس پر لٹکا دی گئی تہین۔

اور اسی وقت حاتم کی بیٹی بہی پکڑی گئی۔ اور مدینہ کو رسول اللہ پاس قیدیون مین آئی رسول اللہ نے اوسے چہوڑ دیا۔

۱۵۹ عدی بن حاتم کا اسلام اور رسول اللہ کی پیشین گوئی فتوحات اسلامیہ کی نسبت عدی بن حاتم کے اسلام لانے کا سبب اس طرح ہوا تہا۔ عدی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ کے پاس سوار آئے۔ اور میری بہن اور آدمیون کو پکڑ کر لے گئے اور رسول اللہ کے پاس اونہین حاضر کیا۔ میری بہن نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ تو مر گیا۔ اور وافد روپوش ہو کر بہاگ گیا کہ وہ آپ پاس آتا اور مجہے چہڑا کر لے جاتا۔ آپ مجہہ پر مہربانی کرین اللہ نے آپ پر مہربانی کی ہے۔ رسول اللہ نے پوچہا تیرا وافد کون ہے۔ عرض کیا عدی

بن حاتم - فرمایا وہ شخص جو اللہ اور اوسکے رسول سے بہاگا ہے - پہر آپ نے اوس پر احسان کیا (یعنی چہوڑ دیا) اسوقت ایک شخص اُسکے پاس کہڑا تہا (وہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب تہے) اونہون نے حاتم کی بیٹی سے کہا کہ رسول اللہ سے سواری بہی مانگ - اوس نے رسول اللہ سے سواری کے لئیے عرض کیا - آپ نے اوس کے واسطے بہی حکم دیدیا اور اوسے کپڑے پہنائے - اور کچہہ نفقہ بہی عطا کیا گیا -

عدی کہتا ہے کہ مین طی کا بادشاہ تہا - اون سے مرباع (یعنی چوتہہ) لیتا تہا - اور مذہب میرا نصرانی تہا - جب رسول اللہ کی فوج آئی - تو مین اسلام والون سے شام کی طرف بہاگ گیا - اور دل مین یہ کہا کہ مین اپنے دین والون کے پاس رہون گا - آئی مین میری بہن میرے پاس شام کے ملک مین آئی - اور جو اوسے مین چہوڑ کر چلا گیا تہا اِس پر مجہے ملامت کرنے لگی کہ تو گہر والون کو چہوڑ کر کیسے بہاگ گیا - پہر کہا کہ میرے نزدیک تو محمدؐ کے پاس بہت جلد چلا جا - اگر وہ نبی ہوگا تو جو جلدی اوس کے پاس جائیگا اوس کو اوسی قدر فضیلت ملے گی - اگر وہ بادشاہ ہوگا تو بہی تجہے عزت حاصل ہوگی - اور تو جو کچہہ ہے وہ تو تو ہے ہی - یعنی تیرا جو مذہب ہوگا وہی مذہب رہے گا - اوسمین کچہہ فرق نہین آسکتا - عدی کہتا ہے اِس واسطے مین رسول اللہ کے پاس آیا - اور آپ کو سلام کیا - اور اپنا حال بتلایا - آپ اوسوقت مکان کو تشریف لئے جاتے تہے مین بہی آپ کے ساتہہ ساتہہ چلا - راستہ مین آپ کو ایک بوڑہیا ملی - اوس نے رسول اللہ کو کہڑا کر لیا - آپ اوس سے بہت دیر تک باتین کرتے رہے - اور اوس کی ضرورت کی نسبت گفتگو ہوتی رہی - مین نے کہا یہ شخص تو بادشاہ نہین ہے پہر مین آپ کے گہر مین گیا - آپ نے میرے لئے ایک مسند بچہادی اور خود زمین پر بیٹہہ گئے - مین نے

کہا یہ تو کسی طرح پادشاہ نہین ہو سکتا - پہر رسول اللہ نے مجہہ سے کہا - کہ عدی تو مرباع
لیا کرتا ہے وہ تیرے مذہب مین جائز نہین ہے - اور اسی لئے تجہے اسلام قبول
کرنا بہی ناگوار ہوگا - کیونکہ ہم لوگ غریب ہین اور ہمارے دشمن بہت ہین - ہان البتہ
اللہ تعالی آیندہ اون کو اتنا مال دے گا - کہ اوسکا کوئی لینے والا بہی نہ ملے گا - اور تو سنے
گا کہ ایک عورت قادسیہ سے اپنے اونٹ پر اکیلی سوار ہوگی اور جا کر بیت اللہ کی زیارت
کرے گی - اوس کو بجز اللہ کے اور کسی کا اندیشہ نہو گا اور تو سنے گا کہ بابل کے قصور
ابیض فتح ہو جائین گے -

عدی کہتا ہے کہ مین پہر مسلمان ہوگیا - اور مین نے دیکہہ لیا کہ قصور ابیض تو فتح ہو گئے
اور عورتین بہی اکیلی بیت اللہ کو زیارت کے واسطے جاتی ہین - اور اونہین راستہ مین
بجز اللہ کے اور کسی کا خوف نہین ہوتا ہے - اسیطرح مجہے یقین ہے کہ وہ تیسری
بات کہ مال ایسا بہہ پڑے گا جس کا کوئی لینے والا نہ ہوگا ضرور سچ نکلے گی -

رسول اللہ کے پاس وفود کا آنا

۱۶۰ عربون کا فوج فوج مسلمان ہونا جب رسول اللہ صلعم نے مکہ فتح کر لیا - اور ثقیف
بہی مسلمان ہو گئے - اور تبوک سے بہی آپ کو فراغت حاصل ہو گئی تو چارون طرف
سے آپ کے پاس عرب کے وفود یعنی ایلچی آنے لگے عرب لوگ اسوقت تک
اپنے اسلام لانے اور نہ لانے کے باب مین قریش کا انتظار کر رہے تہے اور چاہتے
تہے کہ اس معاملہ مین قریش جو کارروائی کرین وہ ہی ہم بہی کرین - کیونکہ قریش لوگون کے
امام اور حرم والے تہے - اور اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تہے جسے سب

عرب والے مانتے اور کوئی اس سے انکار نہین کرتا تھا۔ اور یہی قریش تھے کہ جنھون نے رسول اللہ سے لڑائی کی تھی اور آپ کے خلاف مین کھڑے ہو گئے تھے۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا اور قریش مسلمان ہو گئے۔ تو عربون نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلعم سے کسی طرح نہین لڑ سکتے۔ اور آپ کی عداوت کی اون مین طاقت نہین رہی۔ اس لئے عرب دین اسلام مین فوج فوج داخل ہونے لگے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا ط فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا ط (اے پیغمبر جب کہ خدا کی نصرت آپہونچی اور مکہ فتح ہو گیا۔ اور تم نے لوگون کو بچشم خود دیکھ لیا کہ دین خدا یعنی اسلام مین جوق جوق لوگ داخل ہو رہے ہین تو اپنے پروردگار کی حمد وثنا کے ساتھ اوسکی تسبیح وتقدیس مین مشغول ہو جاؤ۔ اور اوس سے گناہون کی معافی مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے)

۱۸۱ رسول اللہ کے پاس نبی اسد و بنی بلی و بنی زرابین کی سفارتون کا آنا۔

اسی واسطے عربون کے وفود اس سن مین رسول اللہ کے پاس آئے چنانچہ بنی اسد کا وفد رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگے کہ اس سے پیشتر کہ آپ کسی آدمی کو ہمارے بلانے کے واسطے بھیجین ہم خود ہی آپ کے پاس چلے آئے۔ اسواسطے اللہ تعالے کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی یمنون علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھدیکم للایمان ان کنتم صادقین ط (اے پیغمبر یہ لوگ تم پر اپنے اسلام لانے سے منت رکھتے ہین۔ تم ان سے کہو کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے سے منت مت رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر منت رکھتا ہے کہ اوس

اوس نے تم کو ایمان کا راستہ دکھایا - بشرطیکہ تم دعوی اسلام مین سچے ہو۔) اسی سنہ مین زرا بین کا وفد بھی آیا جس مین دس آدمی تھے -

۱۶۲ بنی تمیم کے وفد کا آنا اور رسول اللہ کو چلا کر پکارنا اور اون کے خطیب و شاعر کا رسول اللہ کے خطیب و شاعر سے مقابلہ -

اور نیز اسی سنہ مین رسول اللہ پاس حاجب بن زرارۃ بن عدس کے ساتھ بنی تمیم کا وفد بھی آیا - جس مین اقرع بن حابس زبرقان بن بدر عمرو بن الاہتم قیس بن عاصم حتات معتمر بن زید ایک عظیم وفد کے ساتھ تھے - اور اونکے ساتھ عیینۃ بن الحصن الفزاری بھی تھا -

جب یہ لوگ مسجد نبوی مین داخل ہوے تو رسول اللہ کو چلا کر پکارا - کہ یا محمد باہر آئے - اس سے رسول اللہ صلعم کو تکلیف ہوئی - اور آپ اونکے واسطے باہر نکلکر آئے - وہ آپ کو دیکھکر بولے کہ ہم اس لئے آئے ہین کہ باہم مفاخرت کرین - آپ ہمارے خطیب اور ہمارے شاعرون کو بولنے کی اجازت دیجیئے - رسول اللہ نے اونہین بولنے کی اجازت دی اون مین سے ایک شخص عطارو نام اوٹھا - اور بولا اللہ کو سب طرح کی حمد ہے جس نے ہمارے اوپر فضل و کرم کیا - اور ہمین بادشاہی عطا فرمائی - اور مال و منال بہت کثرت سے عنایت کیا اوس سے ہم اچھے کام کرتے ہین - اور اوسی نے ہم کو اہل مشرق مین بڑا عزت والا اور بہت کثرت سے کیا ہے جو کوئی ہم سے مفاخرت کرے اوسے چاہیئے کہ وہ بھی جیسے ہم نے اپنے مکارم کو بیان کیا ہے بیان کرے -

رسول اللہ نے ثابت بن قیس کو حکم دیا - کہ اس شخص کا جواب دو - ثابت کھڑا ہوا اور کہا - اوس خدائے پاک کو حمد و ثنا ہے کہ جو زمین اور آسمانون کا مالک ہے - اور

اوس نے اونھین پیدا کیا ہے - اور اوسی کا حکم ادن مین جاری ہے - اوس کے فضل کے بغیر کوئی کام کبھی نہین ہوا - اوسی کی قدرت ہے کہ اوس نے ہمین بادشاہ کیا - اور اپنی خلق مین سے ایک رسول منتخب کیا جو نسب مین اکرم الناس اور گفتگو مین سب سے اصدق اور حسب مین سب سے افضل ہے - اوس پر اللہ تعالی نے ایک کتاب نازل کی - اور اپنے رسول کو خلق مین امین بنایا چنانچہ وہ تمام عالم کے لوگون مین برگزیدہ ہے - پہر اوس رسول نے مخلوق کو اسلام کی دعوت کی - اور اوس کی قوم کے اور خود رحم مہاجر اوس پر ایمان لائے - جو نسب مین اکرم اور چہرون کے احسن اور افعال مین خیر الناس ہین اون کے بعد جس قوم نے سب سے اوّل اللہ کی باتون کو قبول کیا اور رسول کی دعوت کو مانا وہ ہم ہین - اس لئے ہم اللہ تعالی کے انصار اور اسکے رسول کے وزیر ہین - ہم لوگون سے اوس وقت تک لڑین گے کہ وہ ایمان نہ لائین - جب کوئی شخص اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان لائے گا اوس کا خون اور اوس کا مال ہمارے لئے ممنوع اور حرام ہے - اور جو شخص کفر کرے گا اوس پر ہم اللہ کے واسطے ہمیشہ جہاد کرین گے - اوس کا قتل کرنا ہمارے لئے آسان ہے - والسلام علیکم -

پہر اونہون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے شاعر کو بھی اجازت دیجیئے - رسول اللہ نے اجازت دی پہر زبرقان بن بدر (شاعر) کھڑا ہوا - اور کہا ؎

نحن الکرام فلا حیٌّ یعادلنا	منّا الملوک وفینا تنصب البیَعُ

ہم کرام اور بزرگ ہین کوئی حی ہماری برابری نہین کرسکتا - ہم مین ملوک ہوتے ہین اور بیعت ہم مین نصب کی جاتی ہے یعنی لوگ ہماری بیعت کیا کرتے ہین -

وكم قسرنا من الاحياء كلهم ‏ ‏ ‏ عند النهاب وفضل العرب يتّبع

ایسا بہت ہوا ہے کہ لوٹ کے وقت ہم نے تمام احیا کو مغلوب کر لیا ہے (اسوقت ہم کو تمام عرب پر فضلیت حاصل ہے) اور عرب کی فضلیت گردش کیا کرتی ہے۔ اور باری باری سے ہمین آیا کرتی ہے۔

ونحن يطعم عند القحط مطعمنا ‏ ‏ ‏ من الشّواء اذا لم يؤنس القزع

ہم ایسے ہین کہ ہمارے کھانا کھلانیوالے اوس وقت جب کہ کہین طعام کی جھولی دکھائی نہ پڑے اور قحط ہو رہا ہو بھنا گوشت کھلایا کرتے ہین۔

بما ترى النّاس تاتينا سراتهم ‏ ‏ ‏ من كلّ ارض هويًّا ثم نصطنع

اسی سے آپ دیکھتے ہین کہ قومون کے سردار ملک کے ہر حصّہ سے باشتیاق تمام ہماری طرف چلے آتے ہین۔ اور پہر ہم اونکے ساتھ احسان کرتے رہتے ہین۔

فننحر الكوم عبطًا في ارومتنا ‏ ‏ ‏ للنّازلين اذا ما انزلوا شبعوا

اور مسافرون اور مہمانون کے لئے چھانٹ چھانٹ کر اپنے درختون کی جڑون کے پاس اونٹون کو ذبح کرتے ہین۔ اور اسی سے جب وہ لوگ ہمارے یہان ٹھیرتے ہین تو اونکا پیٹ بہر جاتا ہے۔

فلا ترانا الى حيٍّ نفاخرهم ‏ ‏ ‏ الّا استقادوا وكان النّاس نقتطع

تم کسی حی کو ایسا نہ دیکھو گے کہ ہم نے اونکے روبرو فخر کیا ہو اور وہ ہم سے نہ دب گئے ہون۔ اور اگر ایسا نہوا تو اونکا سر اوڑا دیا گیا ہوگا۔

انّا ابينا ولم ياب لنا احد ‏ ‏ ‏ انّا كذلك عند الفخر نرتفع

جب ہم لوگون سے منہ پہیرتے ہین تو اوسوقت کون ایسا ہے جو ہمسے مُنہ پہیرے اور ہماری اطاعت نہ کرے۔ فخر کے وقت ہم اسی طرح بلند ثابت ہوتے ہین۔

فمن نفاخرنا فی ذاک یعرفنا	فیرجع القول والاخبار تستمع

جو شخص ہم سے مفاخرت کرے اور فخر کے باب مین گفتگو ہو تو وہ ہمارا حال خوب جانتا ہے کہ ہم کیسے ہین۔ کیونکہ باتین لوٹتی پلٹتی رہتی اور حالات مشہور ہوا کرتے ہین۔

پھر اقرع بن حابس اون کی طرف سے اُٹھا اور یہ اشعار اوسنے پڑھے۔

اتیناک کما یعرف الناس فضلنا	اذا اختلفوا عند اذکار المکارم

ہم آپ کے پاس آئے ہین اس طرح پر کہ تمام لوگ ہماری فضیلت کو جانتے ہین۔ اوس وقت کہ لوگ مکارم کے ذکر وتذکرے کیا کرتے ہین۔ اور ایک دوسرے کی فضیلت کے بارہ مین اون مین اختلاف پڑا کرتا ہے۔

وانا رؤس الناس من کل معشر	وان لیس فی ارض الحجاز کدارم

اور ہم لوگ ہر گروہ کے آدمیون کے سردار ہین۔ اور قبیلہ دارم کی طرح مفخر وعزت والا سرزمین حجاز مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے۔

وانا لنا المرباع من کل غارۃ	تکون بنجد او بارض التہائم

اور ہمین لوگون کو ہر جگہہ کے مال غنیمت کی چوتھا ملا کرتی ہے وہ غنیمت خواہ نجد مین ہو یا تہامہ کے علاقہ مین ہو (تہامہ اوس علاقہ کو کہتے ہین کہ جسمین مکہ بستا ہے)۔

رسول اللہ کے ارشاد کے بموجب حسان نے اسکے جواب مین چند اشعار پڑھے جن مین سے بعض یہ ہین ؎

بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم	یعود وبالا عند ذکر المکارم

اے بنی دارم ہمارے روبرو فخر نہ کرو۔ کیونکہ ذکر مکارم کے وقت تمہارا فخر ہی تمہارے لئے وبال ہو جائے گا۔

لنا خول من بين ظئرٍ وخادمٍ		سبلتم علينا تفخرون وانتم

تم ہمارے پاس فخر کرنے کے لئے آئے ہو۔ حالانکہ تم ہمارے مملوک ہو اور دایون اور خادمون کے کام کیا کرتے ہو۔

وفادتنا من بعد ذكر المكارم		وافضل ما نلتم من المجد والعلا

بڑی بڑی مجد و علا جو تم کو حاصل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ تم ہمارے پاس سفیر ہو کر آئے ہو۔ اور پھر تم مکارم کا ہمارے روبرو ذکر کرتے ہو۔

واموالكم ان تقسموا في المقاسم		فان كنتم جئتم لحقن دمائكم

دیکھو تم اس لئے آئے ہو کہ اپنے خون معاف کراؤ۔ اور اپنے مال واپس لو تاکہ تم اپنے آپس مین انہین تقسیم کرو

ولا تفخروا عند النبي بدارم		فلا تجعلوا الله انداً واسلموا

تو تمہین چاہیے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور مسلمان ہو جاؤ اور دارم کے سبب سے نبی صلعم کے روبرو فخر و بڑائی نہ کرو۔

على رؤسكم بالمرهفات الصوارم		والا ورب البيت مالت اكفنا

ورنہ رب البیت کی قسم ہے کہ ہمارے ہاتھ تمہارے سرون پر تیز تلوارین لے جھکین گے اور سر کاٹکر پھینکدینگے

راوی کہتا ہے کہ حسان بن ثابت اوسوقت موجود نہ تھے۔ رسول اللہ صلعم نے انھین بلوایا۔ کہ اونکے شاعر کو جواب دین۔ حسان کہتے ہین کہ جب مین نے اون کا قول سنا تو مین نے بھی اوسی کے طرق پر یہ اشعار کہے ہ

قد بيّنوا سنّة للناس تتّبع		ان الذوائب من فهر واخوتهم

قبیلہ فہر کے شریف لوگون نے اور اونکے بھائی بندون نے ایسی سنّت اور طریق مخلوق کے لئے نکالے ہین کہ جن پر لوگ چلا کرتے ہین اور اون پر لوگون کا عملدرآمد ہے۔

قومٌ اذا حاربوا ضرّوا عدوّهمُ — اوحاولوا النفعَ فی اشیاعهم نفعوا

وہ ایسے لوگ ہین کہ جب لڑائی لڑتے ہین تو اپنے دشمن کو نقصان وضرر پہونچاتے ہین - اور جب نفع رسانی کا قصد کرتے ہین تو اوسوقت اپنے شیعون اور طرفدارون کو نفع پہونچاتے ہین -

یرضی بها کلُّ من کانت سریرتهُ — تقوی الالهِ وکلَّ الخیرِ یصطنعُ

اوس طریق سے ہر ایسا شخص راضی ہے جسکی طبیعت مین اللہ کا خوف بیٹھا ہوا ہے اور ہر طرح کا نیک کام کیا کرتا ہے -

سجیّةٌ تلک منهم غیرُ محدثةٍ — انّ الخلائقَ فاعلمْ شرُّها البدعُ

اونکی یہ عادت کچھہ نئی نہین ہے (بلکہ قدیمی ہے) یہ یاد رکھو کہ جو عادتین نئی ہوتی ہین وہ بہت ہی بُری ہوتی ہین

انْ کانَ فی الناس سبّاقون بعدهمُ — فکلُّ سبقٍ لادنی سبقهم تبعُ

اگر اونکے بعد کہین مخلوق مین کوئی سبّاق اور صاحب فضل کمال پیدا ہون تو ایسے ہونگے کہ اونکے ادنی سبقت سے بہی اون لوگون کی سبقت پیچھے اور گری گذری ہوگی -

لا یرقع الناسُ ما اوهتْ اکفُّهمُ — عند الدفاعِ ولا یوهون ما رقعوا

جسے وہ لڑائی کے وقت اپنے ہاتھون سے پہاڑ دیتے ہین اوسے لوگ جوڑ نہین سکتے اور نہ جسے وہ جوڑ دیتے ہین اوسے پہاڑ سکتے ہین -

انْ سابقوا الناسَ یوماً فازَ سبقهمُ — او وازنوا اهلَ مجدٍ بالندیٰ متعوا

اگر وہ کبہی لوگون سے مسابقت کرتے ہین تو وہ سبقت مین کامیاب ہوتے ہین - اور اگر وہ داد و دہش مین اہل مجد سے موازنہ کرتے ہین تو وزن مین بڑہ کر اُترتے ہین -

اعفّةٌ ذُکرت فی الوحی عفّتهمُ — لا یطمعون ولا یزری بهم طمعُ

وہ بے مانگے دینے والے ہین - اور اون کا بے مانگے دینا وحی مین مشہور ہے - اور اونمین طمع نہین ہے

اور نہ کسی کی طمع انہیں کوئی عیب نکال سکتی ہے -

لا یبخلون علی جار بفضلهم ——— ولا یمسهم من مطمع طبع

وہ اپنی جار سے اپنی نعمتوں سے بخیلی نہیں کرتے - اور نہ کسی لالچ دلانے والے سے انکی طبیعت کو ہی لالچ کا میل کچیل ہی چھو سکتا ہے -

اذا نصبنا لحي لم ندب لهم ——— کما یدب الی الوحشیة الذرع

جب ہم کسی حی کی غارت کرنے کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں تو اونکی طرف آہستہ نہیں چلتے جیسے کسی جنگلی جانور کے پیچھے اوسکا بچہ چلتا ہو -

کانهم فی الوغی والموت مکتنع ——— اسد بحلیة فی ارساغها فدع

وہ جس وقت لڑائی میں ہوں تو موت (مخلوق پر) چلی آتی ہے اور وہ اوس وقت صورت میں شیر کی طرح ہوتے ہیں کہ جنکے ہاتھ پیروں کے جوڑوں میں کجی ہو -

اکرم بقوم رسول الله شیعتهم ——— اذ تفرقت الاهواء والشیع

رسول اللہ کی قوم اور اون لوگوں کے گروہ عجب اکرم ہیں (کہ سب کی ایک ہی خواہش اور سب کا ایک ہی گروہ ہے) حالانکہ دوسرے لوگوں کی خواہشیں اور گروہ متفرق اور جدا جدا ہیں -

فانهم افضل الاحیاء کلهم ——— ان جد بالناس جد القول وسمعوا

کیونکہ وہ لوگ تمام احیا سے افضل و اکرم ہیں - اگر لوگوں میں کوئی بات سچ - کسی نے کہی ہو یا اونہوں نے کسی سے سنی ہو تو وہ یہ ہی بات ہے -

جب حسان فارغ ہو گئے تو اقرع بن حابس نے کہا اس شخص (یعنی رسول اللہ) کو کچھ (غیب سے) مدد ملتی ہے اون کا خطیب ہمارے خطیب سے اور اون کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے - پھر وہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلعم نے اونہیں

پناہ دی - انہین لوگون کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ - وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّهُمْ - وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (اے پیغمبر جو لوگ تم کو تمہارے رہنے کے حجرون کے باہر سے پکارتے ہین - ان مین سے اکثر تو ایسے ہین جن کو مطلق عقل نہین - اور اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ تم ازخود حجرون سے نکل کر اِنکے پاس آتے تو اِنکے حق مین بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے)

۱۹۳ ملوک حمیر کے وفد اور قبیلہ بہرا اور بکا اور فزارہ اور ثعلبہ بن منقذ اور سعد بن بکر کے وفود -

اِسی سنہ مین رسول اللہ کے پاس ملوک حمیر کے خطوط آئے - جنہین حارث بن عبد کلال اور نعمان بن مُقرّن جسے بعض نے ذی رعین بھی بتایا ہے اور ہمدان قاصد لائے تھے - ان خطوط مین اونہون نے اسلام کا اقرار کیا تھا - اور زرعہ ذویزن نے مالک بن مرۃ الرہاوی کو آپ کے پاس بھیجکر اسلام کا اظہار کیا - اور رسول اللہ صلعم نے بھی اونکو خط لکھا اور اوس مین اون کو وہ باتین لکھین جن کے اسلام مین کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہے - یعنی اون کو کیا کیا کرنا چاہئین اور کیا کیا چیزین اون پر حرام ہین -

اِسی سال قبیلہ بہرا کی سفارت بھی رسول اللہ صلعم پاس آئی - اور مقداد بن عمرو کے یہان اون کے رہنے کا انتظام ہوا اور اِسی سال بنی البکا کا وفد بھی آیا - اور نیز بنی فزارہ کا وفد بھی اِسی سال آیا - جس مین خارجۃ بن حصن بھی شامل تھا اور اِسی سال ثعلبہ بن منقذ کا وفد رسول اللہ پاس آیا -

اور نیز اِسی سال مین سعد بن بکر کا وفد بھی آپ کے پاس آیا جن کا وافد ضمام بن ثعلبۃ تھا - وہ آکر مسلمان ہوگیا - اور آپ سے اسلام کے شرائع کو دریافت کیا - اور

ایسی صداقت اوسکی باتون سے ظاہر ہوئی کہ جب وہ لوٹ کر اپنی قوم کی طرف چلا تو
رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اگر وہ اپنی باتون مین دل سے سچا ہے تو بے شک جنت مین
داخل ہوگا۔ پہر جب وہ اپنی قوم کے پاس آیا تو لوگ اوسکے پاس اکٹھے ہوے اور
ضمام نے جو اون سے سب سے اوّل کلام کیا وہ یہی تہا۔ کہ لات اور عزی برے ہین۔
اوس کی قوم والون نے کہا ایسا نہ کہو۔ برص اور جذام اور جنون سے ڈر کہین تجہے یہ
بیماریان نہ لگ جائین کیونکہ اونکے نزدیک لات اور عزی کے برا کہنے سے یہ بیماریان
لگ جایا کرتی تہین۔ ضمام نے کہا بہلے مانسو لات اور عزی نہ تو کچہہ نفع دے سکتے
ہین اور نہ کچہہ مضرت ہی پہونچا سکتے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول دنیا مین بہیجا ہے
اور اوس پر ایک کتاب نازل کی ہے۔ اوس سے جن غلطیون مین تم پڑے ہوے
ہو اوس نے بچایا ہے۔ اور اون سے کہا کہ مین تو مسلمان ہوگیا۔ ضمام کے کہنے
کا اون لوگون پر ایسا اثر ہوا۔ اور اوس کی گفتگو نے اون کے دلون مین ایسی سرایت
کی کہ شام کو اوسکی بستی مین نہ تو کوئی مشرک مرد رہا۔ اور نہ کوئی مشرک عورت رہی۔ اور
اسی وجہ سے کہتے ہین کہ کسی قوم کا وافد ضمام بن ثعلبہ سے افضل نہین ہوا ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حج

۹ھ حضرت ابوبکر کا حج کو امیر ہو کر اور حضرت علی کا سورہ برات سنانے کو مکہ کو جانا۔

اسی سال حضرت ابوبکر حج کو لوگون کے ساتہہ
تشریف لے گئے رسول اللہ کی طرف سے
اونکے ساتہہ بیس بدنہ تہے اور اون کے اپنے
بدنہ پانچ تہے اور اونکے ساتہہ تین سو آدمی تہے۔ جب وہ ذی الحلیفہ مین پہونچے۔

تو رسول اللہ صلعم نے اونکے پیچھے حضرت علی کو بھیجا - اور حکم دیا کہ وہ مشرکین کو مکہ مین
جاکر سورۂ برات سنا دین - جب حضرت علی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے - اور
جاکر رسول اللہ کا اون کو یہ حکم سنایا - تو حضرت ابوبکر واپس ہوکر رسول اللہ پاس آئے
اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالی کے یہان سے اور کوئی حکم میرے باب مین آیا
ہے - آپ نے فرمایا کہ نہین - لیکن یہ مناسب ہے - کہ جو حکم میری طرف سے دیا جائے
اوسے یا تو خود مین ہی لوگون کو سناؤن یا وہ شخص سناوے جو مجھہ سے ہی ہو - کیا
ابوبکر تم اس سے راضی نہین ہو - کہ تم غار ثور مین میرے ساتھہ تھے - اور حوض پر بھی
میرے ہمراہ ہوگے - ابوبکر نے عرض کیا بے شک مین راضی ہون - پھر ابوبکر قافلہ کے
امیر ہوکر روانہ ہوے - اور لوگون نے حج کیا - اور عرب کے کفار نے بھی زمانۂ جاہلیت
کے موافق اپنی عادت کے طور پر حج کیا - اور حضرت علی نے اونہین سورۂ برات سنائی
اور یوم الاضحی کو منادی کی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا - اور نہ کوئی
شخص برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے گا اور جن سے رسول اللہ سے کسی طرح کا
عہد و پیمان ہے اوسکی مدت وہی رہے گی جو عہد و پیمان مین مقرر ہوئی ہے - جب مشرکون
نے یہ بات سُنی اور حج سے لوٹے تو آپس مین ایک دوسرے نے ایک دوسرے کو
ملامت کی - اور کہا کہ تم لوگ ابھی کس خیال مین ہو - اور کیا کر رہے ہو - قریش تو مسلمان
ہوگئے تم سب کو بھی مسلمان ہونا چاہیئے - پھر وہ بھی مسلمان ہو گئے -

۱۶۵ فرضیت صدقات اور عمال کا تقرر

اسی سنہ مین صدقات کا دینا فرض ہوا - اور رسول اللہ صلعم نے اپنے عمال کو جابجا روانہ کیا -

۱۶۶ ام کلثوم بنت رسول اللہ زوجہ عثمان کا مرنا

اسی سال کے شعبان مہینے مین ام کلثوم بنت النبی صلعم

نے وفات پائی - جو حضرت عثمان بن عفان کی بی بی تہین - اونہین اسماء بنت عمیس (مادر محمد بن ابی بکر) اور صفیہ بنت عبدالمطلب نے اونہین غسل دیا - لیکن بعض نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ انصار کی بعض عورتون نے جن مین سے ایک ام عطیہ بھی تہی اونہین نہلایا تہا - اور رسول اللہ صلعم نے اون کی نماز پڑہائی - اور قبر مین اونہین ابوطلحہ نے اُتارا تہا -

۶۷ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کی موت اور حضرت عمر کی راے کے بموجب منافقین پر نماز پڑہنے کی ممانعت

اسی سال عبداللہ بن ابی بن سلول بھی جو رأس المنافقین تہا مر گیا - اس کا مرض شوال کے مہینے مین شروع ہوا تہا - جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا عبداللہ نبی صلعم کے پاس آیا - اور رسول اللہ کا قمیص اوسکے کفن کے واسطے مانگا - رسول اللہ صلعم نے اپنا قمیص اوسے دیا - اور عبداللہ نے اپنے باپ کو اوسکا کفن نہلا کر پہنایا - اور رسول اللہ صلعم چلے کہ اوس پر جا کر نماز پڑہین - حضرت عمر آپ کے سامنے کہڑے ہو گئے - اور عرض کیا - یا رسول اللہ کیا آپ اوس پر نماز پڑہنے کو جاتے ہین - اوس نے تو فلان روز ایسا ایسا کہا تہا - اور اوسکی سب پچہلی باتین بیان کین - رسول اللہ سنکر مسکرانے لگے - اور فرمایا عمر ہٹ جاؤ - مجہے اللہ تعالی نے اختیار دیا ہے کہ مین چاہے تو ایسے لوگون کے لئے مغفرت مانگون یا نہ مانگون - اور مین نے ان دونون مین سے مغفرت کا مانگنا پسند کیا ہے - مجہہ سے اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ (اے پیغمبر تم اگر اون کے لئے مغفرت چاہو یا نہ چاہو اونکے لئے یکسان ہے اگر ستر بار بھی اونکے لئے استغفار کرو تب بھی خدا تعالی اونہین ہرگز نہ بخشے گا) اور اگر مین جانتا کہ ستر بار سے زیادہ مانگنے سے بھی اونکی مغفرت ہو جاے گی تو مین اس سے بھی زیادہ اونکے لئے مغفرت کی

درخواست کرتا - پہر رسول اللہ نے اوس پر نماز پڑہی اور قبر پر اوس وقت تک کہڑے رہے کہ وہ دفن نہ ہوگیا - پہر اللہ تعالی کے بیان سے (اسی حضرت عمر کی راے بموجب) اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی ؎ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ط اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ط (اور اسے پیغمبر ان مین سے اگر کوئی مرجائے - تو تم ہرگز اوسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہنا اور نہ اوس کی قبر پر جاکر کہڑے ہونا - کیونکہ اونہون نے اللہ اور اوس کے رسول کے ساتہ کفر کیا - اور وہ اسی سرکشی کی ہی حالت مین مرگئے)-

۱۶۸ نجاشی اور ابو عامر کا مرنا اسی سال مین نبی صلعم نے مسلمانون کو خبر دی کہ نجاشی پادشاہ حبش اپنے ملک مین مرگیا ہے جو رجب کے مہینے مین مرا تہا - اِس پر رسول اللہ صلعم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑہی تہی -

اِسی سنہ مین ابو عامر راہب بہی نجاشی کے پاس مرا تہا -

۱۰ سنہ ہجری کے واقعات

سفارت نجران عاقب اور سید کے ساتہ

۱۶۹ حضرت خالد کا اہل نجران کو جاکر مسلمان کرنا اور رسول اللہ کا ابن حزم کو وہان کا عامل مقرر کرنا -

اسی سال مین رسول اللہ صلعم نے نجران کی طرف حضرت خالد بن الولید کو بنی الحارث بن کعب کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ وہ اونہین اسلام کی دعوت کرین - اگر وہ مان جائین تو اونکے پاس قیام کرین اور اونہین اسلام کی

شرائع کی تعلیم کرین - اور اگر وہ نہ مانین تو تین مرتبہ اون سے یہی کہین - اور نہ ماننے پر اون سے لڑائی کرین -

جب خالد اونکے پاس گئے اور اونہین اسلام کی دعوت کی - اونہون نے خالد کی دعوت قبول کرلی - اور مسلمان ہو گئے - خالد اس لئے اونکے یہان ٹھیرے - اور رسول اللہ صلعم کو ایک عریضہ کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ یہ لوگ مسلمان ہو گئے -

پہر خالد وہان سے رسول اللہ پاس لوٹ آئے - اور اون کے ساتھہ اہل نجران کا ایک وفد بہی آیا جس مین قیس بن الحصین بن یزید بن قینان ذی الغصہ اور یزید بن عبد المدان وغیرہ تہے - وہ رسول اللہ پاس آئے اور آپ کی خدمت سے مشرف ہو کر آخر شوال یا ذی الحجہ مین چلے گئے -

رسول اللہ صلعم نے اون کے یہان عمرو بن حزم کو بہیجا - کہ وہ جاکر اونہین اسلام کے طریقہ سکہلا دین - اور اون سے صدقات وصول کرین - انہین رسول اللہ صلعم نے ایک نوشتہ بہی دیا تہا - رسول اللہ صلعم کی جس وقت وفات ہوئی ہے تو اوس وقت یہی عمرو بن حزم نجران کے عامل تہے -

۷۰ - نصاری کی درخواست رسول اللہ سے مباہلہ کی اور پہر دو ہزار حلہ دینے پر صلح -

رہے نجران کے نصاری - سو اون کا یہ حال ہے - کہ اونہون نے عاقب اور سید دو کمیلون کو چند اور آدمیون کے ساتہہ رسول اللہ کے پاس بہیجا تہا کہ رسول اللہ سے مباہلہ کرین - (مباہلہ ایک دوسرے کے کوسنے اور بد دعا دینے کو کہتے ہین) اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت علی اور بی بی فاطمہ اور حسن اور حسین کو اپنے ساتہہ لیا - اور اونکے مباہلہ کے واسطے مکان سے نکلے - لیکن جب نصاری کے وکیلون نے آپ کو دیکہا - تو کہا

یہ جھڑے ایسے ہین - کہ اگر اونہون نے اللہ کو قسم دی - اور اوس سے درخواست کی
کہ پہاڑ کو گرا دے تو خدا تعالیٰ اِن کے کہنے سے اوسے بہی گرا دے گا - اور یہ کہکر
مباہلہ سے دست بردار ہوئے - اور اس بات پر صلح کر لی کہ دو ہزار حلے دیا کرین گے
جن مین سے ہر ایک کی قیمت چالیس درہم ہوگی - اور جب رسول اللہ کے رسول
اور قاصد اون کے پاس آوین گے تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیا کرین گے - رسول
اللہ نے اسے قبول فرمایا - اور اللہ تعالیٰ کو واسطہ کر کے اون سے یہ عہد کیا کہ اون
کے دین سے کچھ پرخاش نہ کی جائیگی - نہ اون سے عشر لیا جاوے گا - مگر اِسی کے
ساتھ یہ بہی شرط ٹھیرا لی - کہ وہ سود نہ کہایا کرین - اور نہ سود پر کا کچھ لین دین کیا کرین (اِن نصرانیون
کی عربون سے اوس زمانہ مین وہی نسبت تہی جو آجکل ہندوستان کے بنیون
کو ہندوستانی مسلمانون سے ہے کہ سود کے بوجہہ سے مسلمانون کی حالت اونہون
نے تباہ کر رکہی ہے - اور اس سے یہ مقصود تہا کہ عربون کو سود کے بوجہہ سے بچائین)

۱۷ - نجران کے نصرانیون کو حضرت عمر کا عرب سے نکالنا اور اونکے اِن حلون کا خلیفہ رشید کے زمانہ تک کا حال -

جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے تو اونہون نے
اون نصرانیون سے اسی عہد و پیمان کے
بموجب عمل کیا - لیکن جب حضرت عمر کا زمانہ آیا -
تو اونہون نے اہل کتاب کو (اون کی شرارتون کے باعث) حجاز سے نکالدیا اور اونکے
ساتھہ اِن نجرانیون کو بہی باہر کیا اِن مین سے کچھہ تو شام کو چلے گئے اور نجرانیۃ الکوفہ مین
جا بسے - اور حضرت عمر نے اون کی اون زمینون کی جو نجران مین تہین اور اون کے اموال
کی قیمت اونہین دیدی - بعض لوگ اِس معاملہ کو اس طرح بہی بیان کرتے ہین - کہ یہ نصرانی
بہت کثرت سے ہو گئے تہے - اور اون کی تعداد چالیس ہزار آدمی تک پہونچ گئی تہی -

کہین اون کے آپس مین کچہہ تنازع ہوگیا - اور باہم حسد کرنے لگے - اور حضرت عمر بن الخطاب کے پاس آکر درخواست کی کہ اون کو جلاوطن کردین حضرت عمر بن الخطاب کو اون سے پہلے ہی خوف ہورہا تہا - اور مسلمانون کے برخلاف اون سے اندیشہ تہا اونہون نے اون کی درخواست کو غنیمت سمجہا - اور اونہین عرب سے نکالدیا - جب اونہون نے نکالنے کا حکم دیا - تو نصاریٰ اپنی اِس درخواست سے بڑے نادم اور پشیمان ہوے - اور التجا کی کہ حضرت عمر اپنا حکم منسوخ کردین - مگر آپ نے اونکی التجا پر کچہہ توجہ نہ کی - اور اپنا حکم جاری کرادیا -

پہر وہ اسی طرح حضرت عمر کی خلافت تک رہے - جب حضرت علی حاکم ہوے تو یہ لوگ اونکے پاس آئے اور اونہین قسم دیکر کہا کہ یہ آپ کے ہی ہاتہہ کا نوشتہ ہے - جو رسول اللہ کے زمانہ مین آپ نے لکہا تہا - مگر حضرت علی نے اون سے کہا - کہ حضرت عمر رشید الامر تہے اور اون کے معاملات بہت اچہے تہے - اون کا خلاف مین پسند نہین کرتا ہون -

حضرت عثمان نے اپنے زمانہ مین اون سے دو سو حلہ کم کردیے تہے - اور کوفہ مین جو نجرانیہ کا حاکم تہا وہ اپنے آدمیون کو اون نجرانیون کے پاس حلہ وصول کرنے کے لیے بہیجا کرتا تہا - جو شام اور اوس کے نواحی مین بسا کرتے تہے - پہر جب حضرت معاویہ اور یزید بن معاویہ کا زمانہ آیا - تو اِن نجرانیون نے اون سے جاکر شکایت کی کہ ہمارے آدمی متفرق ہوگئے اور بہت لوگ مر گئے - اور کچہہ ہم سے مسلمان ہوگئے اور درحقیقت اون کی تعداد کم بہی ہوگئی تہی - اور اونہون نے حضرت معاویہ کو حضرت عثمان کا وہ نوشتہ بہی دکہایا - کہ جس سے اونہون نے دو سو حلے اون پر سے کم کردئے

تھے - اس واسطے حضرت معاویہ نے اون سے اور دو سو حلے کم کر دیے - جس سے چار سو حلہ کم ہو گئے -

پھر جب حجاج بن یوسف الثقفی عراق کا حاکم ہوا - اور عبدالرحمن بن محمد بن الاشعث نے اوسکے برخلاف خروج کیا - تو حجاج نے دہاقین کو متہم کیا - کہ وہ عبدالرحمن سے ملے ہوئے ہین - اور انہین کے ساتھہ ان بخرانیون پر بھی اس کا اتھام لگایا - اور پھر اون پر پہلے کی طرح تیرہ سو حلے مقرر کر دیے - اور ۱۸۰۰ حلہ اون سے وصول کیے -

پھر جب عمرو بن عبدالعزیز حاکم ہوا - تو اونہون نے اوس سے شکایت کی کہ ہم لوگ فنا ہو گئے اور تعداد ہماری کم ہو گئی ہے - اور عربون نے ہمکو بہت غارت کر ڈالا ہے - اور حجاج نے ہم پر بڑے ظلم کیے ہین - عمر نے حکم دیا کہ اون کو شمار کیا جائے لیکن شمار سے معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے دس گنا زیادہ ہو گئے ہین (مگر چونکہ عمر بن عبدالعزیز حجاج کے برخلاف تھا) اوس نے کہا کہ یہ صلح جزیہ والون کی سی ہے - لیکن اونکی زمین پر تو کوئی چیز پیدا نہین ہوتی ہے - اور مسلمان جو ہو گئے یا اونکے آدمی مر گئے اون سے جزیہ ساقط ہو گیا ہے - اس لیے دو سو حلے اون پر لگا دیے -

پھر جب یوسف بن عمر الثقفی حاکم ہوا تو اوس نے اون سے وہی حلے لیے جو پہلے لیے جاتے تھے - اور حجاج کے حکم کی رعایت کی -

پھر جب سفاح خلیفہ ہوا - تو جس روز وہ کوفہ سے باہر نکلا ہے اوس روز یہ لوگ اوسکے راستہ مین سامنے آئے اور وہان پھول راستہ مین ڈالے - اور اوس پر سے پھول نثار کیے - جس سے سفاح کو اونکی اس حرکت پر بڑا التعجب ہوا - پھر اونہون نے اپنا معاملہ اوسکے روبرو پیش کیا - اور اپنے احوال بنی الحارث بن کعب کے ذریعہ سے

اسکی تقریب کی۔ عبداللہ بن الحارث نے خلیفہ سے اونکے معاملہ مین گفتگو کی۔ اِس سے سفاح نے اون پر وہی دو سو حلے لینے کا حکم دیدیا۔

پہر جب خلیفہ رشید حاکم ہوا۔ تو ان نصرانیون نے اوس سے جاکر عمال کے تنگ کرنے کی شکایت کی۔ اوس نے حکم دیا۔ کہ عمال سے اونہین کوئی تعلق نہ رہے۔ بلکہ وہ حلے بیت المال مین داخل کیا کرین۔ (یہان حلون کی تعداد مین جابجا کچہہ فرق معلوم ہوتا ہے)

۱۷۲ اسلامان اور غسان اور عامر کا وفد اور صرد بن عبداللہ کا اسلام اور جرش کے بنی خثعم پر اوسکی چڑہائی اور جرش والون کا مسلمان ہونا۔

اِسی سال کے ماہ شوال مین قبیلہ سلامان کا وفد آیا۔ جس مین سات آدمی تہے۔ اور اون کا سردار حبیب السلامانی تہا۔ اور اسی سال مین اسکے بعد ماہ رمضان مین غسان کا وفد آیا۔ اور نیز اسی رمضان کے مہینے مین بنی عامر کا وفد بہی آیا۔

اور اِسی سال ازد کا وفد بہی آیا۔ جن کا سردار صرد بن عبداللہ تہا اور اوسکے ساتہہ دس سے اوپر کچہہ آدمی تہے وہ مسلمان ہوگیا۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوسے اون لوگون پر امیر بنادیا۔ جو اوس کی قوم کے مسلمان ہوگئے تہے اور حکم دیا کہ مشرکین پر جہاد کرے پہر صرد مدینہ جرش کی طرف گیا۔ وہان کچہہ یمن کے قبائل رہتے تہے۔ اور اون مین بنی خثعم بہی تہے۔ صرد نے اون کا کوئی ایک مہینے تک محاصرہ کیا۔ مگر جب اون پر کامیابی نہ ہوئی تو لوٹ آیا اور ایک پہاڑ تک چلا آیا۔ جس کا نام کشر تہا۔ اِس پر جرش والون نے جانا کہ صرد بہاگا جاتا ہے وہ اِسکے پیچہے پیچہے چہٹے۔ اور اوسے آلیا۔ صرد لوٹ پڑا اور اون سے خوب لڑا۔

اِسی زمانہ مین جرش والون نے اپنی قوم کے دو آدمی رسول اللہ صلعم پاس بہیجے تہے

کہ وہ جاکر آپ کا کچھہ حال دریافت کرین - یہ لوگ یہان رسول اللہ کے پاس ہی تھے کہ آپ نے ایک روز فرمایا - کہ اللہ کے ملک مین شکر کہان پر ہے اون دونون نے کہا کہ ہمارے ملک مین پہاڑ ہے جس کا نام کشر ہے - آپ نے فرمایا کہ وہ کشر نہین ہے بلکہ شکر ہے - وہان اسوقت اللہ کے بدنہ ذبح ہو رہے ہین - یہ سُنکر اون سے حضرت ابوبکر یا حضرت عثمان نے کہا ارے بھلے مانسو تم اپنی قوم کے شکر بنو (یعنی رسول اللہ سے دعا چاہو) اِس پر اونہون نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگین تاکہ یہ مصیبت اون کی قوم پر سے دفع ہو جائے - آپ نے اون کے حق مین دعا کی اور فرمایا اے اللہ تو اون سے یہ مصیبت دور کر - پہر وہ دونون آدمی رسول اللہ کے پاس سے اپنی قوم مین گئے - وہان اونہین معلوم ہوا کہ اون کے لوگ اوسی روز اوسی ساعت مین جس وقت آپ نے اون سے یہ بات کہی تہی وہان مارے گئے تھے - پہر وہان سے جرش کا وفد بہی رسول اللہ پاس آیا اور وہ لوگ مسلمان ہو گئے -

۳۷ فروہ بن مسیک کا رسول اللہ پاس آنا اور آپ کا اوسے مذحج کے قبائل پر اور خالد بن سعد کو صدقات پر عامل مقرر کرنا

اِسی سال قبیلہ مراد کا وفد بہی آیا - جن کا وافد فروہ بن مسیک المرادی تہا - یہ لوگ بنی کندہ کے تابع تھے - اور اب اِس وقت فروہ ملوک کندہ کو چھوڑ کر آیا تہا - اسلام کی اشاعت سے کچھہ روز پہلے قبیلہ مراد اور ہمدان مین ایک لڑائی ہوئی تہی جس مین ہمدان کو مراد پر فتح ہوئی تہی - اور اونہون نے مراد کے بہت لوگ مار ڈالے تھے - اور اِسی لیئے اِس لڑائی کا نام یوم الردم (توسون کی آواز کا دن) پڑ گیا تہا - اِس لڑائی مین ہمدان کا سردار اجدع بن مالک تہا جو مسروق کا باپ تہا -

فروہ نے اس لڑائی کی نسبت یہ اشعار کہے تھے ؎

فان نغلب فغلابون قدما	وان نهزم فغير مهزمينا

اگر ہم دشمنون پر غالب ہون تو کوئی بری بات نہین ہمیشہ سے ہم غالب ہی ہوتے آئے ہین۔ اور اگر ہمکو شکست بھی ہوتی رہے تب بھی کبھی ہم دشمن سے نہین بھاگتے ہین۔

وما ان طبنا جبن ولکن	منايانا ودولة آخرينا

اس وقت ہم پر کچھہ بزدلی و نامردی نے اثر نہین کیا تھا۔ بلکہ ہماری موتین آگئی تھین اور دوسرون کے نصیب مین دولت تھی۔

كذاك الدهر دولته سجال	تكر صروفه حينا وحينا

زمانہ کا یہی حال ہے۔ دولت ہمیشہ پلٹے کھاتی رہتی ہے۔ اور اوس کی گردشین وقتاً فوقتاً حملہ کیا کرتی ہین۔

فبينا ما يسر به ويرضى	ولو لبست غضارته سنينا

ہم تو کبھی کبھی ایسی حالت مین ہوتے ہین کہ جس سے ہم خوش وخرم ہوتے ہین اور اس کی سرسبزی اگرچہ کبھی کبھی سالہا سال تک رہتی ہے۔

اذا انقلبت به كرات دهر	فالفى للأولى غبطوا طحينا

مگر یکایک زمانہ کے حملے آدمیون کو آکر لوٹ پلٹ دیتے ہین اور جن پر کہ لوگ غبطہ کرتے اور رشک کھاتے تھے وہ اونہین پیس ڈالتا ہے۔

ومن يغبط بريب الدهر منهم	يجد ريب الزمان لهم خؤونا

اور جو کوئی اون مین سے زمانہ کے فریب و مکر مین آجاتا ہے اوسے معلوم ہوجاتا ہے کہ زمانہ کی دہوکہ بازیان اونکے معاملون مین خوب خیانت کرتی ہین۔

فلو اخلد الملوك اذن خلدنا		ولو بقي الكرام اذن بقينا

اگر بڑے بڑے بادشاہ زمانہ مین ہمیشہ رہے ہوتے توہم بہی یہان ہمیشہ رہتے - اور اگر کرام او معززین دنیا مین باقی رہتے توہم بہی باقی رہتے -

فافنى ذلكم سروات قومي		كما افنى القرون الاولينا

یہی وجہ ہے - کہ اسے سرداران قوم تمہین زمانہ نے اوسیطرح فنا کردیا جس طرح اوس نے ہمارے پہلے لوگون کو فنا کردیا ہے -

جب فروہ اپنی قوم سے مفارقت کرکے رسول اللہ صلعم کی طرف چلا تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

لما رأيت ملوك كندة اعرضت		كالرجل خان الرجل عرق نسائها

جب مین نے ملوک کندہ کو دیکہا کہ اونہون نے میری مدد سے چشم پوشی کرلی - جس طرح کسی کے پیر سے اوس کی رگ عرق النسا نے خیانت کی ہو (عرق النسا ایک رگ ہے جوران سے ٹخنون تک چلی گئی ہے - اسمین جب درد ہوتا ہے تو انسان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے)

يممت راحلتي اؤم محمدا		ارجو فضائلها وحسن ثرائها

تو مین نے اپنی سواری کا قصد کیا - کہ اوس پر سوار ہوکر محمد کے پاس چلاجاؤن - اور یہ امید کی - کہ اون کی قوم کے فضائل اور حسن ثرا اور خیر و برکت سے فائدہ اٹہاؤن -

جب وہ رسول اللہ پاس پہونچا - توآپ نے اوس سے فرمایا - فروہ کیا تجہے وہ مصیبت بری معلوم ہوئی تہی جو یوم الردم مین تیری قوم پر پڑی تہی - عرض کیا یارسول اللہ ایسا کون ہے جو اوس کی قوم پر ایسی مصیبت پڑی جیسی میری قوم پر پڑی تہی اور اوسے بری نہ معلوم ہو - رسول اللہ نے اوس سے فرمایا - کہ اسلام کے زمانہ مین اس سے تیری

قوم کو بہت فائدہ پہونچے گا - اور آپ نے فردہ کو قبیلہ مراد اور زبید اور تمام مذحج پر عامل مقرر کردیا اور خالد بن سعید بن العاص کو بھی اوسکے ساتھہ بھیجا - جب آپ نے وفات پائی ہے تو یہ ہی وہان کے صدقات پر مقرر تہا -

۴۷ا فردہ بن عمرو الجذامی کا اسلام اور رومیون کا اوسے مار ڈالنا -

اسی سال مین فردہ بن عمرو الجذامی و النفاثی نے اپنا قاصد رسول اللہ صلعم پاس بھیجکر اپنا اسلام ظاہر کیا - اور ایک بغلہ بیضا بھی ہدیۃً روانہ کیا - یہ فردہ روم والون کی طرف سے اون کے قرب وجوار کے عربون پر عامل تہا - اور شام کے علاقہ مین معان مقام پر رہتا تہا جب ان رومیون نے سُنا کہ فردہ مسلمان ہو گیا - تو اونہون نے اوسے بُلا کر پکڑ لیا - اور قیدخانہ مین ڈالدیا اوس نے قیدخانہ مین جو شعر کہے تہے وہ یہ ہین ؎

طَرَقَتْ سُلَیمٰی مُوهِنًا فَشَجَانِی	وَالرُّومُ بَینَ البَابِ وَالقُرْبَانِ

شام کو سُلیمٰی (میری بی بی) اہانت کرتی ہوئی آئی اور اوسکی گفتگو نے مجھے غم مین ڈالدیا - اور اوسوقت وہ آئی کہ رومی لوگ دروازہ اور قربان گاہ کے درمیان کھڑے تہے (کہ مجھے قتل کر ڈالین)

صَدَّ الخَیَالُ وَسَاءَهُ مَا قَدْ رَأَی	وَهَمَمْتُ أَنْ أُغْفِی وَقَدْ أَبْکَانِی

اور اوسکی گفتگو نے میرا خیال پلٹ دیا - اور جو کچھہ میرے خیال نے دیکھا وہ اوسے بُرا معلوم ہوا - اور مین نے چاہا کہ سو جاؤن اور اپنے خیال کو ٹال دون - مگر اوس نے مجھے رولادیا اور سونے نہ دیا -

لَا تَکْحَلَنَّ العَینَ بَعْدِی إِثْمِدًا	سَلْمٰی وَلَا تَدْنُنَّ لِلإِنْسَانِ

اسکے بعد سلمی آنکھون مین سرمہ نہ لگائیگی اور نہ کبھی کسی انسان کے قریب جائیگی -

جب روم والون نے ارادہ کرلیا کہ اوسے ایک چشمہ پر جسکا نام عضری تہا اور جو فلسطین مین واقع تہا صلیب دیدین تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

علی ماءِ عضری فوق احدی الرواحِلِ		الا ھل اتی اسلمی بان خلیلھا

کیا یہ حال سلمی کو معلوم ہوگیا ہے - کہ اوس کا دوست چشمہ عضری پر جو ایک منزل سے کچھہ زیادہ دور ہے موجود ہے -

مُشَدَّبۃٌ اطرافھا بالمناجل		علی ناقۃٍ لم یُلقح الفحلُ اُمّھا

اور ایسے ناقہ پر سوار ہے کہ جس کی مان پر سانڈ نہین گیا ہے - اور اوس ناقہ کو لوگ چارون طرف سے برچھون سے چھید چھید کر ہنکاتے ہین -

یہ اشعار اوس کے کتنے ہی اشعار مین سے ہم نے لکھدیے ہین - جب اوسے صلیب دینے لگے تو اوس نے یہ شعر کہا ؎

سلمٌ لربّی اُعظمی ومقامی		بلّغ سراتِ المسلمین باننی

اے قاصد مسلمانون سے جاکر کہدے - کہ مین نے اپنی ہڈیان اور اپنا مقام اپنے رب کو سپرد کردیا (یعنی مین مرگیا)

پہر اونہون نے اوس کی گردن مار کر صلیب پر چڑہا دیا -

۱۷۵ عمرو بن معدی کرب کا رسول اللہ پاس آنا اور مرتد ہونا -

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ زبید کا وفد بہی آیا - ان کا وافد عمرو بن معدی کرب تہا - رسول اللہ نے اس عمرو بن معدی کرب کے آنے سے پیشتر ہی زبید اور مراد قبیلون پر فروہ بن مسیک کو اسی سنہ مین عامل مقرر کردیا تہا - جسکا ذکر اوپر آچکا ہے - جب عمرو رسول اللہ کے پاس سے لوٹ کر گیا - تو اپنی قوم بنی زبید مین اوس نے اقامت کرلی اس قوم کا حاکم فروہ تہا - (عمرو کو یہ بات نہایت ناگوار تہی - اور چاہتا تہا کہ وہ اون پر امیر مقرر کیا جائے - مگر جب یہ مراد اوس کی حاصل نہ ہوئی تو جب رسول اللہ نے وفات پائی

یہ عمرو مرتد ہوگیا۔

۷۶ ۱ عبد القیس کا وفد اور جارود منذر بحرین والے۔

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ عبد القیس کا وفد بہی آیا۔ ان مین ایک شخص جارود بن عمرو نصرانی بہی تہا۔ یہ مسلمان ہوگیا۔ اور جو اوسکے ساتہی تہے وہ بہی مسلمان ہوگئے جارود کا اسلام بہت ہی اچہا ہوا جس وقت نبی صلعم کی موت کے بعد قبائل عرب مرتد ہوئے ہین اور غرور کے ساتہہ جس کا نام منذر بن النعمان تہا اوس کی قوم نے ارتداد کا ارادہ کیا تو اوس نے اپنی قوم والون کو دس سے منع کیا تہا۔

رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ سے قبل علا بن الحضرمی کو منذر بن ساوی العبدری کے پاس بہیجا تہا۔ اور وہ مسلمان ہوگیا تہا۔ اور اسلام کا بڑا پابند تہا۔ پہر رسول اللہ صلعم کی جب وفات ہوئی۔ تو وہ بہی اوسی زمانہ مین مرگیا۔ بحرین والے ابہی مرتد بہی نہین ہونے پائے تہے۔ کہ اوس نے جنت کا راستہ لیا۔ اِس وقت رسول اللہ کی طرف سے بحرین پر علا بن الحضرمی امیر تہا۔

۷۷ ۱ بنی حنیفہ کے وفد کے ساتہہ مسیلمہ کا رسول اللہ پاس آنا۔

بنی حنیفہ کا وفد بہی اسی سال آیا تہا۔ ان مین ایک شخص مسیلمہ بہی تہا۔ یہ اکر بنت الحارث کے گہر مین ٹہیرا تہا جو انصار کی ایک عورت تہی۔ اور رسول اللہ صلعم سے ملکر یمامہ کو لوٹ کر چلا گیا تہا وہان جاکر یہ نبی بن گیا۔ اور جہوٹ بکنے لگا۔ اور دعوی کیا کہ وہ نبوت مین رسول اللہ صلعم کا شریک ہے۔ بنی حنیفہ اِسکے تابع ہوگئے۔ اور اسکو اونہون نے پیغمبر مان لیا۔

۷۸ ۱ بنی کندہ کا وفد اشعث کیساتہہ اور بنی محارب اور رہاوئین اور بنی عبس او صدف اور خولان اور عامر بن صعصعہ کے وفود اور عامر و اربد کا رسول اللہ سے غدر کا ارادہ۔

اسی سال بنی کندہ کا وفد بہی اشعث بن قیس کے ساتہہ رسول اللہ پاس آیا جس مین ساٹہہ

سوار تھے - اشعث نے رسول اللہ سے کہا - کہ ہم بنی آکل المرار ہین - اور آپ بھی آکل المرار کی اولاد مین ہین - نبی صلعم نے اوس سے فرمایا - کہ ہم بنی نضر بن کنانہ ہین - اپنی عورتون سے ہم نسب نہین ملاتے - اور باپ دادا کو نہین چھوڑتے ہین -

اور اسی سال بنی محارب کا بھی وفد آیا - اور نیز رہاویین کا وفد بھی اسی سال آیا جو مذحج کا ایک بطن ہے - اور اسی سال عبس کا وفد بھی آیا - اور صدف کا وفد بھی اسی سال رسول اللہ پاس اوس وقت آیا جب کہ آپ حجۃ الوداع کو روانہ ہوے تھے

اور اسی سال خولان کا وفد بھی آیا - جس مین دس آدمی تھے اور بنی عامر بن صعصعہ کا وفد بھی اسی سال آیا - جس مین عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس اور جبار بن سُلمی بن مالک بن جعفر بھی تھے - اس عامر کا ارادہ تھا کہ رسول صلعم سے غدر کرے - اوس کی قوم نے اوس سے کہا تھا کہ عرب لوگ مسلمان ہو گئے ہین تو بھی مسلمان ہو جا - اوس نے کہا مین تو اس جوان کی پیروی اور اتباع نہ کرون گا - پھر اوس نے اربد سے کہا - کہ جب ہم محمد کے پاس پہونچین تو مین اونہین باتون مین لگاؤن گا - اور تو پیچھے سے اون پر تلوار کا وار کرنا - اور مار ڈالنا - جب یہ لوگ آپ پاس آئے تو اوس نے نبی صلعم سے باتین کرنا شروع کین - تاکہ اربد آپ کو قتل کر دے - مگر اربد نے کچھ بھی نہین کیا - لیکن تب بھی عامر نے رسول اللہ صلعم سے گفتگو مین کہا کہ مین آپ کی لڑائی کے لئے سوار اور پیادون سے ملک کو بھر دون گا - غرض جب یہ سب آپ کے پاس سے لوٹے - تو رسول اللہ صلعم نے دعا مانگی - کہ اے اللہ عامر کے مقابلہ مین تو میری مدد کر - عامر نے نکلکر اربد سے کہا - کہ تو نے محمد کو کیون نہین قتل کیا - اربد نے کہا کہ جب مین نے اون کے قتل کا ارادہ کیا - تو تو میرے اور اون کے درمیان مین آگیا اور تیرے سوا مجھے

اور کچھ دکھائی ہی نہین دیا۔ تو کیا اوس وقت مین تجھ پر تلوار چلاتا۔ پھر یہ لوگ لوٹ گئے۔ راستہ مین مشیت ایزدی نے اپنا جلوہ دکھایا۔ اور عامر کو طاعون نے آدبوچا جس سے وہ مرگیا۔ اِس وقت وہ ایک سلولیہ عورت کے گھر مین تھا۔ اُس وقت جب وہ مر رہا تھا۔ تو اوس نے ازراہ حسرت یہ کہا۔ کہ غدود تو میرے ایسے اُٹھ کھڑے ہوئے ہین جیسے اونٹون کے غدود ہوتے ہین۔ اور میری موت ایک سولیہ عورت کے گھر مین ہوئی ہے۔ (اوسے افسوس اسکا تھا۔ کہ میدان جنگ مین لڑکر نہین مارا گیا۔ ایک ذلیل مقام پر بیماری سے مرا) اُدھر اربد پر بجلی گری اور وہ اوس سے جلکر مرگیا۔ اربد بن قیس لبید بن ربیعہ کا مادرزاد بھائی تھا۔

۷۹ ابنی طے کا وفد اور زید الخیل اسی سال رسول اللہ پاس بنی طے کا وفد بھی آیا جس مین زید الخیل بھی تھے اور یہ اون لوگون کے سیّد تھے۔ یہ مسلمان ہو گئے۔ اور اسلام کے بڑے پابند رہے۔ اِن کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ عرب کے جو لوگ میرے پاس آئے اون مین جن لوگون کی مین نے پہلے کچھ تعریف سنی تھی اونہین مین نے اوس مین کم پایا۔ مگر زید الخیل ہی ایک ایسا شخص ہے جس کو مین نے پورا پایا پھر آپ نے اون کا نام زید الخیل کی بجاے زید الخیر رکھدیا۔ اور قریہ فید اونہین جاگیر مین دیا اور کچھ زمین بھی اوسکے ساتھ دی۔ پھر جب زید الخیر لوٹ کر گئے تو راستہ مین کسی قریہ مین اونہین بخار آیا اور وہ مر گئے۔

۸۰ مسیلمہ اور رسول اللہ صلعم کی مراسلت اِسی سال مین مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلعم کو ایک خط لکھا۔ اور اوس مین بیان کیا کہ مین نبوت مین آپ کا شریک ہون۔ اور یہ خط اپنے دو آدمیون کے ہاتھ رسول اللہ پاس بھیجا۔ رسول اللہ صلعم نے اون سے مسیلمہ کی

بنوت کی نسبت سوال کیا - اونہون نے کہا کہ وہ نبی ہے - اس پر آپ نے فرمایا - کہ
اگر قاصدون کا قتل کرنا نا روا نہ ہوتا تو مین تم دونون کو قتل کرا دیتا - اور مسیلمہ کا خط یہ تھا -
مِنْ مُسَيْلِمَةَ رَسُولِ اللهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي قَدْ اُشْرِكْتُ
مَعَكَ فِي الْاَمْرِ وَاِنَّ لَنَا نِصْفُ الْاَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا وَلٰكِنْ قُرَيْشًا
قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ (یہ خط مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام ہے - بعد حمد وثنا
کے معلوم ہو کہ مین اور آپ اس (نبوت کے) کام مین شریک ہین - نصف زمین ہمارے لیے
ہے اور نصف قریش کے لئے مگر قریش ایسے لوگ ہین کہ حد سے بڑھ جایا کرتے ہین) اس خط
کا جواب رسول اللہ صلعم نے یہ لکھا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ
اِلٰى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ اَمَّا بَعْدُ فَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى فَاِنَّ
الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (یہ خط محمد رسول اللہ
کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام ہے - بعد حمد وثنا کے معلوم ہو کہ سلام اوس شخص پر ہے جو ہدایت
کے راستہ کی تبعیت کرتا ہے - یہ تمام زمین اللہ کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے
بندون مین سے اوسے اوس کا وارث بنا دیتا ہے - اور عاقبت کی بھلائی متقیون کیواسطے ہے)
بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ مسیلمہ وغیرہ نے جو نبوت کے دعوے کیے تھے
وہ حجۃ الوداع کے اور رسول اللہ کے اوس مرض کے بعد کیے تھے جس سے آپنے
انتقال فرمایا ہے جب لوگون نے سنا کہ آپ بیمار ہین تو اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ
یمامہ مین اور طلیحہ بنی اسد مین اٹھ کھڑے ہوے اور اونہون نے طرح طرح کے
فتنہ وفساد برپا کیے -

رسول اللہ کا حضرت علی کو یمن بھیجنا اور ہمدان کا اسلام

۸۱۔ حضرت خالد اور علی کا یمن جانا اور یمن والون کا اسلام۔

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو یمن روانہ کیا۔ اِس سے پیشتر حضرت خالد بن الولید کو رسول اللہ نے یمن والون کی طرف بھیجا تھا۔ کہ وہ جا کر اونہین اسلام کی دعوت کرین مگر اونہون نے اون کی بات نہ مانی۔ اس واسطے رسول اللہ نے اب حضرت علی کو بھیجا۔ اور اونہون نے حکم دیا۔ کہ خالد کو اور اون کے ہمراہیون مین سے جسے چاہین اوسے وہ اپنے ہمراہ لین۔ حضرت علی نے اونہین اپنے ساتھ لیا۔ اور جو خط رسول اللہ نے حضرت علی کو دیا تھا وہ پڑھ کر اونہون نے یمن والون کو سنایا۔ ہمدان سب کے سب ایک ہی دن مین مسلمان ہو گئے اِس کا حال حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کو لکھا۔ آپ نے خط کو سنکر تین مرتبہ فرمایا السلام علی ہمدان۔ پھر یمن والے پیاپے مسلمان ہونے لگے۔ اور حضرت علی نے اس کی رسول اللہ کو اطلاع دی۔ آپ نے اِس خوشی مین اللہ تعالیٰ کی جناب مین شکریہ کا سجدہ ادا کیا۔

رسول اللہ کا اپنے امرا کو صدقات پر مقرر کرنا

۸۲۔ رسول اللہ کا مہاجر زیاد عدی مالک زبرقان قیس اور علی کو صدقات پر عامل مقرر کرنا۔

اسی سنہ مین رسول اللہ نے اپنے امرا اور عمال صدقات کے وصول کرنے کے لئے بھیجے۔ مہاجر بن ابی امیۃ بن مغیرہ کو صنعا کی طرف روانہ کیا۔ جس وقت وہان عنسی نے خروج کیا ہے تو یہ مہاجر اوسی جگہہ تھے۔ اور زیاد بن

بیدالانصاری کو آپ نے حضرموت کی طرف صدقات کے لیے بھیجا تھا - اور عدی بن حاتم الطائی کو بنی طے اور بنی اسد کے صدقات پر مقرر کیا - اور مالک بن نویرہ کو حنظلہ کے صدقات پر اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم کو سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے صدقات پر تعین فرمایا - اور علاء بن الحضرمی کو بحرین کی طرف بھیجدیا - اور علی بن ابیطالب کو نجران کی جانب روانہ کیا کہ وہان جا کر اون کے صدقات اور اون کا جزیہ وصول کرین اور پھر لوٹ آئین چنانچہ اونھون نے حکم کی تعمیل کی - اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کو مکہ مین حجۃ الوداع کے وقت ملے - اور لشکر مین ایک شخص کو اپنے بجاے اپنے ہمراہیون سے مقرر کر آئے - اور نبی صلعم کے پاس کو سب سے آگے ہی چلدیے - اور مکہ مین آپ سے جا ملے - اوس شخص نے جسے علی لشکر پر مقرر کر گئے تھے لشکر پر توجہ کی اور وہ کپڑا جو حضرت علی کے ساتھہ تھا اوس سے لشکر کے ہر ایک شخص کو ایک ایک حلہ بنا کر پہنا دیا جب لشکر مکہ کے قریب پہونچا تو علی اون لوگون سے ملنے کو نکلے اور جب اونھون نے وہ حلے دیکھے تو اون کے بدن پر سے اوتار ڈالے - اس کی لشکر والون نے رسول اللہ سے شکایت کی - اس واسطے رسول اللہ نے خطبہ کیا اور فرمایا کہ لوگو علی کی شکایت نہ کرو - وہ اللہ کے کامون مین بہت سخت ہین

رسول اللہ کا حجۃ الوداع

۸۴۳ رسول اللہ کا حج کو جانا اور ایک خطبہ کرنا اور جاہلیت کے رسوم کو منسوخ فرمانا اور قتل و زنا کی حرمت اور نسی سے منع کرنا اور مناسک حج مخلوق کو سکھانا -

رسول اللہ صلعم اس حج کے واسطے ۲۵ - ذی قعدہ کو نکلے اور چلتے وقت لوگون سے کہدیا کہ حج کو جاتے ہین - جب آپ مقام

سرف مین آئے تو لوگون کو حکم دیا کہ حج کے احرام سے حلال ہو جائین اور اوسے عمرہ کا احرام کرلین صرف وہی لوگ حج کا احرام باندہے رہین جن کے پاس ہدی ہے۔ رسول اللہ صلعم کے پاس اور اور چند آدمیون کے پاس ہدی تہی۔

اسی مین حضرت علی آپ سے آکر ملے جو احرام باندہے ہوئے تہے۔ نبی صلعم نے اون سے فرمایا۔ کہ تم بہی اسیطرح حلال ہو جاؤ جس طرح کہ تمہارے ہمراہی حلال ہو گئے ہین یعنی حج کا احرام کہول ڈالو۔ علی نے کہا کہ مین نے احرام باندہتے وقت وہ ہی نیت کی ہے جو رسول اللہ نے نیت کی ہے۔ اس لئے وہ ویسے ہی اپنا احرام باندہے رہے

پہر رسول اللہ نے اپنی طرف سے اور نیز حضرت علی کی طرف سے قربانی کی۔ اور لوگون کے ساتہہ حج ادا کیا اور مناسک حج اونکو دکہائے اور حج کے طریق اونکو سکہائے اور ایک خطبہ کیا جس مین آپ نے وہ باتین بیان فرمائین جو مشہور ہین۔ چونکہ وہان آدمی بکثرت تہے اس لئے جو کچہہ آپ بیان فرماتے اوسے ربیعہ بن امیہ بن خلف دور کے لوگون کو سناتے جاتے تہے۔ آپ نے پہلے تو اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی۔ اور پہر فرمایا لوگو میری بات سنو۔ شاید مین اس سال کے بعد اس موقف پر تم کو پہر کبہی نہ ملون گا۔ اے لوگو تمہارے خون اور تمہارے اموال تم مین سے ایک دوسرے کے لئے ایسے ہی حرام ہین جیسے کہ آج کا یہ روز حرام ہے (یعنی کسی کا کسی کو تم مین سے مار ڈالنا یا کسی کا کسی کے مال کو لے لینا تمہارے لئے حرام ہے) اور جو سود کسی کا کسی پر چاہیئے ہے وہ باطل ہے کوئی دعوی اوس کا نہ کرے۔ صرف تم اپنے راس المال لے لو۔ اور عباس بن عبد المطلب کا سود جو کسی پر چاہیئے ہے وہ کل معاف ہے۔ اور جاہلیت مین جو کسی نے کسی کا خون کیا ہے وہ معاف ہے۔ اوس کا قصاص

نہ لیا جاوے گا۔ اور سب سے اول ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا خون مین خود معاف
کرتا ہون۔ جو بنی لیث مین دودہ پیتا اور پرورش پاتا تہا اور اوسے ہذیل نے قتل کر دیا
تہا۔ اے لوگو شیطان اس سے مایوس ہو گیا کہ تمہاری سرزمین مین کبہی اوسکی پرستش
کیجاوے۔ ہان البتہ اور باتون مین لوگ اوسکی اطاعت کرین گے۔ وہ اس سے راضی
ہے کہ تم اپنے اعمال کو حقیر اور ذلیل سمجہتے ہو لوگو نسی زیادۃ فی الکفر ہے (یعنی تم ذی الحجہ
محرم صفر اور رجب کے ماہہاے حرام کو جنمین اہل عرب مین لڑائی حرام تہی فراموش کر دیتے
اور اپنے جوش کے وقت اون مین لڑائی لڑنا مباح کر لیتے ہو اور اونکے بجاے کے دوسرے
مہینے حرام قرار دے لیتے ہو یہ بہت برا ہے گویا کفر مین ایک اور نئی شاخ پیدا کر لینا ہے
اسے چہوڑ دو۔ اب زمانہ جو نسی کے سبب بدل گیا اور کہین کے پہیئے کہین چلے
گئے تہے وہ) زمانہ گہومتے گہومتے وہین اور اوسی ہیئت پر آگیا ہے جس طرح کہ اللہ تعالے
نے اوسے اوس روز پیدا کیا تہا جس روز کہ آسمان زمین اوس نے بنائے تہے۔ اللہ تعالے
کے نزدیک مہینون کی تعداد بارہ ہے لوگو تم اپنی عورتون کے ساتہہ بہلائی سے پیش آؤ۔
یہ خطبہ بہت بڑا ہے۔

پہر جب آپ عرفہ مین جاکر ٹہیرے تو اوس پہاڑ کی نسبت جس پر آپ اوس وقت
تہے فرمایا۔ کہ یہ موقف ہے اور تمام عرفہ موقف ہے۔ اور ایسے ہی مزدلفہ مین فرمایا کہ یہ
موقف ہے اور کل مزدلفہ موقف ہے۔ اور جب منی پر قربانی کی۔ تو فرمایا کہ یہ منحر اور قربان گاہ
ہے اور تمام منی منحر ہے۔

پہر رسول اللہ صلعم نے حج تمام کیا۔ اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین۔ کیونکہ رسول اللہ
صلعم نے اس کے بعد پہر حج نہین کیا۔ یہ آپ کا حج وداعی تہا۔ اور حجۃ البلاغ بہی اوسکو

کہتے ہین اِس لئے کہ رسول اللہ نے لوگون کو جو مناسک حج تہے وہ انہین بتائے۔ اور حج کے طریق سب سکہا دیئے۔ اور جو احکام تہے اوس کی تبلیغ کردی۔

رسول اللہ صلعم کے غزوات اور سرایا کی تعداد

۱۸۴ رسول اللہ کے غزوات اور سرایا اور بعث کی تعداد اور نام

رسول اللہ صلعم نے بہ نفس نفیس جو آخری غزوہ کیا ہے وہ غزوہ تبوک تہا۔ اور آپ نے جس قدر غزوے خود کئے ہین اور جن مین خود آپ موجود رہے ہین اونکی تعداد اونیس [۱۹] ہے واقدی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اہل عراق نے جو زید بن ارقم سے روایت کی ہے وہ ایسی ہی ہے۔ لیکن یہ خطا ہے۔ کیونکہ زید بن ارقم عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھ غزوہ موتہ مین اونکے اونٹ کے پیچھے بیٹھا ہوا تہا۔ رسول اللہ صلعم کے ساتھ بجز تین چار غزوات کے اور کبھی نہین گیا۔ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے سب چھبیس [۲۶] غزوہ کئے ہین اور بعض کا قول ہے کہ ستائیس [۲۷] غزوہ کئے ہین۔ جو لوگ اِن غزوات کی تعداد چھبیس [۲۶] بتاتے ہین وہ غزوہ خیبر اور وادی القریٰ کو ایک غزوہ کہتے ہین۔ کیونکہ آپ خیبر سے اپنے مقام پر واپس تشریف نہین لائے تہے اور جو لوگ کہ اونہین ستائیس [۲۷] کہتے ہین وہ خیبر کے غزوہ کو جدا اور وادی القریٰ کے غزوہ کو جدا سمجھتے ہین۔

سب سے اول غزوہ آپ کا غزوہ ودان [۱] ہے جسے غزوہ الابواء بھی کہتے ہین پہر رضوی کی طرف غزوہ [۲] بواط ہوا ہے پہر غزوۃ [۳] العشیرہ ہے۔ پہر بدر الاولیٰ [۴] کا غزوہ ہے جس مین آپ کرز بن جابر کے پیچھے نکلے تہے پہر بدر [۵] کا دوسرا غزوہ ہے جس مین آپ نے قریش کو قتل کیا تہا۔ پہر غزوہ بنی [۶] سلیم پہر غزوۃ [۷] السویق ہے۔ پہر اسی طرح غزوہ

غطفان ہے جسے غزوہ ذی امر بھی کہتے ہین۔ پہر غزوہ بحران[۹] حجاز مین غزوہ اُحد غزوہ حمراء الاسد غزوہ بنی النضیر غزوہ ذات الرقاع غزوہ بدر الآخرہ غزوہ دومۃ الجندل غزوہ خندق غزوہ بنی قریظہ غزوہ بنی لحیان بن ہذیل غزوہ ذی قرد غزوہ بنی المصطلق غزوہ حدیبیہ غزوہ خیبر غزوہ عمرۃ القضا غزوہ فتح مکہ غزوہ حنین غزوۃ الطائف اور سب کے آخر مین غزوہ تبوک ہے۔

ان مین لڑائی صرف نو غزوات مین ہوئی ہے اور اونکے نام یہ ہین۔ بدر۔ احد۔ خندق۔ قریظہ۔ مصطلق۔ خیبر۔ فتح مکہ۔ حنین۔ طائف۔

اور آپ کے سرایا مین اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ کے سب سریہ اور بعوث پینتیس[۳۵] ہوئے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اون کی تعداد اڑتالیس ہے۔

۱۸۵ جریر اور باذان کا اسلام اور صنم ذی الخلصہ کا گرایا جانا۔

اسی سنہ کے ماہ رمضان مین جریر بن عبد اللہ البجلی بہی آپ پاس مسلمان ہوکر آیا۔ اور اوسے رسول اللہ نے ذی الخلصہ کو بہیجا۔ جس نے وہان جاکر اوسے گرادیا یہ بتخانہ سنگ سپید کا تبالہ مین تہا (جو یمن کا ایک شہر ہے) اور یہ ذی الخلصہ قبیلہ بجیلہ اور خثعم اور ازد السراۃ کا ایک صنم تہا۔ جس وقت رسول اللہ پاس خبر آئی کہ وہ ڈہا دیا گیا تو آپ نے اللہ تعالے کا شکریہ ادا کیا۔ اور جناب باری مین سجدہ کیا۔ اسی سنہ مین باذان حاکم یمن بہی یمن مین مسلمان ہوگیا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اپنے اسلام کی خبر بہیجی۔

رسول اللہ کے حج اور عمرون کی تعداد

۱۸۶ رسول اللہ کے حج اور عمرہ اور اون مین اختلاف

جابر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے دو حج کیے

ہین - ایک حج تو ہجرت سے قبل کیا تہا اور ایک حج ہجرت کے بعد کیا تہا جس کے ساتہ عمرہ بہی کیا تہا - اور حضرت عمر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے تین عمرے کئے ہین - اور بی بی عائشہ کہتی ہین کہ چار عمرے آپ نے کئے تہے - اسی طرح حضرت ابن عمر سے بہی روایت ہے -

رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک اور آپ کے اسماے مقدس اور خاتم نبوت

۱۸۷ حلیہ شریف اور اسما اور القاب اور بالون کی سپیدی اور خضاب -

حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ آپ نہ تو بلند بالا تہے اور نہ پست قامت - اوسط درجہ کا قد تہا - سر اور ریش مبارک کے بال گنجان دونون ہاتہہ کے پنجہ اور قدم شثن یعنی بہاری اور پر گوشت کرادیس یعنی شانہ آپ کے بہاری چہرہ کا رنگ سرخی مائل طویل المسربہ یعنی سینہ کے اوپر سے ناف تک بال لنبے لنبے رفتار مین دبدبۂ شاہی و بزرگی منودار مین نے ایسا متناسب الاعضا نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکہا نہ آپ سے بعد ویسا کسی کو پایا - آنکہین ادعج یعنی سیاہ بال آپ کے سبط یعنی لنبے لٹکتے ہوئے نہ گہونگروالے رخسارہ صاف اور سڈول سر کے بال کان کی لو تک گردن ایسی منور جیسی نقرۂ صراحی - جب کسی طرف التفات کرتے تو پورا پورا التفات کرتے - چہرہ پر عرق کے قطرے صفائی اور خوشبو سے دُر آبدار کی طرح نظر آتے دونون شانون کے درمیان خاتم نبوت تہی - یعنی کچہہ گوشت اُبہرا ہوا تہا

جس کے گرد بال تھے۔

آپ کے نام اور لقب بھی کتنے ہی ہین۔ چنانچہ آپ نے اپنے اسمار شریف کی نسبت خود فرمایا ہے میرا نام محمد ہے اور احمد بھی ہے اور مجھے کہتے ہین مقتفی (یعنی پیچھے آنیوالا تمام انبیا کے) اور حاشر کہ آپ کے قدمون پر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مخلوق کو قبرون سے اُٹھاوے گا۔ اور نبی الرحمۃ (کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے) اور نبی التوبہ اور نبی المُلْحَمَہ (یعنی آپ کی نبوت تالیف الناس اور اصلاح امت کے لیے ہوی تھی) اور عاقب یعنی خاتم الانبیا اور ماحی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات پاک کی وجہ سے آثار کفر و ضلالت کو دنیا سے محو کر دیا۔

اور آپ کی بالون کی اور اون کی سپیدی کی نسبت بھی کئی روایتین آئی ہین چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑھاپے کے ضعف سے اپنے امن مین رکھا تھا۔ مگر بعض نے بیان کیا ہے کہ آپ کے محاسن مبارک مین آگے کی طرف بیس بال سپید تھے۔ اور آپ خضاب نہین کرتے تھے۔ جابر بن سمرہ کہتے ہین۔ کہ آپ کے فرق مبارک پر چھہ بال سپید تھے۔ جب تیل لگاتے تو بالون مین خوب تیل ملتے تھے۔ ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے آپ کے سر مین سے منہدی اور وسمہ لگائے ہوے بال نکالے تھے۔ ابو رمثہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم خضاب کیا کرتے تھے۔ اور آپ کے بال شانون یا کندھون تک لٹکے چلے جاتے تھے۔ بی بی ام ہانی کہتی ہین کہ آپ کی چار کاکلین تھین



رسول اللہ صلعم کی شجاعت وجود

۱۹۸ رسول اللہ کی بے انتہا شجاعت وسخاوت ۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین ۔ کہ رسول اللہ صلعم تمام آدمیون سے زیادہ شجاع اور تمام بنی آدم سے زیادہ سخی اور سب سے بڑہکر احسان کرنے والے تھے ۔ ایک مرتبہ مدینہ مین کچہہ گڑبڑی مچی ۔ آپ فوراً گھوڑے پر ننگی پیٹہہ سوار ہوئے اور اُدہر کو جہان ہلڑ تھا تشریف لے گئے ۔ لوگ بہی آپ کے پیچہے پیچہے روانہ ہوے ۔ اوس وقت آپ کہتے جاتے تھے لوگو ڈرو مت ۔ ڈرو مت حضرت علی کہتے ہین کہ جب کہین بہت خوف ہوتا تو ہم سب رسول اللہ صلعم کو اپنی پناہ کے لئے ڈہونڈہتے تھے ۔ حضرت علی سا اولاد رو شجاع آدمی ایسا کہے تو رسول اللہ کی شجاعت کی شہادت اوس سے بخوبی ظاہر ہے ۔ کیونکہ اوپر اون کے غزوات مین بیان ہو چکا ہے ۔ کہ شجاعت مین وہ کس درجہ پر تھے ۔ کوئی دلاور اون کی شجاعت کو نہین پہونچتا ہے ۔

رسول اللہ صلعم کے ازواج اور کنیزون اور اولاد کی تعداد

۱۹۹ رسول اللہ صلعم کی بیبیون کی تعداد اور بی بی خدیجہ سے نکاح ۔

ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پندرہ عورتون سے نکاح کیا ۔ مگر خلوت صرف تیرہ سے ہی کی تھی ۔ اور ایک وقت مین کبھی گیارہ سے زیادہ نہ ہوئین ۔ اور جب آپ نے وفات پائی تو نو اون مین سے زندہ تھین ۔

سب سے اوّل آپ نے بی بی خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کیا تھا ۔ جو بیوہ

تہین - اور پیشتر عتیق بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم کے نکاح مین تہین -
جب وہ مرگیا تو ابوہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی التمیمی نے اون سے نکاح کرلیا
اور اوس سے ایک بیٹا ان کے پیٹ سے ہند بن ابی ہالہ پیدا ہوا پہر جب ابوہالہ بہی مرگیا
تو اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا - اور اونکے بطن اطہر سے رسول اللہ صلعم کے
آٹھ بچے پیدا ہوئے - جنکے اسماے گرامی یہ ہین - قاسمؓ طیبؓ طاہرؓ عبد اللہؓ
زینبؓ رقیہؓ ام کلثومؓ فاطمہؓ - ان مین سے اولاد ذکور تو آپ کے سب ایام طفولیت
مین ہی مرگئے البتہ لڑکیان بالغ ہوئین اور اون کے نکاح بہی ہوئے اور اون سے
اولاد بہی پیدا ہوئی -

بی بی خدیجہ کے ایام حیات مین رسول اللہ صلعم نے کسی دوسری عورت سے نکاح
نہین کیا - اون کی وفات ہجرت سے تین سال قبل ہوئی تہی - اور رسول اللہ صلعم کی اولاد
ابراہیم کے سوا اور کسی بی بی کے پیٹ سے پیدا نہ ہوئی -

۹۰ - رسول اللہ کا نکاح بی بی سودہ اور بی بی عائشہ سے -

جب بی بی خدیجہ کا انتقال ہوگیا تو اون کے بعد آپ نے سودہ بنت زمعہ سے اور بعض کہتے ہین
کہ بی بی عائشہ سے نکاح کیا ہے جسوقت عائشہ سے نکاح کیا ہے تو اوسوقت وہ نہایت خوردسال صرف چہہ برس کی
تہین - بی بی سودہ البتہ ثیبہ تہین اور آپ سے پیشتر سکران بن عمرو بن عبد شمس کے نکاح
مین تہین جو سہیل بن عمرو کا بہائی تہا - اور مہاجرین حبش سے تہا - لیکن وہان جاکر نصرانی
ہوگیا اور مرگیا - اوس سے بعد رسول اللہ نے اوس سے نکاح کرلیا - آپ نے مکہ ہی
مین نکاح کیا اور خولہ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعون نے آپ کی اوس سے منگنی کرائی
اور مکہ مین آپ نے بی بی سودہ سے خلوت کی - اور اونہین آپ سے اون کے باپ

زمعہ بن قیس نے بیاہ دیا تہا۔ جس وقت آپ سے سودہ کا نکاح ہوا ہے تو اوس وقت
اِن کا بہائی عبید بن زمعہ مکہ مین نہ تہا۔ جب وہ مکہ مین آیا تو اوسے بڑا رنج ہوا۔ اور اِس غصّہ
مین اوس نے اپنے سر پر خاک اُڑائی۔ لیکن جب وہ مسلمان ہو گیا تو کہنے لگا کہ مین بڑا ہی
نادان و سفیہ ہون جو مین نے یہ نالائق حرکت کی۔ اور اپنے کیے سے نہایت ہی
شرمندہ ہوا۔

رہین بی بی عائشہؓ تو اون سے آپ نے مدینہ مین آکر خلوت کی تہی۔ اِس وقت وہ
نو سال کی ہو گئی تہین۔ جس وقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے تو بی بی عائشہ اوس وقت
اٹہارہ برس کی تہین۔ اور آپ کے بعد زندہ رہین اور ۵۸ھ ہجری مین وفات پائی۔
عائشہ کے سوا آپ کی بیبیون مین اور کوئی کنواری عورت نہ تہی۔ جس سے آپ نے
نکاح کیا ہو۔ یہی ایک کنواری تہین۔

۱۹۱ رسول اللہ کا نکاح بی بی حفصہ و ام سلمہ و زینب بنت خزیمہ و جویریہ سے۔

پہر بی بی عائشہ کے بعد رسول اللہ نے بی بی حفصہؓ بنت عمر بن الخطاب سے نکاح کیا جو پہلے
خنیس بن حذافہ السہمی کے نکاح مین تہین۔ خنیس صحابہ بدری مین سے تہے۔
اور بنی سہم مین سے اون کے سوا اور کوئی بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوا تہا۔ بی بی
حفصہ کے پیٹ سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔ اور اون کا انتقال مدینہ
مین حضرت عثمان کی خلافت مین ہوا۔

پہر آپ نے اونکے نکاح کے بعد بی بی امّ سلمہؓ بنت ابی امیہ زاد الراکب المخزومیہ
سے نکاح کیا یہ بہی پہلے ایک شخص ابو سلمہ بن عبد الاسد المخزومی کے نکاح مین تہین
جو بدر کی لڑائی مین شریک تہے اور جنگ اُحد مین اونکے ایک زخم آگیا تہا جس سے وہ مر گئے تہے

اوسکے بعد رسول اللہ نے جنگ احزاب سے قبل ہی ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا۔ اِن کا
انتقال سنہ ۵۹ھ مین ہوا ہے۔ لیکن ایک روایت یہہ بھی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ
عنہ کے قتل کے بعد اِن کی وفات ہوئی ہے۔

پہر بی بی ام سلمہ کے بعد آپ نے بی بی زینب بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔ جو بنی عامر
بن صعصعہ سے تہین اور جنہین ام المساکین بہی کہتے تہے۔ یہ اور بی بی خدیجہ دونون رسول
اللہ صلعم کے ایام حیات مین ہی انتقال کر گئی تہین۔ اِن دو کے سوا آپ کی سب بیبیان
آپ کے بعد زندہ رہی تہین۔ بی بی زینب پہلے طفیل بن الحارث بن المطلب کے
نکاح مین تہین۔

اِن کے بعد سنہ ۵ھ کے سال مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار الخزاعیہ سے
آپ نے نکاح کیا جو بنی المصطلق سے تہین اور پہلے مسافع بن صفوان المصطلقی کے
نکاح مین تہین۔ اِن سے بہی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔

۱۹۲ رسول اللہ کا نکاح بی بی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے۔

پہر آپ نے بی بی اُمِّ حبیبہ بنت ابی سفیان بن
حرب سے نکاح کیا۔ جو پہلے عبید اللہ بن جحش
کے نکاح مین تہین۔ یہ عبید اللہ مسلمان تہا اور حبش کو ہجرت کر گیا تہا مگر وہان جا کر نصرانی ہو گیا
اور وہین مر گیا۔ اِس پر رسول اللہ نے نجاشی کے پاس آدمی بہیجا۔ اور ام حبیبہ کے لیے
اوس سے درخواست کی۔ اور اوس سے نکاح کر لیا۔ جب نکاح ہوا ہے تو ام حبیبہ حبش
مین ہی تہین۔ اور خالد بن سعید بن العاص نے ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تہا۔
لیکن بعض یہ کہتے ہین آپ نے عثمان بن عفان سے اون کو مانگا تہا۔ اور اونہون نے
ہی ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تہا۔ اور اونہون نے ہی نجاشی کے پاس سے اون کو

منگایا تہا - نجاشی نے چارسو دینار اونہین آپ کی طرف سے مہر مین دئے اور اونہین رسول اللہ پاس بہیجدیا - یہ اپنے بہائی حضرت معاویہ کے ایام خلافت مین مری ہین - ان سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی -

پہر آپ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا جو زید بن حارثہ مولای رسول اللہ کے پہلے نکاح مین تہین آپ کے پیٹ سے بہی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی - ان کا بیاہ رسول اللہ سے اللہ تعالی نے کیا تہا اور اوس کے واسطے جبریل کو بہیجا تہا - اس سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی تمام بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین اور کہتی تہین کہ مین ولی اور وکیل کے لحاظ سے اون سب مین اکرم ہون - یہ بی بی آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آپ کی اور سب بیبیون سے پہلے مری ہین -

۱۹۳ رسول اللہ کا نکاح صفیہ اور میمونہ سے

پہر واقعہ خیبر کے سال بی بی صفیہ بنت حُیّی بن اخطب سے آپ نے نکاح کیا جو پہلے سلام بن مشکم کے نکاح مین تہین - جب وہ مرگیا تو اون سے کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق نے نکاح کرلیا تہا - یہ رسول اللہ کے پاس گرفتار ہوکر آیا - اور محمد بن مسلمہ نے نبی صلعم کے حکم سے اوسے قتل کردیا - پہر نبی صلعم نے اونہین آزاد کردیا - اور سنہ ۶ ہجری مین اون سے نکاح کرلیا - یہ سنہ ۳۶ ہجری مین مری ہین

پہر آپ نے میمونہ بنت الحارث الہلالیہ سے نکاح کیا - جو پہلے مسعود بن عمرو بن عمیر الثقفی کے نکاح مین تہین - اون سے بہی کچہ اولاد نہین ہوئی - پہر اوس کے بعد ابو رہم بن عبد العزیٰ نے نکاح کرلیا - اوس کے بعد اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کیا - میمونہ ابن عباس اور خالد بن الولید کی خالہ تہین اور رسول اللہ نے اون سے سرف کے مقام پر عمرۃ القضا مین نکاح کیا تہا -

۴۹۱ رسول اللہ کی وہ عورتین جنہین آپ نے علیحدہ کردیا یا اون سے خلوت کی۔

پہر آپ نے بنی کلاب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام شاہ بنت رفاعہ اور بعض کے قول کے بموجب سنی بنت اسما بن الصلت یا بنت الصلت بن حبیب تہا یہ عورت قبل اس سے کہ آپ خلوت کرین مرگئی۔

پہر آپ نے شبنا بنت عمرو الغفاریہ یا کنانیہ سے نکاح کیا۔ اسی بین قبل خلوت کے ابراہیم ابن رسول اللہ کا انتقال ہوگیا۔ تو وہ کہنے لگی کہ اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے تو آپ کا بیٹا نہ مرتا اس لیئے آپ نے اوسے طلاق دیدی۔

پہر آپ نے عربہ بنت جابر الکلابیہ سے نکاح کیا۔ جسکی ابو اسید (بضم الہمزہ) الساعدی نے آپ سے منگنی کرائی تہی۔ جب وہ نبی صلعم کے پاس آئی تو آپ سے اوس نے اللہ کی پناہ مانگی۔ اس واسطے آپ نے اوسے جدا کردیا۔

پہر آپ نے اسما بنت النعمان بن الاسود بن شراحیل الکندی سے نکاح کیا۔ جب آپ خلوت کے لیئے تشریف لے گئے تو دیکہا کہ اوسکے جسم پر سپید داغ ہین۔ اس واسطے آپ نے اوس سے متعہ کرلیا۔ اور پہر اوسے اوسکے گہر والون کے پاس واپس کردیا۔ بعض نے یہ بہی بیان کیا ہے کہ اوس نے بہی آپ سے اللہ کی پناہ مانگی تہی۔ اس لیئے آپ نے اوسے واپس کردیا تہا۔

اور عالیہ بنت ظبیان سے بہی نکاح کیا اور مجامعت کی تہی۔ مگر بعد اوس کے اوسے الگ کردیا۔

اور قتیلہ بنت قیس سے بہی جو اشعث کی بہن تہی نکاح کیا تہا۔ مگر خلوت سے پیشتر ہی آپ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد یہ عورت مرتد ہوگئی۔

اور فاطمہ بنت سریع سے بھی نکاح کیا تھا (مگر غالباً رسول اللہ نے اس سے خلوت نہیں کی)
ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ یہی عربہ شریک کی ماں ہے اور کہا ہے کہ لوگ
بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ نے خولہ بنت ہذیل بن ہبیرہ سے اور لیلی بنت الخطیم
الانصاریہ سے بھی نکاح کیا تھا۔ اس لیلی نے خود نکاح کی خواہش کی تھی آپ نے اوس
سے نکاح کرلیا۔ لیکن جب اس نے جا کر اپنی قوم کے آدمیون سے اس کا ذکر کیا تو
اونھون نے اوس سے کہا۔ کہ تو تو بڑی غیرت والی ہے۔ اور رسول اللہ کی اور عورتین
بھی ہین تو جا اور اپنا نکاح فسخ کرالے۔ اس لیئے وہ آئی اور فسخ نکاح کی درخواست کی۔
آپ نے اوسے منظور کرلیا اور اوسے جدا کردیا۔

۱۹۵ وہ عورتین کہ جن سے آپ کی صرف منگنی ہوئی اور نکاح نہ ہوا۔

اور بھی چند عورتین تھین جن سے رسول اللہ کی منگنی
ہوئی مگر نکاح نہین ہوا۔ اونمین سے ایک تو
ام ہانی بنت ابی طالب ہے کہ اوس سے آپ نے منگنی کی مگر نکاح نہین کیا۔ دوسری
صناعہ بنت عامر ہے جو بنی قشیر سے تھی۔ تیسری صفیہ بنت بشامہ ہے جو اعور
العنبری کی بہن تھی۔ چوتھی ام حبیبہ بنت عباس ہے جو آپ کے چچا تھے۔ جب آپ
کو یہ معلوم ہوا کہ عباس آپ کے رضاعی بھائی ہین تو آپ نے ام حبیبہ سے نکاح
نہین کیا۔ پانچوین جمرہ بنت الحارث بن ابی حارثہ ہے کہ اوس سے آپ نے
منگنی کی تھی۔ لیکن اوس کے باپ نے بہانہ کیا کہ اوس کی لڑکی بیمار ہے۔ حالانکہ
بیمار نہ تھی لیکن جب لوٹ کر گیا تو دیکھتا کیا ہے کہ اوس کے بدن پر برص کے داغ ہین

۱۹۶ رسول اللہ کی کنیزین

رسول اللہ کی کنیزون مین سے ایک تو بی بی ماریہ بنت
شمعون قبطیہ ہین جن کے بطن اطہر سے ابراہیم بن رسول اللہ پیدا ہوئے تھے۔

دوسری بی بی ریحانہ بنت زید قرظیہ ہین جنھین بعض نے بنی نضیر مین سے بہی بتایا ہے-

رسول اللہ صلعم کے موالی

۱۹۷ رسول اللہ کے موالی زید اسامہ ثوبان شقران ابو رافع-

(رسول اللہ صلعم کا کوئی غلام نہ تہا- آپ کے جس قدر غلام تہے اونہین آپ نے آزاد کردیا تہا- آزاد غلام کو مولی کہتے ہین) ان موالی مین سے ایک تو زید بن حارثہ اور دوسرے اونکے بیٹے اسامۃ بن زید تہے- تیسرے ثوبان تہے جن کی کینت ابو عبدا اللہ تہی- اور جو اصل مین سراۃ کے رہنے والے تہے- مگر رسول اللہ کی وفات کے بعد حمص مین سکونت اختیار کرلی تہی- یہ ۵۴ہجری مین مرے ہین- لیکن بعض نے یہ بہی بیان کیا ہے- کہ وہ رملہ مین رہنے لگے تہے- اون کی اولاد باقی نہین رہی-

چوتہے شقران ہین جنہین بعض نے حبشی اور بعض نے فارسی بیان کیا ہے- ان کا نام صالح تہا- کہتے ہین کہ یہ رسول اللہ صلعم کو اپنے باپ سے ورثہ مین ملے تہے بعض نے کہا ہے کہ وہ عبد الرحمن بن عوف کے غلام تہے اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تہا- ان کی اولاد بہی باقی رہی تہی-

پانچوین ابو رافع تہے جن کا نام ابراہیم اور ایک روایت مین ہے کہ اویقع تہا- کہتے ہین کہ یہ عباس کے غلام تہے اور اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تہا- انہین بہی نبی صلعم نے آزاد کردیا تہا- بعض کہتے ہین کہ یہ پہلے ابو احیحہ بن سعید بن العاص کے غلام تہے احیحہ نے ابو رافع کے تین بیٹون کو آزاد کردیا تہا- جو اون کے حصہ مین تہے- اور اونہین لیکر بدر

کی لڑائی مین شریک ہوے تہے - حالانکہ وہ تینون کافر تہے - وہ لوگ اوس لڑائی مین مارے گئے - اور خالد بن سعید نے اپنا حصّہ جو ابو رافع مین تہا رسول اللہ صلعم کو دیدیا تہا - رسول اللہ نے اونہین اور اونکے بیٹے کو بہی جن کا نام رافع تہا آزاد کردیا - رافع کا بہائی عبید اللہ بن ابی رافع حضرت علی بن ابی طالب کا کاتب تہا -

۱۹۸ رسول اللہ کے موالی سلمان سفینہ ابو کبشہ - چہٹے سلمان فارسی تہے جن کی کنیت ابو عبد اللہ تہی اور اصفہان والون مین سے تہے - مگر بعض لوگ اونہین رامہرمز کا بتاتے ہین - کسی کلب کے شخص نے اونہین پکڑ لیا تہا - اوکسی یہودی کے ہاتہہ وادی القریٰ مین بیچ دیا تہا - اس یہودی نے اون سے مکاتبت کرلی (مکاتبت کہتے ہین - کہ غلام اپنے مالک کو کچہہ دیکر آزاد ہوجاے) نبی صلعم نے سلمان کی مکاتبت مین اعانت کی جس سے وہ آزاد ہو گئے -

ساتوین سفینہ ام سلمہ کے غلام تہے - جنہین اونہون نے آزاد کردیا تہا - مگر یہ شرط کردی تہی کہ رسول اللہ کی خدمت کیا کرین - کہتے ہین کہ ان کا نام مہران یا رباح تہا - اور یہ بہی کہتے ہین کہ وہ فارس کے عجمیون کی نسل سے تہے - اونکے بیٹے کی کنیت ابو سریح تہی - اور یہ سراة کے مولدین سے تہے - اور رسول اللہ کے ساتہہ اذان بہی دیا کرتے تہے - اور بدر اور احد وغیرہ کی تمام لڑائیون مین شریک رہے تہے - اور بعض نے اونہین اہل فارس سے بہی بتایا ہے -

آٹہوین ابو کبشہ تہے جن کا نام سلیم تہا - کہتے ہین کہ یہ مکہ کے موالی مین سے تہے اور بعض کا قول ہے کہ ارض دوس کے مولدین مین سے تہے - رسول اللہ صلعم نے اونہین مول لیکر آزاد کردیا تہا - یہ بدر وغیرہ کے کل مشاہد مین موجود رہے تہے - ان کا انتقال

اوس روز ہوا ہے جس روز حضرت عمر بن الخطاب سنہ ۱۳ ہجری مین خلافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوے ہین۔

۱۹۹ رسول اللہ کے موالی رویفع رباح الاسود فضالہ مدعم ابوضمیرہ یسار مہران ابوبکرہ اور ایک خصی۔

نوین رویفع ابو مویہبہ تھے جو مزینہ کے مولدین سے تھے انہین بہی رسول اللہ نے مول لیکر آزاد کر دیا تھا۔

دسوین رباح الاسود تھے۔ جو رسول اللہ صلعم کے موذن تھے۔

گیارہوین فضالہ تھے جو شام مین رہنے لگے تھے۔

بارہوین مدعم تھے جو وادی القری مین قتل ہوے تھے۔

تیرہوین ابوضمیرہ تھے۔ کہتے ہین کہ یہ فارس والون مین گشتاسب بادشاہ کی نسل سے تھے۔ رسول اللہ صلعم کو کسی لڑائی مین ہاتھہ پڑ گئے تھے۔ آپ نے اونہین بہی حسب دستور آزاد کر دیا تھا۔ یہی ابوحسین کے دادا ہین۔

چودہوین یسار یونانی الاصل تھے۔ یہ کسی غزوہ مین آپ کے ہاتھہ آ گئے تھے۔ اور انہین بہی آپ نے آزاد کر دیا تھا۔ انہین کو عرنیون نے اوس وقت مار ڈالا تھا۔ جب کہ اونہون نے آ کر رسول اللہ کے شیر دار اونٹ لوٹے تھے۔

پندرہوین آپ کے مولا مہران تھے۔ انہون نے نبی صلعم سے حدیثین بہی بیان کی ہین۔

ایک خصی بہی رسول اللہ کے پاس تہا جس کا نام مابور تہا۔ اور اوسے مقوقس نے آپ کو ہدیہ مین بی بی ماریہ اور شیرین کے ساتھہ دیا تھا۔ کہتے ہین کہ اسی کے ساتھہ بی بی ماریہ کو لوگون نے مطعون کیا تھا اس واسطے رسول اللہ نے حضرت علی(ع) کو بہیجا۔ کہ اوسے قتل

کر دین - مگر اونہین معلوم ہوا کہ وہ خصی ہے اس لئے چھوڑ دیا -

جس وقت رسول اللہ نے طائف پر محاصرہ ڈالا تہا تو اوسوقت محصورین کے پاس سے چار غلام نکلکر رسول اللہ پاس چلے آئے تہے - آپ نے اونہین بہی آزاد کر دیا تہا ایک کا نام اون مین سے ابو بکرہ تہا -

رسول اللہ صلعم کے کاتب

۲۰۰ رسول اللہ کے کاتب عثمان علی معاویہ وغیرہ -

ذکر کرتے ہین کہ کبہی تو رسول اللہ کی تحریرات حضرت عثمان بن عفان لکہا کرتے اور کبہی حضرت علی لکہا کرتے تہے - اور کبہی کبہی خالد بن سعید اور ابان بن سعید اور علاء بن الحضرمی بہی لکہتے تہے اول اول آپ کی تحریرات اُبیّ بن کعب نے لکہی ہین - اور زید بن ثابت نے بہی آپ کی تحریرات کا کام کیا ہے - عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح بہی آپ کے نوشتہ لکہا کرتا تہا - لیکن یہ مرتد ہوکر پہر فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوگیا - حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور حنظلہ الاسیدی نے بہی آپ کی تحریرین لکہی ہین - اُسَیّد بضم الہمزہ و تشدید الیا ہے - محدث اسی طرح بیان کرتے ہین - اور یہ نسبت اُسَیّد بن عمرو بن تمیم کی طرف ہے -

رسول اللہ صلعم کے گہوڑونکے نام

۲۰۱ رسول اللہ کے گہوڑے اور اون کے نام وغیرہ -

کہتے ہین - کہ رسول اللہ صلعم نے جو سب سے اوّل گہوڑا لیا ہے وہ وہ گہوڑا تہا جو آپ نے فزارہ کے ایک اعرابی سے مدینہ مین دس اوقیہ کو لیا تہا اور اوس کا نام سکب (اسپ تیزگام)

رکہا تہا - گویا کہ وہ آب رواں کی طرح بہتا تہا - اور سب سے اول اس پر سوار ہو کر غزوۂ اُحد کو گئے تہے -

پہر ابو بردہ بن ابی نیار کا گہوڑا آپ نے لیا جس کا نام ملاوح (بلند) تہا -
ایک اور آپ کا گہوڑا مرتجز (رجز پڑہنے والا) نام تہا - اس کا یہ نام اس گہوڑے کی خوش آوازی کے سبب سے رکہا تہا - اور اسے خزیمہ بن ثابت لائے تہے جو بنی مرہ بن سے رسول اللہ کے ایک صحابی تہے -
رسول اللہ کے تین گہوڑے لزاز ظرب اور لحیف بہی تہے - لزاز تو مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ مین بہیجا تہا - اسے لزاز (پشتیبان در) اس وجہ سے کہتے تہے کہ وہ بدن کا بڑا مضبوط تہا - اور ظرب آپ کو فروہ بن عمرو الجذامی نے دیا تہا - ظرب چہوٹی پہاڑی کو کہتے ہین - اس کی توانائی کے سبب سے اوس کا یہ نام رکہدیا تہا - اور لحیف آپ کو ربیعہ بن ابی البرا نے نذر کیا تہا - اس گہوڑے کی دم بڑی لمبی تہی - اسی لئے اوسے لحیف (یعنی لحاف والا) کہتے تہے - گویا وہ اپنی دم سے زمین کو چہپا لیتا تہا -
اور نیز آپ کا ایک گہوڑا ورد (گلگون) بہی تہا - جو تمیم الداری نے آپ کو دیا تہا - نبی صلعم نے اسے حضرت عمر بن الخطاب کو دیدیا تہا - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ کے پاس ایک گہوڑا یعسوب نام بہی تہا (یعسوب شہد کی ملکہ مکہی کو کہتے ہین) چونکہ یعسوب رئیس ہوتی ہے اور یہ بہی رسول اللہ کے سب گہوڑون مین بہتر تہا اسواسطے اسے یعسوب کہنے لگے تہے -

رسول اللہ کے خچر اور گدہے اور اونٹ

۲۰۲ رسول اللہ کے خچر گدہے اونٹ اور ان کے نام	رسول اللہ کے ایک خچر کا نام دُلدُل (خار پشت)

تہا اہل اسلام مین سب سے پہلا خچر یہی ہوا ہے - اسی مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ مین بہیجا تہا اور اوسکے ساتہہ ایک گدہا بہی تہا جس کا نام عفیر (خاکستری) تہا عُفَیرْ مصغر مرخم اعفر کا ہے اعفر ایسے سپید کو کہتے ہین جس کی سپیدی خالص نہ ہو - یہ خچری حضرت معاویہ کے زمانہ تک موجود تہی اور ایک خچری آپ کے پاس اور تہی جو فردہ بن عمرو نے آپ کو دی تہی - اِس کا نام فضہ (چاندی) تہا رسول اللہ نے یہ خچری حضرت ابوبکر کو دیدی تہی - ایک گدہا بہی رسول اللہ پاس تہا جسے یعفور (خاکی) کہتے تہے - یہ لفظ بہی اسی طرح بنا ہے جیسے اخضر سے مخضور ہے - یہ رسول اللہ کے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت مرگیا تہا - (مگر بعض لوگون نے لکہا ہے کہ یہ رسول اللہ کی وفات کے بعد رنج کے سبب سے ایک کنوئے مین گرکر مرا تہا)-

اب آپ کے اونٹون کا حال سنیئے - آپ کے پاس ایک اونٹنی تہی جس کا نام قصوا (کن کٹی) تہا یہ وہی اونٹنی تہی جسے رسول اللہ نے حضرت ابوبکر سے چارسو درہم مین مول لیا تہا - اور اسی پر سوار ہوکر مدینہ کو ہجرت کی تہی - یہ بنی الحریش کے اونٹون کی نسل سے تہی - اور آپ کے پاس مدت تک رہی تہی - اسی کو غضبا اور جدعا (کن کٹی) بہی کہتے تہے - ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ اوس کا ایک طرف کا کان کٹا ہوا تہا - لیکن بعض نے کہا ہے کہ نہین اوس کا کان کٹا ہوا نہ تہا -

آپ کے لقاح (یعنی شیر دار) اونٹ بیس تہے - اور غابہ مین (یعنی جہاڑی مین) چرا کرتے تہے - انہین کو غارت گرون نے آکر لوٹا تہا - اِن کا دودہ ہر روز رسول اللہ کے گہر کو آیا کرتا تہا - اور ان مین سے اچہے اچہے اونٹون کے یہ نام تہے - حنّار (مشہدی)

کے رنگ کی) سُمرار (گندم گون) عریس (دولہا) سعدیہ بقوم یہ لفظ بغام سے ہے جسکے
معنی اونٹ کی نرم آواز کے ہین (یعنی نرم آواز والی اونٹنی) یسیرہ (مطیعہ) رُیّار (سیراب)
مہرہ (جوان سانڈنی) شقرار (سرخ چٹک دار)

رہے سایح (یعنی وہ جانور جو ایام سرما مین دودہ دیا کرتے تہے) اون مین سے سات
تو آپ پاس بکریان تہین جنکے نام تہے عجرہ (دوہرے جسم کی) زمزم - سُقیا (جہڑی)
برکہ (حوض) وَرسَشہ (سبک وشادمان) اَطلال (پہاڑ یا ہلکا مینہ) اِطراف (نئی چیز)
اور سات بٹیرین تہین - اونہین ایمن ابن ام ایمن چرایا کرتا تہا -

رسول اللہ صلعم کے ہتیارون کے نام

۲۰۳ رسول اللہ کی تلوارین نیزہ زرہین ڈہالین

ایک تلوار آپ کی ذوالفقار تہی جو آپ کو بدر
کے روز غنیمت مین ملی تہی - پہلے یہ منبہ بن الحجاج کی اور بعض کہتے ہین کہ کسی اور کی
تہی - اور قینقاع کی لوٹ مین سے تین تلوارین ملی تہین - ایک کا نام قلعی (یعنی مقام
قلعہ کے بنی ہوی) تہا اور ایک کو بتّار (قطاع) اور ایک کو حتف (موت) کہتے تہے
اور مخذم (تیغ بران) اور رسوب (تیز تلوار) یہی دو تلوارین آپ کے پاس تہین - اور
آپ اپنے ہمراہ مدینہ کو دو تلوارین اور بہی لائے تہے - جن مین سے ایک کا نام عضب
(شمشیر قاطع) تہا جو آپ کے پاس بدر کی لڑائی مین موجود تہی - اور آپ کے پاس تین رمح
(نیزہ) اور تین قوسین بہی تہین - ایک قوس کا نام روحاء (اوتہلا پیالہ) دوسرے کا نام
بیضا تہا اور تیسری کا جو نبع کے درخت کی لکڑی کی تہی صفرا تہا (صفرا اوس کمان کو کہتے
ہین - جو نبع کے درخت کی لکڑی کی ہو) آپ کی ایک زرہ کا نام صعدیہ تہا - اور ایک

کا نام فضہ تہا جو آپ کو بنی قینقاع مین لوٹ مین ملی تہی - اور ایک اور زرہ بہی ذات الفضول نام آپ کے پاس تہی - اِسے اور فضہ کو آپ اُحد کی لڑائی مین پہنے ہوے تہے -

آپ کے پاس ایک ڈہال تہی جس مین بکرے کے سر کی ایک تصویر بنی ہوئی تہی رسول اللہ صلعم کو یہ دیکہکر اوس سے کراہیت ہوئی اسی مین ایک روز صبح جو ہوئی تو وہ زرہ خدا تعالی نے آپکے پاس سے ندارد کر دی -

سنہ ۱۱ ہجری

۴۰ رسول اللہ صلعم کا اسامہ کی امارت مین شام کو لشکر روانہ کرنے کا حکم -

اِسی سال کے محرم مہینے مین رسول اللہ نے کچہہ فوج شام کے ملک کو بہیجی - اور اوس کا امیر اسامہ بن زید اپنے مولا کو کیا - اور اونہین حکم دیا کہ سوارون کو بلقا کی اور نیز داروم کی سرحد تک لیجائین جو فلسطین کے علاقہ مین ہے -

اس پر بعض منافقون نے ایک بحث نکالی کہ رسول اللہ نے بڑے بڑے مہاجرین اور انصار پر ایک غلام کو امیر بنا دیا - رسول اللہ نے فرمایا - کہ تم لوگ جو اسامہ کی امارت کی نسبت طعنہ کرتے ہو تو یہی نہین ہے بلکہ تم نے اِس سے پیشتر اوس کے باپ زید بن حارثہ کی امارت کی نسبت بہی طعنہ کیا تہا - درحقیقت وہ امارت کے لائق ہے اور اوس کا باپ بہی امارت کے لائق تہا -

پہر تمام اول مہاجرین اسامہ بن زید کے ساتہہ ہوئے جن مین حضرت ابو بکر اور عمر بہی داخل تہے - یہ لشکر ابہی اچہی طرح تیار ہو کر چلنے نہین پایا تہا اور لوگ اسی کی گفت و شنید مین ہی تہے کہ اسی مین رسول اللہ صلعم کا وہ مرض شروع ہوا کہ جس مین آپ نے

اِس جہان فانی سے رحلت فرمائی ہے

رسول اللہ کی بیماری اور وفات

۲۰۵ رسول اللہ کی بیماری اور عرب مین فسادون کا برپا ہونا اور اسامہ کی روانگی مین تاخیر

رسول اللہ صلعم کو یہ مرض ماہ صفر کے آخر مین شروع ہوا اسوقت آپ بی بی زینب بنت جحش کے مکان مین تھے آپ کا قاعدہ تھا کہ اپنی بیبیون مین سے ہر ایک بی بی کے مکان مین نوبت بنوبت تشریف لیجایا کرتے تھے جس وقت مرض کو شدت ہوئی تو آپ بی بی میمونہ کے مکان مین تشریف رکھتے تھے۔ اِس وقت آپ نے اپنی بیبیون کو جمع کر کے اجازت چاہی کہ تیمارداری کے واسطے بی بی عائشہ کے حجرہ مین چلے جائین۔ اور پھر اونکے حجرہ مین چلے گئے۔

(اِس زمانہ مین جب رسول اللہ کی بیماری کی خبرین مشتہر ہوئین تو عرب کے سرکشون نے سر اٹھایا) اور یہ خبر آئی کہ یمن مین اسود العنسی نے اور یمامہ مین مسیلمہ نے اور بنی اسد مین طلیحہ نے سیمرا مین لشکر ڈالکر خروج کیا ہے جن کا ذکر انشاء اللہ آیندہ آتا ہے۔

پھر اِس وجہ سے کہ رسول اللہ کی بیماری کو ترقی ہوگئی اور اسود العنسی اور مسیلمہ کی سرکشی کی خبرین متواتر آنے لگین حضرت اسامہ کی روانگی مین تاخیر ہوئی۔

پھر نبی صلعم درد سر کے باعث سر کو باندھے ہوے باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ میرے بازوون مین سونے کے دو کنگن ہین اور اونھین مین نے پھونکا ہے اور اوس سے وہ اُڑ گئے ہین۔ اِن کی تعبیر مین نے یہ

کی ہے کہ یہ دو کنگن کذاب یمامہ اور کذاب صنعا ہین (جو ایک پہونک مارنے سے
اُڑجاینگے) اور اسامہ کے لشکر کو جانے کا حکم دیا۔
اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اون لوگون پر لعنت کرے جنہون نے اپنے انبیا کے قبور کو
مساجد قرار دے لیا ہے۔
پہر اسامہ نکلے اور جرف کے مقام پر جاکر خیمہ ڈالے۔ مگر رسول اللہ کی گرانی بڑہتی
گئی جس سے لوگون نے چلنے مین دیر لگائی۔ لیکن گو کہ رسول اللہ کی بیماری بڑی شدت
سے ہوگئی تہی تاہم آپ نے اللہ تعالیٰ کے احکام مین تساہل نہ کیا۔ اور اسود العنسی
کی تادیب کے واسطے انصار کے لوگون کو کہلا بہیجا۔ کہ اوسکی خبر لین۔ جس سے وہ
رسول اللہ کے ایام حیات ہی مین وفات کے ایک روز قبل مارا گیا۔ پہر بہی رسول اللہ
نے اپنے لوگون کو حکم بہیجا کہ جو لوگ وہان مرتد ہوگئے ہین اونکی تنبیہہ و تادیب کرین۔

۲۰۶ رسول اللہ کا گورستان بقیع کو جانا

ابو موہیبہ رسول اللہ کے مولیٰ نے بیان کیا ہے
کہ رسول اللہ نے مجھے ایک شب کو بیدار کیا۔ اور فرمایا کہ مجھے گورستان بقیع
والون کی مغفرت مانگنے کے واسطے حکم ہوا ہے اور آپ وہان کو تشریف لے چلے
مین بہی آپ کے ساتہہ چلا۔ وہان آپ نے جاکر اون پر سلام کیا پہر فرمایا کہ جو نعمت
خدا تعالیٰ نے تمکو دے رکہی ہے اور اون فتنون سے تمہین بچا رکہا ہے جو تاریکی
شب کی طرح علی الاتصال مخلوق پر آتی رہتی ہین۔ یہ حالت تمہاری تمکو مبارک رہے
پہر ابو موہیبہ کی طرف توجہ کرکے فرمایا کہ "مجھے اللہ تعالیٰ نے خزائن زمین کی کنجیان عطا
فرمایئن کہ یہان ہمیشہ رہو اور پہر جنت مین آنا اور فرمایا کہ چاہو تو تم یہ بات اختیار کرلو۔ اور
چاہے میرے پاس چلے آؤ مین نے اپنے رب کے پاس جانا اختیار کیا۔ پہر آپ

نے بہت دیر تک اہل بقیع کے لیئے استغفار کیا - اور آمرزش کی دعا مانگتے رہے -
پہر آپ وہان سے لوٹ آئے اور وہ مرض شروع ہو گیا جس سے آپ کی وفات ہوئی -

۲۰۷ رسول اللہ کا کہنا کہ جس کسی کا مجہہ پر حق ہو وہ لے لے اور اپنی موت کا اشارہ کرنا اور حضرت ابوبکر کا اوسے سمجہہ جانا -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ گورستان بقیع سے لوٹ کر آئے - تو آپ میرے پاس ایسے وقت آئے کہ میرے سر مین درد ہو رہا تہا - اور مین کہہ رہی تہی وا راساہ (ہاے میرا سر) آپ نے فرمایا واللہ میرے سر کے درد سے مجہے کہنا چاہیئے وا راساہ - پہر کہا کیا اچہا ہوتا کہ تم مجہہ سے پہلے مر جاتین اور مین تمہاری تجہیز و تکفین کا انتظام کرتا اور کفن دیکر اور نماز پڑہکر تم کو دفن کر دیتا - عائشہ کہتی ہین مین نے کہا کہ جب آپ یہ سب کچہہ کر چکتے تو میرے مکان کو لوٹ کر آتے - اور کسی اور بی بی کو لیکر وہان خوشیان کرتے - اِس سے آپ مسکرا اوٹہے (یہ میان بی بی کی ناز و نیاز کی باتین تہین) اِس وقت آپ کی بیماری انتہا کو پہونچ گئی تہی - اور آپ تیمارداری کے لیئے میرے ہی مکان مین رہتے تہے - اسی مین ایک روز آپ فضل بن عباس اور علی دو آدمیون کے سہارے سے باہر نکلے فضل کہتے ہین کہ مین آپ کو باہر لیکر آیا تو آپ منبر پر بیٹہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی - اور پہر سب سے اوّل جو آپ نے کلام کیا وہ یہ تہا - کہ آپ نے اصحاب اُحد پر دعا کی - اور بہت دیر تک اس مین مصروف رہے - اور اون کے لیئے استغفار کرتے رہے -

پہر فرمایا - کہ اے لوگو اگر کسی کا کوئی حق مجہہ پر چاہیئے ہو تو وہ مجہہ سے لے لے - اگر مین نے کسی کی پشت پر کوڑا مارا ہو تو یہ میری پیٹہہ موجود ہے - چاہیئے کہ اوس کا عوض لے لے - اگر مین نے کسی کو گالی دی ہو اور عزت کو اوس کی نقصان پہونچایا ہو - تو میری عزت

سے جو چاہے وہ مجھہ سے معاوضہ کر لے مین موجود ہون - اگر مین نے کسی کا مال لیا ہو
تو میرا مال موجود ہے مجھہ سے وہ لے لے - اور میری طرف سے اوسے کسی بات
کا خوف کرنا نہ چاہیئے - کہ مین اوس سے بغض و عداوت کرون گا - کیونکہ یہ میری شان
سے بعید ہے - یاد رکھو میرے نزدیک میرا وہ ہی بڑھکر دوست ہے کہ جس کسی کا
مجھہ پر کچھہ حق ہو اور وہ مجھہ سے لے لے - یا مجھے حلال کر دے یعنی معاف کر دے -
کہ مین اپنے پروردگار کے پاس بخوشی خاطر اور باطمینان تمام جاؤن - پھر آپ منبر پر سے
اُترآئے اور ظہر کی نماز پڑہی - پھر نماز کے بعد منبر پر گئے اور جو باتین پہلے کہی تھین وہ مکرر
بیان کین - اس مین ایک شخص نے رسول اللہ سے تین درہم کا دعویٰ کیا (جنہین اوس
نے بیان کیا کہ آپ نے ایک روز مجھہ سے کسی محتاج کو دلادئے تھے) رسول اللہ
نے اوسے درہم دلادئے - پھر آپ نے فرمایا لوگو جس کسی کے پاس دوسرے کی کوئی
شے ہو تو اوسے چاہیئے کہ وہ اوسے دیدے - اور یہ نہ کہے کہ اس دنیا مین مجھے
فضیحت ہوگی کیونکہ دنیا کی فضیحت عقبیٰ کی فضیحت سے بدرجہا خفیف ہے - پھر اصحاب اُحد پر
دعا کی اور اونکے لیئے استغفار کرتے رہے -

پھر آپ نے فرمایا - کہ خدا کا ایک بندہ ہے - اوسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا -
کہ چاہے تو وہ دنیا لے لے اور چاہے وہ وہ چیز لے لے جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے
اس پر اوس بندہ نے وہ چیز لے لی جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سنکر حضرت ابوبکر
بات کو پہچان گئے - کہ بندہ حضرت رسول مقبول ہین - اور اونہون نے آخرت کو اختیار
کر لیا - اور وہ اب ہم سے بہت جلد جدا ہو جائینگے اور اسی واسطے) ابوبکر نے روکر
عرض کیا یارسول اللہ ہماری جانین اور ہمارے ماں باپ آپ پر سے قربان ہون

(یعنی آپ ہمکو اس قدر جلد چھوڑ کر جاتے ہین - اگر آپ کے بچانے کے واسطے یہ ضرور ہو کہ ہم اپنی جانین اور اپنے مان باپ کو قربان کردین تو ہم موجود ہین - مگر اور صحابہ اس رمز کو نہ سمجھے تھے اور کہنے لگے تھے - کہ دیکھو رسول خدا کیا کہہ رہے ہین - اور یہ بوڑھے آدمی یعنی حضرت ابو بکر جن کو چاہیے تھا کہ کوئی عقل کی بات کہتے کیا کہہ رہے ہین - مگر آخر کو معلوم ہوا - کہ حضرت ابو بکر نے جو آپ کے بیان کا مطلب سمجھا تھا وہ ہی صحیح تھا - اور اسی واسطے) رسول اللہ نے فرمایا کہ مسجد مین بجز ابو بکر کے اور کسی کا دروازہ نہ رہے کیونکہ مین جانتا ہون کہ صحابہ مین میرے نزدیک کوئی اون سے بہتر و افضل نہین ہے - اگر مین چاہتا کہ کسی کو اپنا خلیل بناؤن تو مین ابو بکر کو ہی اپنا خلیل بناتا - مگر اسلام کی اخوت کافی ہے اور یہ فضیلت اور درجہ اونکو مل چکا ہے -

۲۰۸ رسول اللہ کا اپنی موت کی خبر پہلے سے دینا اور تجہیز و تکفین کے طریق بتانا -

ابن مسعود کہتے ہین کہ ہمارے نبی اور ہمارے حبیب نے اپنے انتقال کی خبر ہم کو ایک مہینا پیشتر بتا دی تھی - جب زمانۂ فراق قریب آیا تو آپ نے ہم سب کو بی بی عائشہ کے حجرہ مین جمع کیا - اور ہم کو دیکھا - اور خوب گھور کر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا مرحبا بکم حیاکم اللہ رحمکم اللہ آواکم اللہ رفعکم اللہ وفقکم اللہ سلمکم اللہ قبلکم اللہ یعنی تمہین اللہ سے تقوی اور خوف کرنے کی وصیت کرتا ہون - اور اوسے تم پر اپنا خلیفہ کر کے تمہین اوسکے حوالہ کرتا ہون - خدا کی طرف سے مین تمہارے لئے نذیر و بشیر تھا - تم کو چاہیے کہ اللہ کے بندون اور اوسکے ملک مین کوئی سرکشی کا کام نہ کرو - کیونکہ اوس نے میرے لئے اور تمہارے لئے کہدیا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ہم نے اون لوگون کے لئے بنایا ہے جو دنیا مین سرکشی اور فساد نہین کرتے ہین

اور عاقبۃ متقیون کے لئے ہے۔

اِس کے بعد ہم نے عرض کیا - کہ آپ کا کب انتقال ہوگا - فرمایا - کہ زمانۂ سفار قت نزدیک آگیا ہے اور قریب ہے کہ مین اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤن - اور سدرۃ المنتہیٰ اور رفیق اعلیٰ اور جنت الماوی میرا مسکن ہو۔ (رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا اور صالحین ہین جو اعلیٰ علیئین مین رہتے ہین) پہر ہم نے پوچہا کہ آپ کو کون غسل دے - فرمایا میرے گہر والے - کہا آپ کو کفن کس چیز کا دین - فرمایا میرے کپڑون کا - یا سفید کپڑے کا (یعنی یا تو میرے کپڑے ن ہی مین جو مین پہنے ہون مجہہ کو دفن کردینا یا کوئی سفید کپڑا لیکر اوس کا کفن دینا) پہر ہم نے پوچہا کہ آپ پر نماز کون پڑہے (یعنی امام ہوکر نماز کون پڑہا ئیے) فرمایا کہ اس کے بعد ٹہیر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ اور تمہارے نبی کی طرف سے تمہین اچہی جزا دے - پہر ہم سب رو پڑے اور آپ بہی رونے لگے - پہر فرمایا کہ مجہے تم ایک سریر پر رکہکر لیجاؤ اور میری قبر کے کنارہ رکہدو - پہر وہان سے ایک ساعت کے لئے باہر نکل جاؤ - تاکہ مجہہ پر جبرئیل اسرافیل میکائیل اور ملک الموت وغیرہ ملائکہ نماز پڑہین - پہر تم لوگ فوج فوج ہوکر آؤ اور مجہہ پر نماز پڑہو - اور ترکیہ اور شور سے مجہہ کو ایذا نہ دینا - اور جو لوگ کہ میرے اصحاب سے یہان نہین ہین اون پر میرا اسلام پہونچا دینا - اور جو لوگ میرے دین کا اتباع کرین اون سے بہی میرا اسلام کہدینا۔

۲۰۹ رسول اللہ کا قلم دوات طلب کرنا پہر زبانی وصیت کردینا۔

ابن عباس کہتے ہین پنجشنبہ کے دن اور پنجشنبہ کا دن کیسا تہا یہ کہتے ہی اون کے رخسارون پر آنسوؤن کی جہڑی لگ گئی رسول اللہ کی بیماری اور دکہہ کو شدت ہوگئی اور فرمایا

دوات اور بیضا (یعنی کاغذ وغیرہ لکھنے کی چیز) لاؤ کہ مین تم کو ایک نوشتہ لکھدون جس سے میرے بعد تم کبھی ضلالت مین نہ پڑو گے - اس پر لوگ آپسمین منازعت کرنے لگے - حالانکہ یہ مناسب نہین ہے کہ نبی کے سامنے کوئی جھگڑا کرے وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم بیماری مین بہکی باتین کرتے ہین پہر لوگ بار بار آپ سے انہین باتون کا اعادہ کرنے لگے - اس سے آپ نے فرمایا - کہ مجھہ سے یہ باتین نہ کرو - مجھے وہ اچھی نہین لگتین - وہ ہی باتین میرے لئے اچھی ہین جن مین مین مشغول ہون (یعنی یاد آلہی مین مجھے مشغول رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے) پہر آپ نے (جو وصیت لکھنا چاہتے تھے اوس کے بجاے زبان سے ہی) فرمایا کہ جزیرہ عرب سے مشرکون کو نکالدیا جاے اور ایلچیون کی خاطرداری اوسیطرح سے کی جاے جیسی مین کیا کرتا تھا - اور تیسری بات آپ نے یا تو عمداً نہ کہی یا فرمایا کہ مین اوسے بھول گیا ہون (چونکہ یہ روایت ایسی ہے - کہ جس سے پوری تشفی نہین ہوتی - معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباس نے کم عمری کے سبب سے پوری بات بیان نہین کی ہے - اس لئے اس پر کوئی راے نہین دیجا سکتی)

۲۱۰ عباس کا علی سے کہنا کہ رسول اللہ سے خلافت کے لئے سوال کرو -

اور حضرت علی رسول اللہ کی بیماری کے زمانہ مین آپ کے پاس سے نکل کر باہر آئے لوگون نے پوچھا کہ رسول اللہ کیسے ہین - اونہون نے کہا الحمد للہ اچھے ہین - اس مین حضرت عباس نے اون کا ہاتھہ پکڑ لیا - اور کہا عبد العصا (یعنی تم ایسے ہو کہ ڈنڈے کے زور سے کام کرتے ہو - یہ لقب پیار کا ہے) تین روز کے بعد تم اکیلے رہ جاؤگے اور رسول اللہ اس مرض مین وفات پاجائین گے اوس وقت مین جانتا ہون کہ بنی عبد المطلب

کے چہرون پر موت چہا جائیگی - رسول اللہ پاس جاؤ - اور اون سے پوچہو کہ یہ امر (خلافت) آپ کے بعد کس کے لئے ہوگا - اگر ہم مین سے کسی کے لئے ہوگا تو وہ ہمین بتادین گے اور اگر کسی اور کے لئے ہوگا تو وہ ہمین بتادین گے - اور اگر کسی اور کے لئے ہوگا تو وہ اوس کا حکم کردین گے - اور ہم کو کچہہ وصیت کردین گے (حضرت علی یقیناً یہ جانتے تہے کہ رسول اللہ ہمارے لئے خلافت نہ دین گے - کیونکہ تمام عمر وہ آپ پاس رہے تہے اور اونہین معلوم تہا کہ رسول اللہ کا خیال اونکی عقل اور تحمل امور جلیلہ خلافت کی نسبت اچہا نہین ہے اس وجہ سے اونہون نے رسول اللہ سے اِسکا پوچہنا خلاف مصلحت تصوّر کیا اور حضرت عباس سے) کہا کہ اگر ہم نے یہ بات رسول اللہ سے پوچہی اور آپ نے انکار کردیا (کیونکہ حضرت علی کے ذہن مین رسول اللہ کا انکار کرنا اس لئے یقینی تہا) تو پہر لوگ ہمین خلافت کا کام کبہی نہ دین گے - واللہ مین تو یہ بات رسول اللہ سے کبہی نہ پوچہون گا - وہ کہتے ہین کہ جس وقت دہوپ مین تیزی آئی ہے (یعنی کوئی دس بجے کا وقت تہا) تو رسول اللہ کا انتقال ہوگیا -

۲۱۱ اسما کا رسول اللہ کو ذات الجنب کی دوا پلانا اور اسامہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کا آخرت کو اختیار کرنا -

بی بی عائشہ کہتی ہین - کہ ایک مرتبہ رسول اللہ بیہوشش ہوگئے - بی بی اسما بنت عمیس نے کہا کہ آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہے - اگر آپ لوگ دوا (یعنی عود ہندی اور ورس (جو زعفران کی سی کوئی دوا ہوتی ہے) اور چند قطرہ زیتون کے ملاکر) اون کو پلادین تو بہت اچہا ہو - اونہون نے ایسا ہی کیا جب رسول اللہ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچہا کہ یہ مجہے تم نے کیون پلایا - اونہون نے کہا کہ ہمین خیال ہوا آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہوگیا ہے - آپ نے فرمایا کہ اللہ

اللہ تعالیٰ یہ بیماری مجھہ پر مسلط نہ کرے گا۔ پہر فرمایا کہ مکان مین جتنے آدمی ہین سب لوگ یہ دوا میرے سامنے پیئین ورنہ اندھے ہو جاینگے۔ عباس بہی اوس وقت موجود تہے چنانچہ سب نے وہ دوا پی۔

اسامہ کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلعم پر بہت نقاہت ہوگئی۔ تو مین اور میرے ہمراہی شہر کو آئے اور رسول اللہ کے پاس گئے۔ وہ اِس وقت خاموش تہے اور بول نہ سکتے تہے۔ مجھے دیکھکر آپ نے آسمان کو ہاتہہ اُٹھایا۔ اور پہر میرے اوپر رکہا۔ جس سے مین نے جان لیا کہ آپ مجھے دعا دیتے ہین۔

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے بارہا سنا تہا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے کسی نبی کی جان اوسوقت تک قبض نہین کرتا کہ اوسے اختیار نہ دیدے۔ (یعنی اوس سے یہ نہ کہدے کہ چاہے دنیا مین رہو اور چاہے میرے پاس چلے آؤ تمہین اختیار ہے۔ یہ اون کی تعظیم و تکریم کے لئے ہوتا ہے) وہ کہتی ہین کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو مین نے جو بات اون کی زبان سے سنی وہ یہ تہی۔ کہ آپ فرماتے تہے رفیق اعلیٰ (یعنی مین رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہون) وہ کہتی ہین کہ اس سے مین نے اپنے دل مین کہا۔ کہ واللہ وہ ہمین اختیار نہین کرتے اور مین جان گئی کہ اون کو اللہ تعالیٰ کے یہان سے اختیار دیا گیا۔ کہ چاہین جو مقام اختیار کرلین دنیا مین رہین یا ملاء اعلیٰ کو تشریف لیجاوین۔

۲۱۲ رسول اللہ کا حضرت ابوبکر کو نماز پڑہانے کے لئے حکم دینا۔

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہوگئی تو بلال نے آکر آپ کو نماز کے وقت سے اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگون کو نماز پڑہادین بی بی عائشہ کہتی ہین

مین نے رسول اللہ سے عرض کیا۔ کہ ابو بکر ایک بڑے رقیق القلب شخص ہین۔
جب وہ آپ کے مقام پر نماز پڑہانے کو کہڑے ہون گے تو اون کی طاقت طاق
ہو جاے گی۔ اور اس کا عمل اون سے نہ ہو سکے گا۔ رسول اللہ نے مکرر پہر وہ
ہی فرمایا۔ کہ ابو بکر کو حکم دو وہ جاکر لوگون کو نماز پڑہائین۔ عائشہؓ کہتی ہین مین نے
پہر وہ ہی عرض کیا۔ تو رسول اللہ نے از راہ غضب فرمایا۔ کیا تم بہی یوسف کی سی
عورتین ہوگئین کہو ابو بکر سے کہ وہ لوگون کو نماز پڑہائین۔ تب حضرت ابو بکر آگے
ہوئے۔ اور نماز پڑہانے لگے۔ جبہی اونہون نے نماز شروع کی ہے کہ اسی
مین رسول اللہ کو اپنی بیماری مین کچھہ خفت معلوم ہوئی۔ اور دو آدمیون کے سہارے
سے باہر نکلے۔ جب آپ ابو بکر کے قریب گئے۔ تو حضرت ابو بکر پیچہے
ہٹ آئے۔ رسول اللہ نے اشارہ سے فرمایا۔ کہ اپنی جگہہ کہڑے رہو۔ اور
رسول اللہ وہان جاکر بیٹھہ گئے۔ اور حضرت ابو بکر کے برابر بیٹھکر نماز پڑہنے لگے
اس وقت ابو بکرؓ تو رسول اللہ کے پیچہے نماز پڑہتے تہے اور اور لوگ حضرت
ابو بکر کے پیچہے نماز پڑہتے تہے۔ حضرت ابو بکر نے رسول اللہ کے اس مرض
مین ۱۷ سترہ نمازین پڑہائین اور بعض کہتے ہین کہ تین روز تک نماز پڑہاتے
رہے۔

پہر رسول اللہ صلعم اوس روز صبح کی نماز کے وقت باہر تشریف لائے جس
روز کہ آپ نے وفات پائی ہے اس سے لوگون کو ایسی خوشی ہوئی کہ گویا مارے
خوشی کے بیتاب ہوئے جاتے تہے۔ رسول اللہ نے نماز مین بہی اون کی یہ خوشی
دیکھکر تبسم کیا۔ اور خوش ہوئے۔ پہر آپ بہی مکان کو لوٹ آئے۔ اور لوگ بہی اپنے

اپنے گھرون کو چلے گئے - اونہون نے جانا کہ اب رسول اللہ کو آرام ہوگیا - حضرت ابوبکر بھی محلہ سنخ کو چلے گئے جہان وہ رہا کرتے تھے -

۲۱۴ رسول اللہ کی وفات بی بی عائشہ کی گود مین -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ کو آپ کے مرتے وقت دیکھا - آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا - آپ اوس پیالہ مین ہاتھ ڈالتے اور پانی ہاتھ مین لگا کر چہرہ کو لگاتے تھے - اور کہتے جاتے تھے کہ اے اللہ سکرات موت مین میری اعانت و مدد کر -

وہ کہتی ہین - کہ آل ابوبکر مین سے کوئی شخص اندر آیا - اور اوس کے ہاتھ مین مسواک تھی - رسول اللہ نے اوس کی طرف دیکھا - مین نے وہ مسواک اوس سے لے لی اور (مُنہ مین چبا کر) اوسے نرم کر دیا - پھر مین نے وہ مسواک رسول اللہ کو دے دی - آپ نے وہ مسواک کی - اور پھر رکھدی - پھر آپ بھاری پڑ گئے (یعنی اپنا بوجھ چھوڑ دیا) اوس وقت آپ میری گود مین تھے - وہ کہتی ہین کہ اوس وقت مین آپ کے چہرہ کو دیکھ رہی تھی - کہ یکایک آپ کی نظر تاریک پڑ گئی - اوس وقت آپ کہہ رہے تھے "رفیق اعلیٰ" اسی مین آپ کی روح قبض ہوگئی - جس وقت آپ نے وفات پائی تو اوس وقت آپ میرے سینے اور ہنسلی کے درمیان تھے - یہ میری نادانی اور حداثت سن کی بات تھی کہ رسول اللہ کی روح میری گود مین ہی قبض ہوئی - پھر جب مین نے جانا کہ آپ کی روح قبض ہوگئی تو مین نے آپ کا سر تکیہ پر رکھدیا - اور کھڑی ہو کر عورتون کے ساتھ سینہ زنی کرنے اور مُنہ پیٹنے لگی -

۲۱۴ بی بی فاطمہ سے رسول اللہ کی آخری باتین اور آپ کی موت کا دن

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہوگئی اور موت کے آثار آپ پر نمودار ہو گئے تو اوس وقت آپ کی یہ حالت تہی کہ آپ ہاتہہ مین پانی لیتے اور اپنے چہرۂ مبارک پر ملتے تہے (تاکہ بخار کی حرارت کم ہو جاے) اور کہتے تہے واکرباہ (اُف ری سختی و شدت) یہ سنکر بی بی فاطمہ کہتی تہین۔ واکربی بکربک یاابتی (اے میرے باواجان تمہاری سختی سے مجہہ پربہی سختی ہورہی ہے) رسول اللہ اس پر فرماتے بیٹی آج کے بعد پہر تیرے باپ پر کبہی سختی نہوگی۔ جب رسول اللہ نے بی بی فاطمہ کے جزع و فزع کی شدت کو دیکہا۔ تو اونہین اپنے پاس بلالیا۔ اور اون سے چپکے سے کچہہ کہا اس سے وہ رونے لگین۔ پہر آپ نے اون سے چپکے سے اور کچہہ کہا۔ اس سے وہ ہنس پڑین۔

جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا تو اوس کے کچہہ دنون بعد بی بی عائشہ نے اون سے پوچہا کہ پہلے سرگوشی کرنے کے وقت تم رو پڑی تہین اور پہر ہنس گئی تہین اس کا کیا سبب تہا۔ بی بی فاطمہ نے کہا کہ پہلے آپ نے مجہہ سے کہا تہا کہ آپ کا انتقال ہونے والا ہے۔ اس سے مین رو گئی۔ اور پہر دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا تہا کہ گہر والون مین سے مرنے کے بعد مین سب سے پہلے آپ سے جا کر ملون گی اس سے مین ہنس پڑی تہی۔ اور یہ بہی اون سے لوگون نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے مجہہ سے دوسری مرتبہ فرمایا تہا کہ مین تمام نساء جنت کی سیدہ ہون اس سے

میں ہنس گئی تھی۔

اور رسول اللہ کی وفات ربیع الاول کی بارہوین تاریخ دوشنبہ کے دن ہوئی تھی۔ اور اوس کے دوسرے روز دوپہر کو دفن ہوے تھے۔ اور بعض کہتے ہین کہ ربیع الاول کی اٹھائیس تاریخ دوشنبہ کے دن دوپہر کو آپ کی وفات ہوئی ہے۔

